اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ اول

حیات وخدمات

حصہ دوم

اعتراضات وجوابات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ دارالایمان

نام کتاب		اولادِ رسول ﷺ
تالیف		متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت		مئی 2026ء
بار اشاعت		اوّل
تعداد اشاعت		1100
ناشر		مکتبہ دارالایمان

@darulimansgd

www.Darulimansgd.com

دارالایمان (رجسٹرڈ)

0300-6623540 / 0321-6353540

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا اور مکتبہ دارالایمان کی طرف سے اس کتاب کو دینی اور دعوتی مقاصد کے لیے شائع اور تقسیم کرنے کی عام اجازت ہے بشرطیکہ کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے اور اشاعت سے قبل ادارہ سے اجازت لینا ضروری ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

پیشِ لفظ 15

حصہ اول: حیات و خدمات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے 18

بیٹوں کی تعداد اور نام: 18

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اولاد: 20

سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 21

دورِ نبوی میں "ابو القاسم" کنیت کی ممانعت: 21

وفاتِ نبوی کے بعد کنیت "ابو القاسم" کا جواز: 22

وفات: 23

وفات پر مشرکین کا طنز: 23

سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 24

سیدنا عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 25

دورِ اسلام میں ولادت: 25

سیدنا عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 26

سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 27

ولادت: 27

ولادت پر جبرائیل علیہ السلام کا کنیت سے سلام عرض کرنا: 28

نام مبارک کا اعلان: 28

رضاعت: 28

نبوی شفقت کے مناظر: 29

مشابہتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: 30

وفات و تدفین: 30

وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ: 31

وفات کے بعد سورج گرہن کا واقعہ: 32

سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 33

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں 34

سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 35

ولادت: 35

نکاح: 36
اولاد: 36
سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت: 37
سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا نکاح: 37
سیدنا علی بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت: 38
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور دلجوئی کرنا: 39
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہجرت: 40
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا اپنے شوہر کا فدیہ دینا: 41
سیدنا ابو العاص کا قبولِ اسلام: 42
سببِ وفات: 44
وفات: 45
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل اور فرمان: 45
غسل اور تکفین: 47
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترنا: 47
تدفین: 47
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر بزبانِ سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ: 48
سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 49
سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 51
ولادت: 51

قبولِ اسلام:.. 51
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا عتبہ بن ابی لہب کے ساتھ نکاح: 51
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالبہ پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی طلاق:.................................... 52
مشرکینِ مکہ کا عتبہ بن ابی لہب کو طلاق پر اکسانا: 53
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح:.. 53
خوبصورت ترین جوڑا:.. 54
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی پہلی ہجرتِ حبشہ:... 54
بعد از ہجرت حال دریافت کرنا: 55
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد:.. 56
سیدنا عبد اللہ بن عثمان کی وفات: 56
جنازہ و تدفین:... 56
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی دوسری ہجرت حبشہ: 57
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیسری ہجرت؛ ہجرتِ مدینہ 57
شوہر کی خدمت گزاری: 58
سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی علالت:.. 59
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنا:.. 59
وفات:... 59
غسل، جنازہ و تدفین:.. 60
سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 61

سیدہ ام کُلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 63
ابتدائی حالات:.. 63
قبولِ اسلام:.. 63
پہلا نکاح اور طلاق: 64
ہجرت: 65
بہترین سسر اور بہترین داماد: 66
دوسرا نکاح اور اس کی تاریخ: 67
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح بحکم الٰہی: 68
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے شوہر کی دو نبیوں سے مشابہت: 69
شوہر کی اطاعت کی تاکید: 69
وفات: 70
غسل: 70
کفن: 71
کفن میں تبرکات نبوی: 71
جنازہ: 72
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افسردگی: 73
سیدہ ام کُلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 74
سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 75

ولادت و نام مبارک:........ 75
لقب:........ 75

بچپن 76

بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی خیر خواہی اور فکر مندی:........ 76
رسول اللہ ﷺ کی نصر و حمایت:........ 77
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نصیحتِ نبوی ﷺ:........ 77
ہجرت:........ 78

ازدواجی زندگی 80

شیخین رضی اللہ عنہما کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغامِ نکاح:........ 80
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نکاح:........ 81
شادی کی تیاری:........ 81
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محبت بھرا تعاون:........ 84
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تعاون:........ 84
مجلسِ نکاح اور نکاح کے گواہ:........ 86
مکان کی تیاری اور رخصتی:........ 88
دعوتِ ولیمہ اور سامانِ جہیز:........ 89

آل و اولاد 91

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت:........ 92

نام مبارک: 92
کان میں اذان: 93
سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت: 93
نام مبارک: 93
بچوں کا حلق (سر منڈانا): 94
صدقہ: 94
ام کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ: 95
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچوں کا عقیقہ کرنا: 96
معاشی مشکلات 97
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو مشقت اور غلام کا مطالبہ: 97
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تسبیحات کی تعلیمِ نبوی: 99
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فقر سے نجات کی نبوی دعا: 100
سادگی اور دنیا سے بے رغبتی 102
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعائیہ وصیت: 102
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت و سادگی: 102
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دنیا سے بے رغبتی کا نبوی سبق: 103
فضائل و مناقب 105
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال سے عدلِ نبوی: 105

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب: 106
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے محبت کرنے والا خدا کا محبوب: 107
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت: 107
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا نبوی معیار: 108
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور نبوی طرزِ تربیت: 109
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آدابِ ملاقاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: 110
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بزبان عمر رضی اللہ عنہ: 110
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی محبت: 111
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنت میں مقام: 111
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار: 112
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں امام مہدی: 113

تعلقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم 114

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نبوی دلجوئی: 114
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی: 115
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا: 116
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور رضائے الٰہی: 117
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ: 117
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سفر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قربت: 118
نبوی محبت و خدمت: 118

آخری ایام 120

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بشارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: 120

وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا غم: 121

وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حالت: 122

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو وصیت: 122

وفات: 123

غسل: 123

نمازِ جنازہ: 125

تدفین: 125

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں 126

حصہ دوم: اعتراضات وجوابات

اعتراض نمبر 1: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں چار نہیں؛ ایک تھی 129

جواب نمبر 1: چار بیٹیوں کا ثبوت 130

1: قرآن کریم 130

2: احادیث مبارکہ 131

3: اجماعِ امت 132

4: کتبِ تاریخ 133

5: کتبِ اہلِ تشیع 135

جواب نمبر 2: گھر کی شہادت 142
شبہ: بیٹیاں چار تھیں تو مباہلے میں ایک کیوں؟ 143
جواب: اس وقت صرف ایک بیٹی ہی حیات تھی 143
اعتراض نمبر 2: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نکاحِ جدید کے بغیر ابو العاص کے پاس چلی گئیں 144
جواب نمبر 1: روایات باہم متعارض ہیں 144
جواب نمبر 2: نزولِ حکم سے پہلے کا واقعہ 148
خلاصۂ کلام: 149
اعتراض نمبر 3: سیدہ زینب؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی نہیں بلکہ ربیبہ تھیں 150
جواب نمبر 1: دو خواتین الگ الگ ہیں 151
جواب نمبر 2: اہلِ تشیع کا اعتراف 153
خلاصۂ کلام: 154
اعتراض نمبر 4: ام کلثوم رضی اللہ عنہا؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی نہیں؛ ربیبہ تھی 155
جواب: "اُمِّ کلثوم" نام کی دو خواتین 155
1: دونوں کے والدین کا الگ الگ ہونا: 156
2: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب "ذوالنورین" ہونا 157
3: ولادت اور نکاح کے اعتبار سے دونوں کا الگ ہونا: 157
4: کتبِ اہلِ تشیع کی تصریح 158
خلاصۂ کلام: 159

اعتراض نمبر 5: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کفار سے ہوا 160
جواب: اعلانِ نبوت سے پہلے نکاح 160
خلاصۂ کلام: 162
اعتراض نمبر 6: شرعی جواز کے باوجود فاطمہ ؛ علی رضی اللہ عنہما کے ارادۂ نکاح پر ناراض ہوئیں .. 163
جواب: نکاح سے منع کرنے کی تین وجوہ 164
1: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کا لحاظ 164
2: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی 165
3: مصلحتِ امت 166
خلاصۂ کلام: 167
اعتراض نمبر 7: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی وجہ سے گفتگو چھوڑ دی 168
پہلی بات: ناراضگی والی روایت کے متعلق جوابات 171
جواب نمبر 1: امام زہری کا ادراج 171
جواب نمبر 2: رضامندی کے شواہد 190
1: رضامندی کی روایت 190
2: زوجہ صدیق رضی اللہ عنہا کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنا 191
3: زوجہ صدیق رضی اللہ عنہا کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل و کفن دینا 193
جواب نمبر 3: محدثین نے ناراضگی کا عنوان قائم نہیں کیا 194
جواب نمبر 4: راویۂ حدیث کی مراد 195

دوسری بات: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو نہ کرنا 195
جواب نمبر 1: باغِ فدک کے حوالہ سے کبھی بات نہیں کی 195
جواب نمبر 2: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا استغناء 197
خلاصہ کلام: 197

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح نبوت، رسالت، خاتمیت اور بے شمار فضائل و کمالات سے سرفراز فرمایا، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ پاک اور اولادِ طیبہ کو بھی عظیم شرف و فضیلت عطا فرمائی۔ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ مقدس نفوس ہیں جنہوں نے آغوشِ نبوت میں پرورش پائی، وحی کے ماحول میں زندگی گزاری اور براہِ راست تربیتِ نبوی سے فیض یاب ہوئے۔ ان کا تذکرہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ادبِ اہلِ بیت اور ایمان کی تازگی کا ذریعہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادگان حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم اور صاحبزادیوں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن کی مبارک زندگیاں صبر، وفا، عفت، عبادت اور دین سے وابستگی کا روشن نمونہ ہیں۔ ان مقدس ہستیوں کے حالات و فضائل امتِ مسلمہ کے لیے ہدایت و عقیدت کا عظیم سرمایہ ہیں۔

زیرِ نظر کتاب "اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" میں مستند تاریخی و حدیثی مآخذ کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولادِ مبارکہ کے حالات و واقعات کو جامع اور مرتب انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے:

1: حیات و خدمات

2: اعتراضات و جوابات

پہلے حصے میں اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب، ولادت، فضائل، تربیتِ نبوی، نکاح، ہجرت اور اہم واقعات کو بیان کیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں ان مقدس شخصیات سے متعلق مختلف اعتراضات اور شبہات کا علمی و تحقیقی جائزہ لے کر اھل السنۃ والجماعۃ کے مستند مؤقف کی روشنی میں ان کے مدلل جوابات ذکر کیے گئے ہیں۔

اس کتاب اور اس سلسلے کی دیگر تصانیف کا مقصد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت و عظمت کو عام کرنا، ان کے فضائل کو اُجاگر کرنا اور ان کے خلاف پھیلائے جانے والے شبہات کا علمی رد پیش کرنا ہے کیونکہ محبتِ صحابہ و اہلِ بیت در حقیقت محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے امتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائے، اور ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی سچی محبت، ادب اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

محتاجِ دعا

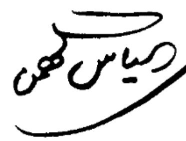

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

جمعہ: 12-ذوالحج 1447ھ، 29-مئی 2026ء

﴾حصہ اول﴿

حیات وخدمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ کے بیٹے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے۔ پہلے قاسم، دوسرے عبد اللہ - انہی کو طیب و طاہر بھی کہا جاتا ہے - اور تیسرے ابراہیم رضی اللہ عنہم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ان میں سے پہلے اور تیسرے فرزند کی وجہ سے معروف ہوئی یعنی ابو القاسم اور ابو ابراہیم۔ تینوں بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ ان میں سے کوئی بھی سنِ بلوغ تک نہیں پہنچا۔

بیٹوں کی تعداد اور نام:

امام ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمہ اللہ (ت600ھ) لکھتے ہیں:

كَانَ لَهُ مِنَ الْوَلَدِ الذُّكُورِ ثَلَاثَةٌ، وَقِيْلَ: أَرْبَعَةٌ: الْقَاسِمُ وَبِهِ كَانَ يُكْنٰى وَعَبْدُ اللهِ وَهُوَ الطَّاهِرُ وَالطَّيِّبُ، وَإِبْرَاهِيْمُ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُمْ ثَلَاثَةٌ .... وَوَلَدُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ مِنْ خَدِيْجَةَ إِلَّا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ مِنْ مَارِيَةَ، وَلَمْ يَلِدْ لَهُ غَيْرُهُمَا. [1]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکر اولاد میں تین بیٹے تھے، اور ایک قول یہ ہے کہ چار تھے: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، جن کے نام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، اور وہی طاہر اور طیب ہیں، اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ صحیح بات یہ ہے کہ وہ تین ہی (صاحبزادے) تھے... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی، سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے، کیونکہ وہ حضرت ماریہ (قبطیہ) رضی اللہ عنہا سے تھے۔ اور ان دونوں (سیدہ خدیجہ اور سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہما) کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (کسی اور زوجہ سے) کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

[1] الکمال فی اسماء الرجال للمقدسی: ج1 ص116 تحت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ: قرآن کریم میں ہے:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۴۰) ﴾[2]

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

امام ابو منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی رحمہ اللہ (ت 333ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

مَعْنَاهُ - وَاللهُ أَعْلَمُ - مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ أُبُوَّةً تَحْرُمُ بِهَا حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ، وَلٰكِنْ كَانَ هُوَ أَبًا لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ.[3]

ترجمہ: (ہماری رائے میں) اس کا مطلب یہ ہے - باقی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے - کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی ایسے شخص کے باپ نہیں تھے کہ اس باپ ہونے کی وجہ سے بیٹوں کی بیویاں حرام قرار پائیں، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مؤمنوں کے لیے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ اس لیے نازل ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا ہوا تھا۔ اس آیت میں واضح فرمایا گیا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے حقیقی نسبی بیٹے نہیں ہیں۔

اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے ہوئے تھے لیکن وہ بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اسی لیے آیت میں فرمایا گیا: "آپ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔" اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا نسبی بیٹا موجود نہیں تھا جو سنِ بلوغ کو پہنچا ہو۔

---

[2] سورۃ الاحزاب:40

[3] تفسیر تاویلات اھل السنۃ للماتریدی: ج4 ص123 تفسیر سورۃ الاحزاب، تحت رقم الآیۃ40

رسول اللہ ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اولاد:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيْجَةَ الْقَاسِمُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ وَزَيْنَبُ. [4]

ترجمہ: حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ اولاد ہوئی: قاسم، طاہر، فاطمہ، رقیہ، ام کلثوم اور زینب رضی اللہ عنہن۔

فائدہ:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونے والے بیٹوں کی ترتیب تو یہی ہے کہ پہلے قاسم پھر طاہر۔ جہاں تک بیٹیوں کی بات ہے تو ان کی ترتیب ایسے نہیں جیسے یہاں ذکر کی گئی ہے بلکہ صحیح ترتیب یوں ہے:

1: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

2: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

3: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

4: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک اصول ذہن نشین فرمائیں۔

امام ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ (ت 923ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوَاوُ لِمُطْلَقِ الْجَمْعِ لَا لِلتَّرْتِيْبِ. [5]

ترجمہ: "واؤ" صرف جمع کے لیے آتی ہے، ترتیب کے لیے (ضروری) نہیں۔

---

[4] الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ: ص 42 رقم الحدیث 42

[5] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری: ج 3 ص 301 بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا قاسم؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بیٹے ہیں۔ نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ دو سال کے ہو کر فوت ہوئے۔ اسی کی طرف نسبت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت "ابو القاسم" تھی۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَوَّلُ مَنْ وُلِدَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ الْقَاسِمُ، وَبِهٖ كَانَ يُكَنّٰى. [6]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مکہ مکرمہ میں اعلانِ نبوت سے پہلے سب سے پہلے جو بیٹا پیدا ہوا وہ قاسم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت انہی کے نام پر "ابو القاسم" تھی۔

دورِ نبوی میں "ابو القاسم" کنیت کی ممانعت:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: وَاللهِ لَا نُكَنِّيْكَ بِهٖ أَبَدًا. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَى الْأَنْصَارِ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ. [7]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک انصاری شخص کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ انصار نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تمہیں اس نام کی کنیت (ابو القاسم) ہرگز نہیں دیں گے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: تم

---

[6] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج 1 ص 106 ذِكْرُ أَوْلَادِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْمِيَتِهِمْ

[7] مسند احمد: ج 12 ص 39 رقم الحدیث 14913

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

وفاتِ نبوی کے بعد کنیت "ابو القاسم" کا جواز:

علامہ محمد امین بن عبد العزیز عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ (ت 1252ھ) لکھتے ہیں:

وَمَنْ كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا لَا بَأْسَ أَنْ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ لِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي" قَدْ نُسِخَ؛ لِأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَنَّى ابْنَهُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ أَبَا الْقَاسِمِ. (قَوْلُهُ: وَلَا تَكَنَّوْا) بِفَتْحِ النُّوْنِ الْمُشَدَّدَةِ، مَاضِي "تَكَنَّى". وَهُوَ عَلَى حَذْفِ إِحْدَى التَّاءَيْنِ، أَيْ: لِأَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا يُنَادُوْنَ: "يَا أَبَا الْقَاسِمِ" فَإِذَا التَفَتَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: لَا نَعْنِيْكَ. وَلٰكِنَّ قَوْلَهُ: "مَاضِي تَكَنَّى" صَوَابُهُ مُضَارِعُ "تَكَنَّى" كَمَا لَا يَخْفٰى. (قَوْلُهُ: قَدْ نُسِخَ) لَعَلَّ وَجْهَهُ زَوَالُ عِلَّةِ النَّهْيِ السَّابِقَةِ بِوَفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [8]

ترجمہ: جس شخص کا نام محمد ہو، اس کے لیے اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ وہ ابو القاسم کی کنیت اختیار کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو" منسوخ ہو چکا ہے، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے محمد ابن الحنفیہ کو ابو القاسم کی کنیت دی تھی۔

(وَلَا تَكَنَّوْا کا مطلب ہے) نون مشدد کے ساتھ یہ لفظ "تَكَنَّى" کا ماضی ہے، اور اس میں دو میں سے ایک "تاء" حذف کی گئی ہے، یعنی یہودی لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "يَا أَبَا الْقَاسِمِ" کہہ کر پکارتے تھے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوتے تو وہ کہتے کہ ہم آپ کو مراد نہیں لے رہے۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ "ماضی" ہے، درست نہیں بلکہ یہ "مضارع" (حال / مستقبل) کا صیغہ ہے، جیسا کہ واضح ہے۔

اور یہ کہنا کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا، اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس ممانعت کی علت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ علت باقی نہ رہی، لہٰذا حکم بھی ختم ہو گیا۔

---

[8] رد المحتار علی الدر المختار لابن عابدین: ج9 ص689 كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ. فَصْلٌ فِي الْبَيْعِ

وفات:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) نقل کرتے ہیں:

مَاتَ الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ سَنَتَيْنِ. [9]

ترجمہ: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ دو سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

وفات پر مشرکین کا طنز:

امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد بلاذری رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَلَمَّا تُوُفِّيَ الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ: قَدِ انْقَطَعَ نَسْلُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبْتَرُ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾. [10]

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا تو عاص بن وائل نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل ختم ہو گئی، اب وہ ابتر (یعنی بے نسل) ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

---

[9] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج 1 ص 106 ذِكْرُ أَوْلَادِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْمِيَتِهِمْ

[10] انساب الاشراف للبلاذری: ج 10 ص 277

سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب	پہلے صاحبزادے
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ولادت	اعلانِ نبوت سے پہلے
مقام ولادت	مکہ مکرمہ
کنیتِ نبوی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت "ابو القاسم" انہی کے نام پر مشہور ہوئی
اہم واقعہ	وفات پر عاص بن وائل نے "ابتر" کہا، جس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی
وفات	بچپن میں
مقامِ وفات	مکہ مکرمہ
عمر	تقریباً 2 سال

سیدنا عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عبد اللہ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بیٹے ہیں۔ آپ قاسم کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کو "طاہر" اور "طیب" بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت زمانہ اسلام میں ہوئی۔ آپ کا انتقال بھی بچپن ہی میں ہو گیا۔

دورِ اسلام میں ولادت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) نقل کرتے ہیں:

عَبْدُ اللهِ؛ وَهُوَ الطَّيِّبُ وَهُوَ الطَّاهِرُ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِأَنَّهٗ وُلِدَ فِيْ الْإِسْلَامِ. [11]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (پیدا ہوئے) انہی کو "طیب" اور انہی کو "طاہر" بھی کہا جاتا ہے، انہیں یہ نام اس لیے دیا گیا کہ وہ اسلام (کے دور) میں پیدا ہوئے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[11] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج3 ص4 الطَّبَقَةُ الْأُوْلٰى عَلَى السَّابِقَةِ فِي الْإِسْلَامِ

سیدنا عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	سیدنا عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب	دوسرے صاحبزادے
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ولادت	دورِ اسلام میں
مقام ولادت	مکہ مکرمہ
القابات	طیب، طاہر
وجہ لقب	اسلام کے زمانے میں ولادت ہونے کی وجہ سے "طیب" اور "طاہر" کہلائے
وفات	بچپن ہی میں
مقامِ وفات	مکہ مکرمہ

سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابراہیم؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے بیٹے ہیں۔ آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا۔

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حِمیَری رحمہ اللہ (ت 213ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأُمُّهُ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ قَالَ: أُمُّ إِبْرَاهِيمَ: مَارِيَةُ سُرِّيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ أَهْدَاهَا إِلَيْهِ الْمُقَوْقِسُ. [12]

ترجمہ: ابن ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ عبد اللہ بن وہب رحمہ اللہ نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا تھیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی (سُرّیّہ) تھیں، جنہیں مقوقس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تحفہ کے طور پر بھیجا تھا۔

ولادت:

امام ابو القاسم عبد الرحمٰن بن محمد بن اسحاق ابن مندۃ اصبہانی رحمہ اللہ (ت 470ھ) فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُوْلِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَتْهُ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ. [13]

ترجمہ: حضرت ابراہیم؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ آپ ماہ ذوالحجہ 8 ہجری میں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیدا ہوئے۔

---

[12] السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ج1 ص189 حَدِيثُ تَزْوِيجِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ

[13] المستخرج من کتب الناس للتذکرۃ: ج1 ص6 ذِكْرُ مَنْ وُلِدَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولادت پر جبرائیل علیہ السلام کا کنیت سے سلام عرض کرنا:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ إِبْرَاهِيْمُ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا إِبْرَاهِيْمَ![14]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ! (اے ابراہیم کے والد آپ پر سلام ہو)

نام مبارک کا اعلان:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَصْبَحَ، فَقَالَ: إِنَّهُ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ وَإِنِّي سَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ.[15]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک دن) صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا: آج رات میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام اپنے والد؛ ابراہیم (علیہ السلام) کے نام پر رکھا ہے۔

رضاعت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ إِبْرَاهِيْمُ تَنَافَسَتْ

---

[14] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج1 ص108 ذِكْرُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[15] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج1 ص108 ذِكْرُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيْهِ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ أَيَّتُهُنَّ تُرْضِعُهُ. فَدَفَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلىٰ أُمِّ بُرْدَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لُبَيْدِ بْنِ خِدَاشِ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ وَزَوْجِهَا الْبَرَاءُ بْنُ أَوْسِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْجَعْدِ بْنِ عَوْفِ بْنِ مَبْذُوْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ فَكَانَتْ تُرْضِعُهُ وَكَانَ يَكُوْنُ عِنْدَ أَبَوَيْهِ فِي بَنِي النَّجَّارِ وَيَأْتِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ بُرْدَةَ فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا وَيُؤْتىٰ بِإِبْرَاهِيْمَ. [16]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ روایت کرتے ہیں: جب ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ان کی رضاعت کے لیے انصاری عورتیں آپس میں سبقت لے جانے لگیں کہ کون انہیں دودھ پلائے گی۔ بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو حضرت اُمِ بُردہ رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا، جو حضرت براء بن اوس رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ وہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا کرتی تھیں، اور وہ بنی نجار میں اپنے رضاعی والدین کے ساتھ رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت اُمِ بُردہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے، وہاں قیلولہ فرماتے، اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بھی وہاں لایا جاتا تھا۔

نبوی شفقت کے مناظر:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ... قَالَ: ثُمَّ دَفَعَهُ إِلىٰ أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ "أَبُوْ سَيْفٍ" فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبِعْتُهُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلىٰ أَبِيْ سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهِ وَقَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعْتُ فِي الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلىٰ أَبِيْ سَيْفٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ وَدَعَا

[16] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج1 ص108 ذِكْرُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهٗ إِلَيْهِ. [17]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو حضرت اُمِ سیف رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا، جو مدینہ میں ایک لوہار کی بیوی تھیں جنہیں ابو سیف کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا گیا، یہاں تک کہ ہم ابو سیف کے پاس پہنچے جو دھونکنی سے آگ بھڑکا رہے تھے، اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں جلدی سے آگے بڑھا اور کہا: اے ابو سیف! رک جایئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ وہ رک گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو بلایا اور اسے اپنی گود میں لے لیا۔

مشابہتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا وُلِدَ إِبْرَاهِيْمُ جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَقَالَ: أُنْظُرِيْ إِلٰى شَبَهِهٖ بِيْ. [18]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس لائے اور فرمایا: اس میں میری مشابہت دیکھو۔

وفات و تدفین:

امام ابو القاسم عبد الرحمٰن بن محمد بن اسحاق ابن مندۃ اصبہانی رحمہ اللہ (ت470ھ) فرماتے ہیں:

تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا وَقِيْلَ: ابْنُ ثَمَانِ عَشَرَ شَهْرًا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[17] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج1 ص109 ذِكْرُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[18] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج1 ص109 ذِكْرُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ : ادْفِنُوْهُ بِالْبَقِيْعِ فَإِنَّ لَهُ مُرْضِعًا يُتِمُّ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ. [19]

ترجمہ: آپ کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر تقریباً سولہ ماہ تھی، اور بعض روایات کے مطابق اٹھارہ ماہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بقیع میں دفن کرو، کیونکہ ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہے جو اِن کے رضاعی دور کو مکمل کرے گی۔

وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ. ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ. [20]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد ابو سیف القین کے پاس گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لیا، انہیں بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد ہم دوبارہ آپ کے پاس آئے تو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس پر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بھی (رو رہے ہیں)؟

---

[19] المستخرج من كتب الناس للتذكرة: جز1 ص6 ذِكْرُ مَنْ وُلِدَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[20] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1303

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابنِ عوف! یہ تو رحمت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے، لیکن ہم وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے رب کو پسند ہو۔ اور اے ابراہیم! تمہاری جدائی پر ہم یقیناً غمگین ہیں۔

وفات کے بعد سورج گرہن کا واقعہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (ت 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا كَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ... فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَلَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ. [21]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گرہن ہوا، اور وہ دن وہی تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ سورج صرف حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی انسان کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، پس جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں۔

---

[21] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1178

سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب	تیسرے صاحبزادے
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
ولادت	ذوالحجہ 8 ہجری
مقامِ ولادت	مدینہ منورہ
کنیت نبوی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "ابوابراہیم" بھی کہا گیا
نام رکھنے کی وجہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر نام رکھا گیا
ولادت پر بشارت	جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: "السلام عليك يا أبا ابراهيم"
رضاعت	حضرت اُمِ بُردہ نے دودھ پلایا
نبوی شفقت	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گود میں لیتے، بوسہ دیتے اور محبت فرماتے تھے
مشابہت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے
وفات	بچپن ہی میں
مقامِ وفات	مدینہ منورہ
تدفین	جنت البقیع
عمر	تقریباً 16 یا 18 ماہ کی عمر میں
اہم واقعہ	وفات کے دن سورج گرہن ہوا، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ کی اصلاح فرمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں:

پہلی سیدہ زینب، دوسری سیدہ رقیہ، تیسری سیدہ ام کلثوم اور چوتھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن۔

[1]: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابو العاص بن الربیع رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

[2،3]: سیدہ رقیہ اور ان کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہو۔

[4]: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ہوا۔

علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ: زَيْنَبُ تَزَوَّجَهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَهُوَ ابْنُ خَالَتِهَا، وَأُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ. وَفَاطِمَةُ تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ تَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، تَزَوَّجَ رُقَيَّةَ، ثُمَّ أُمَّ كُلْثُومٍ. [22]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں۔ حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) سے ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس نے نکاح کیا، وہ ان کے خالہ زاد تھے کیونکہ ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد تھیں (جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں)۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کیا، اور حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہما) سے حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کیا؛ پہلے حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) سے، پھر ان کے بعد حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے۔

[22] تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ج1 ص33 فصل فی ابنائه وبناته

سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدہ زینب؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَحِمَهُ اللهُ: أَنَّ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أَوَّلُ مُحْصَنَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلَدَتْ لَهُ زَيْنَبَ فَكَانَتْ أَكْبَرَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [23]

ترجمہ: حضرت ابنِ شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے: حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا وہ پہلی معزز خاتون تھیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔

ولادت باسعادت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيِّ يَقُوْلُ: وُلِدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ. [24]

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن محمد بن سلیمان الہاشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تیسویں سال مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ان کی وفات ہجرت کے آٹھویں سال ہوئی۔

---

[23] الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ: ص 29 رقم الحدیث 12

[24] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج 5 ص 54 رقم الحدیث 6917

نکاح:

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حِمیَری رحمہ اللہ (ت 213ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَكَانَ أَبُو الْعَاصِ مِنْ رِجَالِ مَكَّةَ الْمَعْدُودِيْنَ مَالًا وَ أَمَانَةً وَتِجَارَةً وَكَانَ لِهَالَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَكَانَتْ خَدِيْجَةُ خَالَتَهُ فَسَأَلَتْ خَدِيْجَةُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُزَوِّجَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخَالِفُهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَزَوَّجَهُ وَكَانَتْ تَعُدُّهُ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا. [25]

ترجمہ: حضرت ابنِ اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو العاص (بن ربیع) مکہ کے ان چند معروف لوگوں میں سے تھے جو مال، امانت اور تجارت میں ممتاز تھے۔ وہ حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے، اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ان کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے فرما دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بات کو رد نہیں فرماتے تھے، یہ واقعہ نزولِ وحی سے پہلے کا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابو العاص سے فرما دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ابو العاص کو اپنے بیٹے کی طرح سمجھتی تھیں۔

اولاد:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَكَانَتْ زَيْنَبُ عِنْدَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَوَلَدَتْ لَهُ أُمَامَةَ وَعَلِيًّا فَذَهَبَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ وَبَقِيَتْ أُمَامَةُ حَتّٰى تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ فَاطِمَةَ وَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ عَلِيٍّ

[25] السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ج 1 ص 574 سَبَبُ زَوَاجِ أَبِي الْعَاصِ مِنْ زَيْنَبَ

الْمُغِيْرَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهَلَكَتْ عِنْدَهُ. [26]

ترجمہ: حضرت ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان سے دو بچے پیدا ہوئے: حضرت امامہ اور حضرت علی۔ حضرت علی بچپن ہی میں وفات پا گئے، جبکہ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں۔ بعد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا نے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کیا، اور انہی کے پاس ان کی وفات ہوئی۔

سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. [27]

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے جبکہ آپ امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی بیٹی تھیں، کو اٹھائے ہوئے ہوتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو انہیں نیچے رکھ دیتے اور جب قیام فرماتے تو دوبارہ انہیں اٹھا لیتے۔

سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا نکاح:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت310ھ) نقل کرتے ہیں:

---

[26] الذریۃ الطاهرة النبویۃ: ص51 رقم الحدیث64

[27] صحیح البخاری: رقم الحدیث516

فَأَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَوَلَدَتْ لِأَبِي الْعَاصِ جَارِيَةً اسْمُهَا أُمَامَةُ تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ فَقُتِلَ عَلِيٌّ وَعِنْدَهُ أُمَامَةُ فَخَلَفَ عَلَى أُمَامَةَ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْمُغِيْرَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَهُ وَأُمُّ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ وَخَدِيجَةُ خَالَتُهُ أُخْتُ أُمِّهِ. [28]

ترجمہ: حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف سے نکاح کیا، پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت ابو العاص سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام حضرت امامہ تھا۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، یہ نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں حضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب آئے اور حضرت امامہ رضی اللہ عنہا انہی کے پاس وفات پا گئیں اور حضرت ابو العاص بن ربیع کی والدہ حضرت ہالہ بنت خویلد بن اسد تھیں، اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ تھیں، کیونکہ وہ ان کی والدہ کی سگی بہن تھیں۔

سیدنا علی بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت:

امام حسین بن محمد بن الحسن دِیّار بکری رحمہ اللہ (ت966ھ) فرماتے ہیں:

وَلَدَتْ زَيْنَبُ مِنْ أَبِي الْعَاصِ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ عَلِيٌّ، تُوُفِّيَ وَقَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ. وَكَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ. [29]

[28] الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ: ص45 رقم الحدیث 50

[29] تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس: ج1 ص274 ذِكْرُ وَفَاتِهَا

ترجمہ: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حضرت علی رضی اللہ عنہ تھا۔ وہ قریب البلوغ عمر میں وفات پا گئے، اور فتحِ مکہ کے دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور دلجوئی کرنا:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ الْغَامِدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: مَا هٰذِهِ الْجَمَاعَةُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى صَابِئٍ لَهُمْ قَالَ: فَنَزَلْنَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا النَّاسَ إِلٰى تَوْحِيدِ اللهِ وَالْإِيمَانِ بِهٖ وَهُمْ يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ وَيُؤْذُوْنَهٗ حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ وَانْصَدَعَ عَنْهُ النَّاسُ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ قَدْ بَدَا نَحْرُهَا تَحْمِلُ قَدَحًا وَمِنْدِيْلًا فَتَنَاوَلَهٗ مِنْهَا وَشَرِبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! خَمِّرِي عَلَيْكِ نَحْرَكِ وَلَا تَخَافِيْ عَلٰى أَبِيْكِ. قُلْنَا: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: زَيْنَبُ بِنْتُهٗ. [30]

ترجمہ: حضرت حارث بن الحارث الغامدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ایک "صابی" (دین سے پھرنے والے) پر جمع ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہم وہاں اترے تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور ایمان کی دعوت دے رہے تھے، اور لوگ آپ کی بات کا انکار کر رہے تھے اور آپ کو تکلیف پہنچا رہے تھے، یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور لوگ آپ سے جدا ہو گئے۔ اسی دوران ایک عورت آئی جس کا سینہ کچھ ظاہر ہو رہا تھا، وہ ایک برتن اور رومال لے کر آئی۔ اس نے وہ برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا، آپ نے اس سے پانی پیا اور وضو فرمایا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: "میری بیٹی! اپنا سینہ ڈھانپ لو اور اپنے والد کے بارے میں خوف نہ کرو۔" ہم نے پوچھا: یہ کون تھیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔

---

[30] المعجم الکبیر للطبرانی: ج ص رقم الحدیث 3373

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہجرت:

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حِمیَری رحمہ اللہ (ت 213ھ) لکھتے ہیں:

فَلَمَّا فَرَغَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَهَازِهَا قَدَّمَ لَهَا حَمُوْهَا كِنَانَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ .... بَعِيْرًافَرَكِبَتْهُ وَأَخَذَ قَوْسَهُ وَكِنَانَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا نَهَارًا يَقُوْدُ بِهَا وَهِيَ فِي هَوْدَجٍ لَهَا وَتَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَخَرَجُوْا فِي طَلَبِهَا حَتّٰى أَدْرَكُوْهَا بِذِيْ طُوًى فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهَا هَبَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى الْفِهْرِيُّ فَرَوَّعَهَا هَبَّارٌ بِالرُّمْحِ وَهِيَ فِي هَوْدَجِهَا وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ حَامِلًا -فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ- فَلَمَّا رِيْعَتْ طَرَحَتْ ذَا بَطْنِهَا، وَبَرَكَ حَمُوْهَا كِنَانَةُ وَنَثَرَ كِنَانَتَهُ ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَا يَدْنُوْ مِنِّيْ رَجُلٌ إِلَّا وَضَعْتُ فِيْهِ سَهْمًا، فَتَكَرْكَرَ النَّاسُ عَنْهُ.

وَأَتٰى أَبُوْ سُفْيَانَ فِيْ جِلَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ! كُفَّ عَنَّا نَبْلَكَ حَتّٰى نُكَلِّمَكَ فَكَفَّ فَأَقْبَلَ أَبُوْسُفْيَانَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تُصِبْ خَرَجْتَ بِالْمَرْأَةِ عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ عَلَانِيَةً وَقَدْ عَرَفْتَ مُصِيْبَتَنَا وَنَكْبَتَنَا وَمَا دَخَلَ عَلَيْنَا مِنْ مُحَمَّدٍ فَيَظُنُّ النَّاسُ إِذَا خَرَجْتَ بِابْنَتِهِ إِلَيْهِ عَلَانِيَةً عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا أَنَّ ذٰلِكَ عَنْ ذُلٍّ أَصَابَنَا عَنْ مُصِيْبَتِنَا الَّتِيْ كَانَتْ وَأَنَّ ذٰلِكَ مِنَّا ضَعْفٌ وَوَهْنٌ، وَلَعَمْرِيْ مَا لَنَا بِحَبْسِهَا عَنْ أَبِيْهَا مِنْ حَاجَةٍ وَمَا لَنَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ ثُؤْرَةٍ وَلٰكِنِ ارْجِعْ بِالْمَرْأَةِ حَتّٰى إِذَا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنْ قَدْ رَدَدْنَاهَا فَسُلَّهَا سِرًّا وَأَلْحِقْهَا بِأَبِيْهَا، قَالَ: فَفَعَلَ، فَأَقَامَتْ لَيَالِيَ حَتّٰى إِذَا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ خَرَجَ بِهَا لَيْلًا حَتّٰى أَسْلَمَهَا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَصَاحِبِهٖ فَقَدِمَا بِهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [31]

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) اپنا ساز و سامان مکمل کر چکیں تو ان کے سسر کِنَانَہ بن ربیع نے...... ان کے لیے ایک اونٹ تیار کیا۔ وہ اس پر سوار ہوئیں اور کِنَانَہ نے اپنا کمان

[31] السیرۃ النبویہ لابن ہشام: ج1 ص576 مَا أَصَابَ زَيْنَبَ مِنْ قُرَيْشٍ عِنْدَ خُرُوْجِهَا وَمَشْوَرَةُ أَبِي سُفْيَانَ

اور ترکش ساتھ لیا، پھر وہ دن کے وقت انہیں لے کر روانہ ہوئے جبکہ وہ ایک کجاوے میں تھیں۔

قریش کے کچھ لوگوں نے اس بات کا چرچا کیا تو وہ ان کی تلاش میں نکلے، یہاں تک کہ وہ انہیں ذی طویٰ کے مقام پر جا پکڑتے ہیں۔ سب سے پہلے ان تک ہبّار بن الاسود پہنچا، اس نے کجاوے میں موجود حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نیزہ کے ذریعے ڈرایا، اور وہ اس وقت حاملہ تھیں (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے)، اس خوف سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ ان کے سسر کِنَانَہ ٹھہر گئے اور انہوں نے اپنا ترکش بکھیر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! جو میرے قریب آئے گا میں اس پر تیر چلاؤں گا۔ اس پر لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ابو سفیان چند قریشیوں کے ساتھ آئے اور کہا: اے نوجوان! ہم سے اپنا تیر بازو روک لو تا کہ ہم تم سے بات کریں۔

ابو سفیان نے کہا: تم نے ٹھیک نہیں کیا، تم نے خاتون کو لوگوں کے سامنے علانیہ لے کر نکالا، حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہم پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے کیا مصیبت آئی ہے۔ لوگ یہ سمجھیں گے کہ تم نے اپنی بیٹی کو اس لیے نکالا ہے کہ ہم کمزور ہو گئے ہیں۔ اس لیے اسے واپس لے جاؤ، پھر جب حالات پر سکون ہو جائیں اور لوگ یہ بات بھول جائیں کہ تم اسے واپس لائے تھے، تو اسے خاموشی سے پہنچا دینا۔ چنانچہ وہ واپس لے گئے، پھر کچھ راتیں ٹھہرنے کے بعد جب حالات مناسب ہو گئے تو وہ رات کے وقت اسے لے کر نکلے اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک اور صحابی کے سپرد کیا، اور وہ دونوں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا اپنے شوہر کا فدیہ دینا:

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (ت 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ أُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا قَالُوْا: نَعَمْ! وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهٗ أَنْ

يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُونَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَأْتِيَا بِهَا. [32]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہلِ مکہ نے اپنے (غزوہ بدر میں پکڑے جانے والے) قیدیوں کے فدیہ کے لیے مال بھیجا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے فدیہ میں کچھ مال بھیجا، اور اس کے ساتھ اپنا ایک ہار بھی بھیجا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا، اور جس کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت ابو العاص کے گھر رخصت کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر بہت زیادہ رقت طاری ہو گئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: "اگر تم مناسب سمجھو تو اس کے قیدی کو آزاد کر دو اور اس کا مال بھی اسے واپس کر دو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سے یہ عہد لیا، یا انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ آنے کے لیے آزاد کر دیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی کو بھیجا اور فرمایا: "تم دونوں بطنِ یاجج میں ٹھہرنا، یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس سے گزرے، پھر تم دونوں ان کے ساتھ رہنا یہاں تک کہ انہیں میرے پاس لے آؤ۔"

سیدنا ابو العاص کا قبولِ اسلام:

حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر دِمشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَنَّ أَبَا الْعَاصِ أَقَامَ بِمَكَّةَ عَلٰى كُفْرِهٖ وَاسْتَمَرَّتْ زَيْنَبُ عِنْدَ أَبِيْهَا بِالْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كَانَ قُبَيْلَ الْفَتْحِ خَرَجَ أَبُو الْعَاصِ فِيْ تِجَارَةٍ لِقُرَيْشٍ فَلَمَّا قَفَلَ مِنَ الشَّامِ لَقِيَتْهُ سَرِيَّةٌ فَأَخَذُوْا مَا مَعَهٗ وَأَعْجَزَهُمْ هَرَبًا وَجَاءَ تَحْتَ اللَّيْلِ إِلٰى زَوْجَتِهٖ زَيْنَبَ فَاسْتَجَارَ بِهَا فَأَجَارَتْهُ.

[32] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2692

فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ صَرَخَتْ مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ قَدْ أَجَرْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ. فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! هَلْ سَمِعْتُمُ الَّذِيْ سَمِعْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا عَلِمْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعْتُ مَا سَمِعْتُمْ وَإِنَّهٗ يُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَدْنَاهُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهٖ زَيْنَبَ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! أَكْرِمِيْ مَثْوَاهُ وَلَا يَخْلُصَنَّ إِلَيْكِ فَإِنَّكِ لَا تَحِلِّيْنَ لَهٗ قَالَ: وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّهُمْ عَلٰى رَدِّ مَا كَانَ مَعَهٗ فَرَدُّوْهُ بِأَسْرِهٖ لَا يَفْقِدُ مِنْهُ شَيْئًا فَأَخَذَهٗ أَبُو الْعَاصِ فَرَجَعَ بِهٖ إِلٰى مَكَّةَ. فَأَعْطٰى كُلَّ إِنْسَانٍ مَا كَانَ لَهٗ.

ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! هَلْ بَقِيَ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ عِنْدِيْ مَالٌ لَمْ يَأْخُذْهُ؟ قَالُوْا: لَا! فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَدْ وَجَدْنَاكَ وَفِيًّا كَرِيْمًا. قَالَ: فَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاللهِ مَا مَنَعَنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ إِلَّا تَخَوُّفٌ أَنْ تَظُنُّوْا أَنِّيْ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ آكُلَ أَمْوَالَكُمْ فَلَمَّا أَدَّاهَا اللهُ إِلَيْكُمْ وَفَرَغْتُ مِنْهَا أَسْلَمْتُ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِيْ دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا. [33]

ترجمہ: حضرت ابن اسحاق رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو العاص مکہ مکرمہ میں اپنے کفر پر قائم رہے، جبکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں مقیم رہیں۔ یہاں تک کہ فتح مکہ سے کچھ پہلے حضرت ابو العاص قریش کے لیے تجارت کے سفر پر نکلے۔ جب وہ شام سے واپس آرہے تھے تو ایک سریہ نے انہیں راستے میں روک لیا اور ان کے ساتھ موجود مال و اسباب قبضہ کر لیا، تاہم وہ ان کے ہاتھ سے بچ نکلے۔ پھر رات کے وقت اپنی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے امان طلب کی، تو حضرت

[33] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج1 ص351 فَصْلٌ فِيْ قُدُوْمِ زَيْنَبَ بِنْتِ الرَّسُوْلِ ﷺ مُهَاجِرَةً مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں امان دے دی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے نکلے اور تکبیر کہی، تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی، اسی دوران حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے خواتین کے پردے کے مقام سے آواز دی: "اے لوگو! میں نے ابو العاص بن ربیع کو امان دے دی ہے۔" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے لوگو! کیا تم نے وہ سنا جو میں نے سنا؟" صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مجھے اس بات کا علم نہیں تھا یہاں تک کہ میں نے وہ سنا جو تم نے سنا، اور مسلمانوں میں سے ہر ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: "بیٹی! تم ان کی مہمان نوازی کرو، لیکن تمہارے پاس وہ اکیلا داخل نہ ہو، کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ ابو العاص کا مال واپس کر دیا جائے، چنانچہ وہ سارا مال بغیر کسی کمی کے واپس کر دیا گیا۔ ابو العاص وہ مال لے کر مکہ واپس گئے، اور ہر شخص کا حق ادا کر دیا۔ پھر انہوں نے قریش سے کہا: "کیا کسی کا میرے ذمے کوئی مال باقی ہے؟" انہوں نے کہا: نہیں، اللہ تمہیں جزا دے، ہم نے تمہیں وفادار اور کریم پایا۔ اس پر ابو العاص نے کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے اسلام سے صرف یہ چیز روکتی تھی کہ تم یہ نہ سمجھو کہ میں تمہارا مال کھانے کے لیے مسلمان ہوا ہوں۔ اب جب اللہ نے تمہارا حق ادا کروا دیا تو میں اسلام لے آیا ہوں۔" اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے داود بن حصین نے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح ہی پر حضرت ابو العاص کے پاس واپس کر دیا، اور کوئی نیا نکاح نہیں کروایا۔

سببِ وفات:

امام حسین بن محمد بن الحسن دِیّار بکری رحمہ اللہ (ت 966ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ سَبَبُ وَفَاتِهَا سُقُوْطَهَا مِنْ بَعِيْرِهَا لَمَّا طَعَنَهَا هَبَّارٌ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ وَسَقَطَتْ عَلٰى صَخْرَةٍ وَأُهْرِيقَتْ دَمًا وَلَمْ تَزَلْ مَرِيْضَةً بِذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ. [34]

ترجمہ: حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا سبب یہ تھا کہ جب ہبّار نے انہیں نیزہ مارا، جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، تو وہ اپنے اونٹ سے گر پڑیں اور ایک چٹان پر جا لگیں، جس سے بہت خون بہا۔ پھر اسی تکلیف کی وجہ سے مسلسل بیمار رہیں، یہاں تک کہ وفات پا گئیں۔

وفات:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ. [35]

ترجمہ: عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات وصال 8 ہجری میں ہوئی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کا مبارک عمل اور فرمان:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ: هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا نَظَرَ غَضْبَانَ، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيْكِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَارِسُكَ وَصَاحِبُكَ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ وَمَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِي، فَأَشْفَقَ النَّاسُ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

[34] تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس: ج1 ص274 ذِكْرُ وَفَاتِهَا

[35] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج5 ص57 رقم الحدیث 6921

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَقِيْ بِسَلَفِنَا الْخَيْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: مَهْلًا يَا عُمَرُ! ثُمَّ قَالَ: ابْكِيْنَ وَإِيَّاكُنَّ وَ نَعِيْقَ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ اللهِ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ. [36]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک خاتون نے کہا: اے عثمان بن مظعون! تمہیں جنت مبارک ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف غصے کی نگاہ سے دیکھا اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ آپ کے ساتھ (میدان جہاد میں) گھڑ سواری کرنے والے اور آپ کے ساتھی تھے (یعنی آپ کے خاص صحابی تھے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں، لیکن (اس کے باوجود خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ فرمانے لگے) مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اس بات پر لوگ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے بارے میں (قطعی جنت کا فیصلہ کرنے سے) ڈرنے لگے۔ اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے نیک سلف حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملی ہیں۔

یہ سن کر عورتیں رونے لگیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں کوڑے سے مارنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے عمر! نرمی سے کام لو۔ فرمایا: رونا ہے تو رو لو، لیکن شیطان کے نوحہ اور چیخ و پکار سے بچو۔ اس کے بعد فرمایا: جو رونا آنکھ اور دل سے ہو وہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے (چیخ و پکار اور بے صبری) ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

---

[36] مسند احمد: ج2 ص531 رقم الحدیث 2127

غسل اور تکفین:

امام ابو الحجاج مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ (ت 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِيْ. قَالَتْ: فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. [37]

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: انہیں طاق (عدد کے ساتھ) غسل دینا، یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ، اور پانچویں مرتبہ کافور یا کچھ کافور استعمال کرنا، اور جب تم انہیں غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک ہمیں دی اور فرمایا: اسے ان کے جسم کے ساتھ ملا دو (بطور کفن استعمال کرو)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترنا:

امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق اصبہانی رحمہ اللہ (ت 430ھ) فرماتے ہیں:

فَمَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرِهَا. [38]

ترجمہ: وہ مدینہ منورہ میں وفات پا گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اترے۔

تدفین:

امام حسین بن محمد بن الحسن دِیّار بکری رحمہ اللہ (ت 966ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا دَفَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ جَلَسَ عِنْدَ الْقَبْرِ فَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ ثُمَّ

[37] صحیح مسلم: رقم الحدیث 939

[38] معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم: ص 3195 رقم الترجمۃ 3743 زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُرِّيَ عَنْهُ فَسَأَلَهُ أَصْحَابُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ذَكَرْتُ ابْنَتِي زَيْنَبَ وَضَعْفَهَا وَعَذَابَ الْقَبْرِ فَدَعَوْتُ اللهَ فَفَرَّجَ عَنْهَا. [39]

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو آپ قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر کچھ دیر بعد وہ کیفیت دور ہو گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی بیٹی زینب، اس کی کمزوری، اور قبر کی سختی یاد آ گئی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ سختی دور فرما دی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر بزبانِ سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ:

امام حسین بن محمد بن الحسن دِیّار بکری رحمہ اللہ (ت966ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ زَوْجُهَا أَبُو الْعَاصِ مُحِبًّا لَهَا فَقَالَ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِلَى الشَّامِ:

ذَكَرْتُ زَيْنَبَ لَمَّا وَرَّكَتْ أَرَمًا
فَقُلْتُ سُقْيًا لِشَخْصٍ يَسْكُنُ الْكَرَمَا
بِنْتَ الْأَمِيْنِ جَزَاهَا اللهُ صَالِحَةً
وَكُلُّ بَعْلٍ سَيُثْنِيْ بِالَّذِيْ عَلِمَا[40]

ترجمہ: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ اُن سے بہت محبت کرتے تھے۔ انہوں نے شام کے سفر کی طرف جاتے ہوئے کہا: مجھے زینب یاد آئیں، جب سواری ایک جانب مائل ہوئی، تو میں نے کہا: اللہ اُس شخصیت پر بارانِ رحمت نازل فرمائے جو عزت و شرف کے گھر میں رہتی ہے۔ وہ امانت دار (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے، اور ہر شوہر اُس خوبی کو بیان کرے گا جسے وہ جانتا ہے۔

---

[39] تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس: ج1 ص274 ذِكْرُ وَفَاتِهَا

[40] تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس: ج1 ص274 ذِكْرُ وَفَاتِهَا

سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب	سب سے بڑی صاحبزادی
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ولادت	نبوی عمر کے 30ویں سال
مقامِ ولادت	مکہ مکرمہ
شوہر	حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ
نکاح	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے پہلے
شوہر کا مقام	مکہ کے امانت دار اور کامیاب تاجروں میں شمار ہوتے تھے
اولاد	حضرت امامہ، حضرت علی
علی بن ابی العاص	قریب البلوغ عمر میں وفات پائی
سیدہ امامہ	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں
ہجرت	مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی
ہجرت میں تکلیف	ہبار بن الاسود کے حملہ سے شدید صدمہ پہنچا اور حمل ساقط ہو گیا
غزوۂ بدر کا واقعہ	اپنے شوہر کے فدیہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہار بھیجا
نبوی رقت	ہار دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے
ابو العاص کا قبولِ اسلام	فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا
سببِ وفات	ہجرت کے دوران پیش آنے والی تکلیف اور زخم

عنوان	معلومات
وفات	8ہجری
مقام وفات	مدینہ منورہ
کفن	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک عطا فرمائی
قبر میں اترنا	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قبر میں اترے
تدفین کے وقت کیفیت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور قبر کی سختی سے حفاظت کی دعا فرمائی
اہم اوصاف	صبر ،وفاداری، اطاعت، نبوی محبت اور قربانی
کل عمر	31سال

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت:

امام ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی رحمہ اللہ (ت 923ھ) نقل کرتے ہیں:

وَأَمَّا رُقَيَّةُ فَوُلِدَتْ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [41]

ترجمہ: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارک کے 33ویں سال ہوئی۔

قبولِ اسلام:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) نقل کرتے ہیں:

وَأَسْلَمَتْ حِيْنَ أَسْلَمَتْ أُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَأَخَوَاتُهَا حِيْنَ بَايَعَهُ النِّسَاءُ. [42]

ترجمہ: جب اُن کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اسلام لائیں تو یہ بھی اسلام لائیں، انہوں نے اپنی بہنوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اُس وقت بیعت کی جب عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا عتبہ بن ابی لہب کے ساتھ نکاح:

امام ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی رحمہ اللہ (ت 923ھ) نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ رُقَيَّةُ تَحْتَ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ لَهَبٍ وَأُخْتُهَا أُمُّ كُلْثُوْمٍ تَحْتَ أَخِيْهِ عُتَيْبَةَ. فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ﴾ قَالَ لَهُمَا أَبُوْهُمَا - أَبُوْ لَهَبٍ - رَأْسِيْ مِنْ رَأْسِكُمَا حَرَامٌ إِنْ لَمْ تُفَارِقَا ابْنَتَيْ مُحَمَّدٍ

[41] المواهب اللدنیۃ: ج1 ص392 فِيْ ذِكْرِ أَوْلَادِهِ الْكِرَامِ

[42] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج8 ص29 رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَفَارَقَاهُمَا وَلَمْ يَكُوْنَا دَخَلَا بِهِمَا. [43]

ترجمہ: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا؛ عتبہ بن ابی لہب کے نکاح میں تھیں اور ان کی بہن حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اس کے بھائی عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ پھر جب سورہ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ﴾ نازل ہوئی تو ان دونوں کے باپ یعنی ابو لہب نے ان سے کہا: اگر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ دونوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ اس وقت تک ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالبہ پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی طلاق:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَتْ رُقَيَّةُ عِنْدَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى أَبِيْ لَهَبٍ، فَلَمْ يَبْنِ بِهَا حَتّٰى بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُتْبَةَ طَلَاقَ رُقَيَّةَ وَسَأَلَتْهُ رُقَيَّةُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهٗ أُمُّهٗ أُمُّ جَمِيْلِ بِنْتُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ حَمَّالَةُ الْحَطَبِ: طَلِّقْهَا يَا بُنَيَّ! فَإِنَّهَا قَدْ صَبَتْ فَطَلَّقَهَا. [44]

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا عتبہ بن عبد العزیٰ ابو لہب کے نکاح میں تھیں لیکن ابھی اس نے ان کے ساتھ رخصتی نہیں کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا مطالبہ کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس سے یہی مطالبہ کیا۔ اس پر اس کی ماں، ام جمیل بنت حرب بن امیہ (جو "حَمَّالَةَ الْحَطَبِ" یعنی لکڑیاں چننے والی ہے) نے اس سے کہا: میرے بیٹے! اسے طلاق دے دو کیونکہ یہ اپنے آبائی دین سے پھر گئی ہے۔ چنانچہ اس نے انہیں طلاق دے دی۔

---

[43] المواهب اللدنية: ج1 ص392 فِيْ ذِكْرِ أَوْلَادِهِ الْكِرَامِ

[44] الذرية الطاهرة النبوية: ص52 رقم الحديث 67

مشرکینِ مکہ کا عتبہ بن ابی لہب کو طلاق پر اکسانا:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَشَوْا إِلٰى عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ لَهَبٍ فَقَالُوْا لَهٗ: طَلِّقِ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ نُزَوِّجُكَ أَيَّ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ شِئْتَ، قَالَ: إِنْ زَوَّجْتُمُوْنِيْ ابْنَةَ أَبَانِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ أَوِ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَارَقْتُهَا، فَزَوَّجُوْهُ وَفَارَقَهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَأَخْرَجَهَا اللهُ مِنْ يَدَيْهِ كَرَامَةً لَهَا وَهَوَانًا لَهٗ وَخَلَفَ عَلَيْهَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [45]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ عتبہ بن ابی لہب کے پاس گئے اور اس سے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو طلاق دے دو، اور ہم تمہارا نکاح قریش کی جس عورت سے چاہو گے کر دیں گے۔ اس نے کہا: اگر تم میرا نکاح ابان بن سعید بن عاص کی بیٹی یا سعید بن عاص کی بیٹی سے کر دو تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا نکاح وہاں کر دیا اور اس نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیا۔ اس وقت تک حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو اس کے ہاتھ سے نجات دی۔ یہ بات حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے لیے عزت و شرف کا باعث تھا اور اس (عتبہ بن ابی لہب) کے لیے ذلت و رسوائی کس سبب۔ اس کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح:

حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر دِمشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) روایت فرماتے ہیں:

وَأَمَّا رُقَيَّةُ فَكَانَ قَدْ تَزَوَّجَهَا أَوَّلًا ابْنُ عَمِّهَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ لَهَبٍ كَمَا تَزَوَّجَ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُوْمٍ أَخُوْهُ عُتَيْبَةُ بْنُ أَبِيْ لَهَبٍ ثُمَّ طَلَّقَاهُمَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِهِمَا بَغْضَةً فِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (۱) مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ (۲) سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ

[45] الذریۃ الطاھرۃ النبویۃ: ص 53 رقم الحدیث 68

لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿٤﴾ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿٥﴾ ﴾ فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُقَيَّةَ. [46]

ترجمہ: سیدہ رقیہ (بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا نکاح اولاً آپ کے (والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) چچازاد عُتْبَہ بن ابی لہب سے ہوا جیسا کہ آپ کی بہن سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح اولاً آپ کے (والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) چچازاد عُتَیْبہ بن ابی لہب سے ہوا۔ رخصتی سے قبل ہی اُن دونوں (بھائیوں) نے اِن دونوں (بہنوں) کو طلاق دے دی۔ وجہ وہ بغض تھا جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ہوا جب سورۃ اللہب نازل ہوئی۔ چنانچہ (اس کے بعد) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔

خوبصورت ترین جوڑا:

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ (ت 671ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَتْ نِسَاءُ قُرَيْشٍ يَقُلْنَ حِيْنَ تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ:

ترجمہ: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی تو قریشی خواتین یوں کہا کرتی تھیں:

أَحْسَنُ شَخْصَيْنِ رَأَى إِنْسَانُ

خوبصورت جوڑا جسے کسی انسان نے دیکھا ہے

رُقَيَّةُ وَ بَعْلُهَا عُثْمَانُ [47]

رقیہ اور ان کے شوہر عثمان ہیں

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی پہلی ہجرتِ حبشہ:

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حِمْیَری رحمہ اللہ (ت 213ھ) لکھتے ہیں:

---

[46] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج3 ص321 فِي ذِكْرِ أَوْلَادِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

[47] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج2 ص2505 تحت سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ 59

فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ أَصْحَابَهٗ مِنَ الْبَلَاءِ وَمَا هُوَ فِيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ بِمَكَانِهٖ مِنَ اللهِ وَمِنْ عَمِّهٖ أَبِيْ طَالِبٍ ... فَخَرَجَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ وَفِرَارًا إِلَى اللهِ بِدِيْنِهِمْ فَكَانَتْ أَوَّلَ هِجْرَةٍ كَانَتْ فِيْ الْإِسْلَامِ. [48]

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس ہوا کہ آپ کے صحابہ کو بہت تکلیفیں دی جا رہی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے مقام اور اپنے چچا ابو طالب کی وجہ سے کچھ حفاظت میں ہیں... اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فتنہ اور ظلم کے خوف سے اور اپنے دین کو بچانے کے لیے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ یہ اسلام کی سب سے پہلی ہجرت تھی۔ مسلمانوں میں سب سے پہلے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

بعد از ہجرت حال دریافت کرنا:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا إِلٰى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهٖ بَعْدَ لُوْطٍ. [49]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کے لیے تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ تک نبی کریم صلی

[48] السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ج1 ص300 إِشَارَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَصْحَابِهٖ بِالْهِجْرَةِ

[49] المعجم الکبیر للطبرانی: ج1 ص53 رقم الحدیث 141

اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کی کوئی خبر نہ پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خبر کے انتظار میں باہر تشریف لے جاتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں خبر دی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان (رضی اللہ عنہ) حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل و عیال (یعنی جن کی بیوی؛ پیغمبر کی بیٹی ہوں) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کی۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ فِي الْهِجْرَةِ الْأُوْلٰى قَدْ أَسْقَطَتْ مِنْ عُثْمَانَ سَقْطًا ثُمَّ وَلَدَتْ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ ابْنًا فَسَمَّاهُ عَبْدَاللهِ. [50]

ترجمہ: پہلی ہجرت کے وقت حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک حمل ساقط ہو گیا تھا، پھر اس کے بعد ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے "عبد اللہ" رکھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عثمان کی وفات:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَبَلَغَ سِنُّهٗ سَنَتَيْنِ فَنَقَرَهٗ دِيْكٌ فِي وَجْهِهٖ فَطَمَرَ وَجْهَهٗ فَمَاتَ وَلَمْ تَلِدْ لَهٗ شَيْئًا بَعْدَ ذٰلِكَ. [51]

ترجمہ: وہ بچہ دو سال کی عمر کو پہنچا تو ایک مرغ نے ان کے چہرے پر چونچ مار دی، جس سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا اور وہ اسی وجہ سے فوت ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کوئی اور اولاد پیدا نہ ہوئی۔

جنازہ و تدفین:

امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد بلاذری رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

---

[50] الطبقات الکبریٰ: ج8 ص30 رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[51] الطبقات الکبریٰ: ج8 ص30 رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ، وَدَمَعَتْ عَلَيْهِ عَيْنُهُ وَقَالَ: إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ عُثْمَانُ فِيْ حُفْرَتِهِ. [52]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عثمان (رضی اللہ عنہ) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف انہیں پر رحم فرماتا ہے جو رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی قبر میں (تدفین کے لیے) اترے۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی دوسری ہجرت حبشہ:

امام عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

وَهَاجَرَا كِلَاهُمَا اِلٰى اَرْضِ الْحَبْشَةِ الْهِجْرَتَيْنِ ثُمَّ عَادَا اِلٰى مَكَّةَ. [53]

ترجمہ: حضرت عثمان اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہما دونوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی ہے، پھر وہاں سے مکہ واپس آئے۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیسری ہجرت؛ ہجرتِ مدینہ

حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ عُثْمَانُ مِمَّنْ رَجَعَ مِنَ الْحَبَشَةِ فَهَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ زَوْجَتُهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [54]

---

[52] انساب الاشراف للبلاذری: ج1 ص401 رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[53] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج3 ص318 ترجمۃ عثمان بن عفان

[54] فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج7 ص264 بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو حبشہ سے واپس مکہ لوٹے اور پھر مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ (اس ہجرت میں) ان کے ساتھ ان اہلیہ سیدہ رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں۔

حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْ عَلَيْهِ أَهْلُ السِّيَرِ أَنَّ عُثْمَانَ رَجَعَ مَكَّةَ مِنَ الْحَبَشَةِ مَعَ إِلٰى مَنْ رَجَعَ [55] ثُمَّ هَاجَرَ بِأَهْلِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. [56]

ترجمہ: سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپس مکہ مکرمہ ان لوگوں کے ساتھ آئے جو حبشہ سے واپس مکہ آئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

شوہر کی خدمت گزاری:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنَتِهٖ وَهِيَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! أَحْسِنِي إِلٰى أَبِيْ عَبْدِ اللهِ. فَإِنَّهٗ أَشْبَهُ أَصْحَابِيْ بِيْ خُلُقًا. [57]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان القرشی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کے پاس تشریف لائے اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سر دھو رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! ابو عبد اللہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو، کیونکہ وہ

[55] عبارت میں کچھ سقم ہے۔ صحیح عبارت یوں معلوم ہوتی ہے: "وَالَّذِيْ عَلَيْهِ أَهْلُ السِّيَرِ أَنَّ عُثْمَانَ رَجَعَ إِلٰى مَكَّةَ مِنَ الْحَبَشَةِ مَعَ مَنْ رَجَعَ."۔ از محمد الیاس گھمن

[56] الاصابہ فی تمییز الصحابہ: ج4 ص2507 رقم الترجمہ 11178 رُقَيَّةُ بِنْتُ سَيِّدِ الْبَشَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[57] المعجم الکبیر للطبرانی: ج1 ص42 رقم الحدیث 96

میرے صحابہ میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ مجھ سے مشابہت رکھتے ہیں۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی علالت:

حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) فرماتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَخَلَّفَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ عَلَى امْرَأَتِهِ رُقَيَّةَ وَكَانَتْ قَدْ أَصَابَهَا الْحَصْبَةُ. [58]

ترجمہ: امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں اس وجہ سے شریک نہ ہو سکے کہ وہ اپنی اہلیہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو خسرہ (وبائی بخار / سرخ دانوں والی) بیماری ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنا:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهٗ كَانَ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً. [59]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں (اس لیے) شریک نہیں ہوئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا) تھیں جو؛اِن دنوں بیمار تھیں۔

وفات:

امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (ت463ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَتْ بَدْرٌ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ رُقَيَّةُ

---

[58] الاصابہ فی تمیز الصحابہ: ج4 ص2507 رقم الترجمہ 11178 رُقَيَّةُ بِنْتُ سَيِّدِ الْبَشَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[59] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3130

بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُدُوْمِ أَهْلِ بَدْرٍ الْمَدِيْنَةَ. [60]

ترجمہ: غزوۂ بدر رمضان 2 ہجری میں ہوا... ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس دن ہوئی جس دن اہلِ بدر مدینہ واپس آئے۔

غسل، جنازہ و تدفین:

امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد بلاذری رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَتُوُفِّيَتْ فِيْ أَيَّامِ بَدْرٍ وَهِيَ عِنْدَ عُثْمَانَ وَدُفِنَتْ بِالْبَقِيْعِ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عُثْمَانُ، وَغَسَلَتْهَا أُمُّ أَيْمَنَ وَلَمْ يَحْضُرْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَالُ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِخَبَرِ بَدْرٍ حِيْنَ سُوِّيَ عَلٰى رُقَيَّةَ التُّرَابُ. [61]

ترجمہ: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ بدر کے موقع پر وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کو (مسجد نبوی کے متصل قبرستان) بقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور غسل حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیا۔ آپ کی نماز جنازہ کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے (کیونکہ بدر تشریف لے گئے تھے) یہ بات بھی منقول ہے کہ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی فتح کی خوشخبری سنانے کے لیے مدینہ پہنچے تو اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (کو دفن کر کے ان) کی قبر کی مٹی کو برابر کیا جا رہا تھا۔

[60] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر: ج4 ص1842 رقم الترجمۃ 3343

[61] انساب الاشراف للبلاذری: ج ص104 رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ولادت	نبوی عمر کے تقریباً 33ویں سال
مقام ولادت	مکہ مکرمہ
قبول اسلام	والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اسلام قبول کیا
پہلا نکاح	عتبہ بن ابی لہب
طلاق	رخصتی سے پہلے طلاق ہوئی
طلاق کا سبب	سورۂ لہب کے نزول کے بعد ابو لہب کے دباؤ پر جدائی
دوسرا نکاح	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
ہجرت حبشہ	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلی اور دوسری ہجرت حبشہ
ہجرت مدینہ	حبشہ سے واپسی کے بعد مدینہ منورہ ہجرت فرمائی
اولاد	حضرت عبد اللہ بن عثمان
حمل کا واقعہ	پہلی ہجرت کے دوران ایک حمل ساقط ہوا
صاحبزادے کی وفات	حضرت عبد اللہ بن عثمان بچپن میں وفات پا گئے
بیماری	غزوۂ بدر کے وقت خسرہ کی بیماری
وفات	رمضان 2 ہجری، مدینہ منورہ (اہلِ بدر کی واپسی کے دن)

عنوان	معلومات
غسل	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ نے غسل دیا
نمازِ جنازہ	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی
مقام دفن	جنت البقیع مدینہ منورہ
اہم اوصاف	صبر، قربانی، نبوی گھرانے کی عظمت، وفاداری
عمر مبارک	تقریباً 23 سال

اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

سیدہ ام کُلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابتدائی حالات:

امام عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

أُمُّ كُلْثُوْمَ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ. قَالَ الزُّبَيْرُ: أُمُّ كُلْثُوْمَ أَسَنُّ مِنْ رُقَيَّةَ وَمِنْ فَاطِمَةَ. وَخَالَفَهُ غَيْرُهُ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهَا أَصْغَرُ مِنْ رُقَيَّةَ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ رُقَيَّةَ مِنْ عُثْمَانَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ زَوَّجَهُ أُمَّ كُلْثُوْمَ وَمَا كَانَ لِيُزَوِّجَ الصُّغْرٰى وَيَتْرُكَ الْكُبْرٰى، وَاللهُ أَعْلَمُ. [62]

ترجمہ: حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں، اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ بنتِ خویلد رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بڑی تھیں لیکن دوسرے اہلِ علم نے اس سے اختلاف کیا ہے، اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے چھوٹی تھیں؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، پھر جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ اور یہ مناسب نہ تھا کہ چھوٹی بیٹی کا نکاح کر دیتے اور بڑی کو چھوڑ دیتے۔ واللہ اعلم۔

قبولِ اسلام:

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ (ت 671ھ) لکھتے ہیں:

أُمُّ كُلْثُوْمٍ أُمُّهَا خَدِيْجَةُ تَزَوَّجَهَا عُتَيْبَةُ بْنُ أَبِيْ لَهَبٍ أَخُوْ عُتْبَةَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَأَمَرَهُ أَبُوْهُ أَنْ

[62] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص639 رقم الترجمۃ 7584

يُفَارِقَهَا لِلسَّبَبِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ أَمْرِ رُقَيَّةَ وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَمْ تَزَلْ بِمَكَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسْلَمَتْ حِيْنَ أَسْلَمَتْ أُمُّهَا، وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَخَوَاتِهَا حِيْنَ بَايَعَهُ النِّسَاءُ، وَهَاجَرَتْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [63]

ترجمہ: حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ) نبوت سے پہلے اُن کا نکاح ابو لہب کے بیٹے عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا، جو عُتبہ کا بھائی تھا۔ پھر عتیبہ کے والد ابو لہب نے اُسے حکم دیا کہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دے، اسی سبب کی بنا پر جس کا ذکر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں گزر چکا ہے۔ تاہم عتیبہ نے اُن سے ازدواجی تعلق قائم نہیں کیا تھا۔ حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔ جب اُن کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں تو یہ بھی مسلمان ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنی بہنوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اُس وقت بیعت کی جب عورتوں نے بیعت کی۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

پہلا نکاح اور طلاق:

امام عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجَ رُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ مِنْ عُتْبَةَ وَعُتَيْبَةَ ابْنَيْ أَبِيْ لَهَبٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ﴾ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ لِابْنَيْهِ: رَأْسِيْ مِنْ رُءُوسِكُمَا حَرَامٌ إِنْ لَمْ تُطَلِّقَا ابْنَتَيْ مُحَمَّدٍ. قَالَتْ أُمُّ جَمِيْلٍ أُمُّهُمَا حَمَّالَةُ الْحَطَبِ بِنْتُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ لِابْنَيْهَا: إِنَّ رُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ قَدْ صَبَتَا، فَطَلِّقَاهُمَا. فَفَعَلَا، فَطَلَّقَاهُمَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِهِمَا. [64]

[63] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج2 ص2506 تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ 59

[64] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص640 رقم الترجمۃ 7584

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح ابو لہب کے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کیا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب کی مذکورہ آیت نازل فرمائی تو ابو لہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا: اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دی تو میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کی ماں اُمِّ جمیل، (جو "حَمَّالَةَ الْحَطَبِ" یعنی لکڑیاں چننے والی ہے) اور حرب بن اُمیہ کی بیٹی تھی، اُس نے بھی اپنے دونوں بیٹوں سے کہا: رقیہ اور اُمِّ کلثوم اپنے آبائی دین سے پھر گئی ہیں، لہٰذا انہیں طلاق دے دو۔ چنانچہ دونوں نے انہیں رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی۔

ہجرت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ: مَتٰى بَنٰى بِكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَمَّا هَاجَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفَنَا وَخَلَّفَ بَنَاتِهٖ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعَثَ إِلَيْنَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَبَعَثَ مَعَهٗ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَأَعْطَاهُمَا بَعِيْرَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ أَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ يَشْتَرِيَانِ مَا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعَثَ أَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أُرَيْقِطٍ الدِّيْلِيَّ بِبَعِيْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ وَكَتَبَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ يَأْمُرُهٗ أَنْ يَّحْمِلَ أَهْلَهٗ: أُمِّي أُمَّ رُوْمَانَ وَأَنَا، وَأُخْتِيْ أَسْمَاءَ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ فَخَرَجُوْا مُصْطَحِبِيْنَ. فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلٰى قُدَيْدٍ اشْتَرٰى زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِتِلْكَ الْخَمْسِمِائَةِ ثَلَاثَةَ أَبْعِرَةٍ ثُمَّ رَحَلُوْا مِنْ مَكَّةَ جَمِيْعًا وَصَادَفُوْا طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يُرِيْدُ الْهِجْرَةَ بِآلِ أَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْنَا جَمِيْعًا وَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَأَبُوْ رَافِعٍ بِفَاطِمَةَ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ. [65]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی رخصتی کب ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو آپ نے ہمیں اور اپنی بیٹیوں کو مکہ

[65] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج8 ص49 عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

میں چھوڑ دیا تھا۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیجا۔ ان کے ساتھ اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا۔ ان دونوں کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم دیے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے لیے تھے، تاکہ وہ ہمارے سفر کے لیے سواری کا انتظام کریں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن اُرَیقِط دیلی کو بھی دو یا تین اونٹ دے کر بھیجا، اور اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر کو لکھا کہ وہ ان کے اہل خانہ کو لے آئیں: میری والدہ ام رومان، میں خود، اور میری بہن اسماء (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ)۔ چنانچہ وہ سب ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ جب وہ قُدَید پہنچے تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان پانچ سو درہم سے تین اونٹ خریدے، پھر وہ سب مکہ سے روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کی ملاقات حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کے لیے آرہے تھے۔ اس طرح ہم سب ایک ساتھ ہو گئے۔ اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو لے کر روانہ ہوئے۔

بہترین سسر اور بہترین داماد:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللهَ تَعَالَى يَا عُمَرُ أَنْ يَأْتِيَكَ بِصِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ، فَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَةِ عُمَرَ وَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ مِنْ عُثْمَانَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ خَطَبَهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَخَطَبَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمْ يُزَوِّجْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الشَّفِيْعِ لِعُثْمَانَ مَا أَنَا أُزَوِّجُ بَنَاتِي وَلٰكِنَّ

اللّٰہَ تَعَالٰی یُزَوِّجُهُنَّ.[66]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: کیا آپ حفصہ بنتِ عمر سے نکاح کرنا پسند کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہیں عثمان سے بہتر داماد اور عثمان کو تم سے بہتر سسر عطا فرمائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ اس سے پہلے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام دیا تھا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح نہیں فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان کے لیے سب سے بہترین سفارشی میں خود ہوں۔ میں اپنی بیٹیوں کا نکاح اپنی مرضی سے نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ان کا نکاح فرماتا ہے۔

دوسرا نکاح اور اس کی تاریخ:

امام عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقَيَّةَ مِنْ عُثْمَانَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ زَوَّجَهُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَكَانَ نِكَاحُهُ إِيَّاهَا فِي رَبِيْعِ الْأَوَّلِ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ، وَبَنٰى بِهَا فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ مِنَ السَّنَةِ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُ وَلَدًا.[67]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر

[66] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج5 ص64 رقم الحدیث 6944

[67] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص640 رقم الترجمۃ 7584

جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح 3 ہجری کے ربیع الاول میں ہوا، اور رخصتی اسی سال جمادی الاخریٰ میں ہوئی۔ اُن کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح بحکم الٰہی:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: .... إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِيْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلٰى مِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ. [68]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی (ایک طویل حدیث میں) ہے کہ مسجد کے دروازے کے پاس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ عز و جل نے آپ کا نکاح (میری بیٹی) ام کلثوم سے اتنے ہی مہر پر کر دیا ہے جتنا (میری بیٹی) رقیہ کا تھا۔

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی بغدادی رحمہ اللہ (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. [69]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (اپنی صاحبزادی) ام کلثوم کی شادی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے وحیِ سماوی کی بنیاد پر کی ہے۔

---

[68] المعجم الکبیر للطبرانی: ج9 ص384، 385 رقم الحدیث 18495

[69] الشریعۃ للآجری: ص519 رقم الحدیث 1464 ذِكْرُ تَزْوِيجِ عُثْمَانَ

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيْمَتَيَّ عُثْمَانَ. [70]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں اپنی دو صاحبزادیوں (سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی شادی عثمان سے کروں۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے شوہر کی دو نبیوں سے مشابہت:

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمہ اللہ (ت 911ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ قَالَ لَهَا: إِنَّ بَعْلَكِ أَشْبَهُ النَّاسِ بِجَدِّكِ إِبْرَاهِيْمَ وَأَبِيْكِ مُحَمَّدٍ. [71]

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کیا تو ان سے فرمایا کہ بیٹی! آپ کے شوہر آپ کے دادا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آپ کے والد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت ملتے جلتے ہیں۔

شوہر کی اطاعت کی تاکید:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةِ عُثْمَانَ: أَيْ بُنَيَّةُ! إِنَّهُ لَا امْرَأَةَ لِرَجُلٍ لَمْ تَأْتِ مَا يَهْوٰى وَدَمُهُ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلٰى جَبَلٍ أَحْمَرَ أَوْ جَبَلٍ

[70] فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: ص628 رقم الحدیث 837

[71] تاریخ الخلفاء للسیوطی: ص120 اَلْخَلِيْفَةُ الثَّالِثُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

أَحْمَرَ إِلٰى جَبَلٍ أَسْوَدَ فَاسْتَصْلِحِيْ زَوْجَكِ. [72]

ترجمہ: حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے فرمایا: بیٹی! وہ عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی جو اس کی پسند وخواہش کا خیال نہ رکھے، جبکہ شوہر کا خون اس کے چہرے میں دوڑ رہا ہو (یعنی وہ غصے میں ہو)۔ اگر شوہر اسے حکم دے کہ ایک سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف منتقل کر دے یا سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف لے جائے، اسے چاہیے کہ شوہر کو راضی رکھنے کی کوشش کرے۔

وفات:

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ (ت 671ھ) لکھتے ہیں:

تُوُفِّيَتْ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرِهَا، وَنَزَلَ فِيْ حُفْرَتِهَا عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ. [73]

ترجمہ: حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں شعبان 9 ہجری میں وفات پا گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے، اور ان کی قبر میں حضرت علی، حضرت فضل اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم اترے۔

غسل:

حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر دِمشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) لکھتے ہیں:

وَفِيْ شَعْبَانَ مِنْهَا أَيْ مِنْ هٰذِهِ السَّنَةِ تُوُفِّيَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَسَّلَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَصَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقِيْلَ:

[72] الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ: ص59 رقم الحدیث 78

[73] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج2 ص2506 تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ 59

غَسَّلَهَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِنَّ أُمُّ عَطِيَّةَ. [74]

ترجمہ: اسی سال شعبان کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ انہیں حضرت اسماء بنتِ عمیس اور حضرت صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے غسل دیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ انصار کی چند خواتین نے انہیں غسل دیا تھا، جن میں حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔

کفن:

امام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی رازی رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ فِيْمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَا ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ قَالَتْ: وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهُ ثَوْبًا ثَوْبًا. [75]

ترجمہ: حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کی وفات کے وقت غسل دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ہمیں تہبند دیا، پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر بڑی چادر، پھر آخر میں انہیں دوسرے کپڑے میں لپیٹ دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس تشریف فرما تھے اور ان کا کفن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ ہمیں ایک ایک کپڑا دیتے جاتے تھے۔

کفن میں تبرکات نبوی:

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمہ اللہ (ت 273ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

---

[74] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج3 ص43 ذِكْرُ بَعْثِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ أَمِيْرًا عَلَى الْحَجِّ سَنَةَ تِسْعٍ

[75] الذریۃ الطاھرۃ النبویۃ: ص60 رقم الحدیث 85

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ . فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ. فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ . [76]

ترجمہ: حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ بار غسل دو، پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ اور آخری غسل میں کافور یا کافور کی کچھ مقدار شامل کر دو۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم غسل سے فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہماری طرف بھیجی اور فرمایا: اسے ان کے جسم کے ساتھ لگا دو (یعنی کفن میں شامل کر دو)۔

جنازہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسَ عَلٰى حُفْرَتِهَا وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. [77]

ترجمہ: حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ ان کی

---

[76] سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث 1458

[77] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج 8 ص 31 أُمُّ كُلْثُوْمَ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قبر میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم اترے۔

رسول اللہ ﷺ کی افسردگی:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ. [78]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازے میں حاضر تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

[78] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1342

سیدہ ام کُلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	اُمِّ کُلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری صاحبزادی
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ولادت	اعلانِ نبوت سے پہلے (تفصیلی سن معلوم نہ ہو سکا)
مقامِ ولادت	مکہ مکرمہ
پہلا نکاح	عتیبہ بن ابی لہب سے
طلاق	رخصتی سے پہلے طلاق ہو گئی
قبولِ اسلام	اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے وقت مسلمان ہوئیں
ہجرت	مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی
ہجرت کا انتظام	حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہما کے ساتھ روانگی
دوسرا نکاح	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے (3 ہجری)
اوصاف	صبر، تقویٰ، نبوی تربیت، وفاداری
غسل	اسماء بنت عمیس، صفیہ بنت عبد المطلب اور بعض انصاری خواتین
کفن	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کفن کے کپڑے دیے
نمازِ جنازہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی
قبر میں اترنے والے	علی، فضل بن عباس، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت ونام مبارک:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ، وَلَدَتْهَا وَقُرَيْشٌ تَبْنِي الْبَيْتَ وَذٰلِكَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ. [79]

ترجمہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اس وقت ہوئی جب قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے اور یہ واقعہ نبوت سے پانچ سال پہلے کا ہے۔

لقب:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک مشہور لقب "البتول" ہے۔ اس سے مراد ایسی پاکیزہ، زاہدہ اور عبادت گزار خاتون ہے جو دنیا کی رغبتوں سے کنارہ کش ہو کر مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔

امام قاضی محمد اعلیٰ تھانوی حنفی رحمہ اللہ (ت1158ھ) فرماتے ہیں:

اَلْبَتُوْلُ: بِالْفَتْحِ وَبِالْمُثَنَّاةِ الْفَوْقَانِيَّةِ ... الْمُنْقَطِعَةُ إِلَى اللهِ عَنِ الدُّنْيَا وَاتِّصَالُهَا فِي الْعُقْبٰى وَهِيَ نَعْتٌ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [80]

ترجمہ: "البتول" (باء کے زبر کے ساتھ) اس عورت کو کہتے ہیں... جو دنیا سے منقطع ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو اور آخرت میں (بھلائی) سے وابستہ ہو۔ "البتول" حضرت فاطمہ بنتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہے۔

---

[79] الطبقات الکبریٰ: ج8 ص فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[80] کشاف اصطلاحات الفنون: ج1 ص142

بچپن

بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہی اور فکر مندی:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا فِي الْحِجْرِ فَتَعَاهَدُوْا بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةِ الْأُخْرٰى: لَوْ قَدْ رَأَيْنَا مُحَمَّدًا قُمْنَا إِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَلَمْ نُفَارِقْهُ حَتّٰى نَقْتُلَهٗ. قَالَ: فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى أَبِيْهَا فَقَالَتْ: هٰؤُلَاءِ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِكَ فِي الْحِجْرِ قَدْ تَعَاهَدُوْا أَنْ لَوْ قَدْ رَأَوْكَ قَامُوْا إِلَيْكَ فَقَتَلُوْكَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا قَدْ عَرَفَ نَصِيْبَهٗ مِنْ دَمِكَ. قَالَ: يَا بُنَيَّةُ! أَدْنِيْ وَضُوْءًا. فَتَوَضَّأَ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا رَأَوْهُ. قَالُوْا: هُوَ هٰذَا. فَخَفَضُوْا أَبْصَارَهُمْ وَعُقِرُوْا فِي مَجَالِسِهِمْ فَلَمْ يَرْفَعُوا إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ وَلَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ رَجُلٌ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَحَصَبَهُمْ بِهَا وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. قَالَ: فَمَا أَصَابَتْ رَجُلًا مِنْهُمْ حَصَاةٌ إِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا. [81]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش کے سردار حجرِ کعبہ میں جمع ہوئے اور لات، عزیٰ اور تیسرے بت منات کی قسم اٹھا کر عہد کیا کہ اگر ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لیں تو ایک آدمی کی طرح ان پر ٹوٹ پڑیں گے اور انہیں قتل کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی اپنے والدِ گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: آپ کی قوم کے یہ سردار حجر میں جمع ہیں اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ اگر انہوں نے آپ کو دیکھا تو آپ پر حملہ کر کے آپ کو قتل کر دیں گے اور ان میں سے ہر شخص نے آپ کے خون میں اپنا حصہ طے کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا، پھر مسجدِ حرام میں ان لوگوں کے پاس تشریف لے

---

[81] مسند احمد: ج3 ص459 رقم الحدیث 3485

گئیں۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے: یہ رہے! مگر فوراً ان کی نگاہیں جھک گئیں، وہ اپنے اپنے مقامات پر سہم کر رہ گئے، نہ کسی نے آپ کی طرف نظر اٹھائی اور نہ کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سروں پر جا کھڑے ہوئے، ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور ان پر پھینکتے ہوئے فرمایا: یہ چہرے بگڑ جائیں! راوی کہتے ہیں: ان میں سے جس شخص کو بھی اس مٹی کا ذرہ لگا، وہ بدر کے دن کافر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصر و حمایت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ. [82]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ کے ارد گرد قریش کے کچھ لوگ موجود تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اونٹ کی اوجھڑی لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ اس وقت حضرت فاطمہ آئیں اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے ہٹایا اور اس عمل کرنے والوں پر بد دعا کی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نصیحتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾، قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! ـ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ـ اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ

---

[82] صحیح البخاری: رقم الحدیث: 3854

الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ! لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا. [83]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جماعتِ قریش! اپنی جانوں کو بچاؤ، میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اور اے صفیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی! میں اللہ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اور اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو، لیکن میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

ہجرت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف سفر کے حالات سیرت کی روایات میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ اس سفر میں ان کی روانگی اور انتظامات نہایت اہتمام کے ساتھ کیے گئے، اور ان کی حفاظت و سہولت کا خاص خیال رکھا گیا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ: مَتٰى بَنٰى بِكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَمَّا هَاجَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفَنَا وَخَلَّفَ بَنَاتِهِ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعَثَ إِلَيْنَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَبَعَثَ مَعَهٗ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَأَعْطَاهُمَا بَعِيْرَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ أَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ يَشْتَرِيَانِ مَا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ مِنَ الظَّهْرِ،

[83] صحیح البخاری: رقم الحدیث 2753

وَبَعَثَ أَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أُرَيْقِطَ الدِّيْلِيِّ بِبَعِيْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ وَكَتَبَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ يَأْمُرُهُ أَنْ يَّحْمِلَ أَهْلَهُ: أُمِّي أُمَّ رُوْمَانَ وَأَنَا، وَأُخْتِيْ أَسْمَاءَ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ فَخَرَجُوْا مُصْطَحِبِيْنَ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلٰى قُدَيْدٍ اشْتَرٰى زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِتِلْكَ الْخَمْسِمِائَةِ ثَلَاثَةَ أَبْعِرَةٍ ثُمَّ رَحَلُوْا مِنْ مَكَّةَ جَمِيْعًا وَصَادَفُوْا طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يُرِيْدُ الْهِجْرَةَ بِآلِ أَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْنَا جَمِيْعًا وَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَأَبُوْ رَافِعٍ بِفَاطِمَةَ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ. [84]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی رخصتی کب ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو آپ نے ہمیں اور اپنی بیٹیوں کو مکہ میں چھوڑ دیا تھا۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیجا۔ ان کے ساتھ اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا۔ ان دونوں کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم دیے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے لیے تھے، تاکہ وہ ہمارے سفر کے لیے سواری کا انتظام کریں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن اُرَیقِط دیلی کو بھی دو یا تین اونٹ دے کر بھیجا، اور اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر کو لکھا کہ وہ ان کے اہل خانہ کو لے آئیں: میری والدہ ام رومان، میں خود، اور میری بہن اسماء (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ)۔ چنانچہ وہ سب ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ جب وہ قُدَید پہنچے تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان پانچ سو درہم سے تین اونٹ خریدے، پھر وہ سب مکہ سے روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کی ملاقات حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کے لیے آرہے تھے۔ اس طرح ہم سب ایک ساتھ ہو گئے۔ اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو لے کر روانہ ہوئے۔

[84] الطبقات الکبریٰ: ج8 ص49 عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

ازدواجی زندگی

شیخین رضی اللہ عنہما کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغامِ نکاح:

امام ابوعبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَنْتَظِرُ بِهَا الْقَضَاءَ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَدَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ. ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعُمَرَ: اخْطُبْ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَخَطَبَهَا فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَظِرُ بِهَا الْقَضَاءَ. فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ: رَدَّكَ يَا عُمَرُ. ثُمَّ إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ قَالُوْا لِعَلِيٍّ: اخْطُبْ فَاطِمَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهَا فَزَوَّجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ عَلِيٌّ بَعِيْرًا لَهُ وَبَعْضَ مَتَاعِهِ فَبَلَغَ أَرْبَعَمِائَةٍ وَثَمَانِيْنَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ ثُلُثَيْنِ فِي الطِّيْبِ وَثُلُثًا فِي الْمَتَاعِ. [85]

ترجمہ: حضرت عُلباء بن احمر یَشکُری سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کا پیغام پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! میں اس کے بارے میں اللہ کے فیصلے کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر! تمہیں جواب دیا گیا ہے (یعنی ابھی اجازت نہیں ملی)۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام پیش کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی وہی جواب دیا کہ میں اس کے بارے میں اللہ کے فیصلے کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ؛ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی، تو انہوں نے فرمایا: تمہیں بھی جواب دیا گیا ہے (یعنی ابھی فیصلہ نہیں

[85] الطبقات الکبریٰ: ج8 ص16 فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوا)۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے ان سے کہا کہ آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام نکاح پیش کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرما دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک اونٹ اور کچھ سامان فروخت کیا تو اس کی قیمت چار سو اسی تک پہنچی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو تہائی خوشبو میں لگاؤ اور ایک تہائی سامان میں خرچ کرو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نکاح:

علامہ مجد الدین المبارک بن محمد بن محمد ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ (ت606ھ) نقل کرتے ہیں:

فَاطِمَةُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - ... وُلِدَتْ سَنَةَ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْفِيلِ، وَهِيَ أَصْغَرُ بَنَاتِهِ ... وَهِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَبَنٰى عَلَيْهَا فِيْ ذِي الْحِجَّةِ. [86]

ترجمہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت واقعۂ فیل کے اکتالیسویں سال ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ آپ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے دوسرے سال ماہِ رمضان میں آپ سے نکاح کیا اور ذوالحجہ میں رخصتی ہوئی۔

شادی کی تیاری:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِيْ قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُّ أَنْ

---

[86] جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لابن الاثیر: ج9ص146 اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِي أَوْلَادِهٖ، فَاطِمَةُ

أَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِيْنَ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوْا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا:

"أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ"

فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا۔ قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَقِيْتُ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبِيْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ. [87]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک اونٹنی تھی جو مجھے غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے ملی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن مجھے خمس میں سے کچھ عطا فرمایا تھا۔ جب میں نے ارادہ کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رخصتی کروں تو میں نے قبیلہ بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے گا، ہم اذخر نامی گھاس لے آئیں گے، میں اسے سناروں کو فروخت

[87] صحیح البخاری: رقم الحدیث 4003

کروں گا اور اس رقم سے اپنے ولیمہ کی تیاری کروں گا۔ اسی دوران میں اپنی دونوں اونٹنیوں کے لیے پالان، بوریاں اور رسیاں جمع کر رہا تھا اور میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری شخص کے گھر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں نے اپنا سامان اکٹھا کر لیا تو اچانک دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیے گئے ہیں، ان کے پہلو چاک کر دیے گئے ہیں اور ان کے کلیجے نکال لیے گئے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا۔ میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور وہ اس وقت اسی گھر میں کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ موجود ہیں، ان کے پاس ایک گانے والی بھی ہے اور اس نے اپنے گیت میں کہا:

"اے حمزہ! ان موٹی تازہ اونٹنیوں کی طرف بڑھو!"

یہ سن کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اٹھے، تلوار لی اور ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیے، ان کے پہلو چیر دیے اور ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے سے ہی میری کیفیت بھانپ لی اور فرمایا: "کیا ہوا؟" میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج جیسا (تکلیف دہ) منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ دیے اور پہلو چیر دیے ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں کچھ لوگوں کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی، اسے اوڑھا اور پیدل روانہ ہوئے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر کے پاس پہنچے جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر اندر تشریف لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کام پر تنبیہ فرمانے لگے۔

اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نشے کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، پھر نظر اوپر اٹھائی، پہلے آپ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا، پھر اوپر کر کے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگے: "تم سب میرے باپ کے غلام ہی تو ہو!" یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ وہ نشے کی حالت میں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹتے ہوئے واپس تشریف لے

آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ باہر آ گئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محبت بھرا تعاون:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا خَطَبَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيْمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: عَلَيَّ كَبْشٌ وَقَالَ فُلَانٌ: عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرَةٍ.[88]

ترجمہ: حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نکاح کی شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے۔ پھر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: "میرے پاس ایک بکرا ہے (وہ میں دوں گا)۔ ایک اور صحابی نے کہا: میرے پاس اتنی مقدار میں آٹے کا ذخیرہ ہے (وہ میں دوں گا)۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تعاون:

(شیعہ مصنف) ابو الحسن علی بن عیسیٰ فخر الدین بن ابی الفتح الاِربلی الھکّاری (ت 692ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ عَلِيٌّ: فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! انْطَلِقِ الْآنَ فَبِعْ دِرْعَكَ وَأْتِنِيْ بِثَمَنِهٖ حَتّٰى أُهَيِّئَ لَكَ وَلِابْنَتِيْ فَاطِمَةَ مَا يُصْلِحُكُمَا. قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ فَبِعْتُهُ بِأَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ سُوْدٍ هَجَرِيَّةٍ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا قَبَضْتُ الدَّرَاهِمَ مِنْهُ وَقَبَضَ الدِّرْعَ مِنِّي قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالدِّرْعِ مِنْكَ وَأَنْتَ أَوْلٰى بِالدَّرَاهِمِ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: فَإِنَّ الدِّرْعَ هَدِيَّةٌ مِنِّيْ إِلَيْكَ فَأَخَذْتُ الدِّرْعَ وَالدَّرَاهِمَ وَأَقْبَلْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحْتُ الدِّرْعَ وَالدَّرَاهِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ فَدَعَا لَهُ بِخَيْرٍ وَقَبَضَ رَسُوْلُ اللهِ قَبْضَةً مِنَ الدَّرَاهِمِ وَدَعَا بِأَبِيْ بَكْرٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! اشْتَرِ بِهٰذِهِ الدَّرَاهِمِ لِابْنَتِيْ مَا يُصْلِحُ لَهَا فِيْ

[88] فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: ص689 رقم الحدیث 1178

بَيْتِهَا، وَبَعَثَ مَعَهُ سَلْمَانَ الفَارِسِيَّ وَبِلَالًا لِيُعِيْنَاهُ عَلٰى حَمْلِ مَا يَشْتَرِيْهِ.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَتِ الدَّرَاهِمُ الَّتِيْ أَعْطَانِيْهَا ثَلَاثَةً وَسِتِّيْنَ دِرْهَمًا فَانْطَلَقْتُ وَاشْتَرَيْتُ فِرَاشًا مِنْ خَيْشِ مِصْرَ مَحْشُوًّا بِالصُّوْفِ وَنِطْعًا مِنْ أَدَمٍ وَوِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا مِنْ لِيْفِ النَّخْلِ وَعَبَاءَةً خَيْبَرِيَّةً وَقِرْبَةً لِلْمَاءِ وَكِيْزَانًا وَجِرَارًا وَمَطْهَرَةً لِلْمَاءِ وَسِتْرَ صُوْفٍ رَقِيْقًا وَحَمَلْنَاهُ جَمِيْعًا حَتّٰى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ بَكٰى وَجَرَتْ دُمُوْعُهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِقَوْمٍ جُلُّ آنِيَتِهِمُ الْخَزَفُ. [89]

ترجمہ: (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: "اے ابوالحسن! ابھی جاؤ، اپنی زرہ فروخت کرو اور اس کی قیمت میرے پاس لے آؤ تاکہ میں تمہارے اور اپنی بیٹی فاطمہ کے لیے وہ چیزیں تیار کروں جو تم دونوں کے لیے ضروری ہیں۔" حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں گیا اور اپنی زرہ چار سو درہم، جو کہ سیاہ ہجری درہم تھے، عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ فروخت کر دی۔ جب میں نے ان سے دراہم وصول کیے اور انہوں نے مجھ سے زرہ لے لی تو انہوں نے کہا: "اے ابوالحسن! کیا میں اس زرہ کا آپ سے زیادہ حقدار ہوں؟ اور کیا تم ان دراہم کے مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہو؟" میں نے کہا: بے شک! عثمان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ زرہ میری طرف سے تمہارے لیے ہدیہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے زرہ اور دراہم لے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، زرہ اور دراہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیے اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا تھا وہ آپ کو بتا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کے لیے دعا فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دراہم کی ایک مٹھی لی اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بلایا اور وہ دراہم ان کے سپرد کر دیے اور فرمایا: اے ابو بکر! ان دراہم سے میری بیٹی کے لیے گھر کا سامان خرید لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کے ساتھ سلمان فارسی اور بلال (رضی اللہ عنہم) کو بھیجا تاکہ وہ خریدے گئے سامان کو اٹھانے

[89] کشف الغمۃ للاربلی: ج1 ص642 فِي ذِكْرِ تَزْوِيجِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

میں ان کی مدد کریں۔ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: یہ دراہم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیے، کل تریسٹھ (63) درہم تھے۔ میں بازار گیا اور ان دراہم سے ایک بستر خریدا جو کہ مصری ٹاٹ سے بنا ہوا تھا اور اون سے بھرا ہوا تھا، چمڑے کا ایک دستر خوان، چمڑے کی ایک تکیہ جس کا بھراؤ کھجور کے ریشے سے تھا، خیبری چادر، پانی کے لیے ایک مشکیزہ، چند مٹی کے پیالے، کچھ گھڑے، وضو کا ایک برتن اور ایک ہلکی اونی چادر خریدی۔ ہم نے یہ تمام سامان اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سامان دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں کے گھریلو برتنوں میں زیادہ تر مٹی کے برتن ہیں، ان کے لیے برکت عطا فرما۔

مجلسِ نکاح اور نکاح کے گواہ:

امام محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد طبری رحمہ اللہ (ت 694ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ثُمَّ دَعَانِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ فَقَالَ لِيْ: يَا أَنَسُ! اخْرُجْ،وَادْعُ لِيْ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَ ... بِعِدَّةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا عِنْدَهٗ وَأَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ وَكَانَ عَلِيٌّ غَائِبًا فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهِ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهِ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهِ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطَوَاتِهِ النَّافِذِ أَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَأَرْضِهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَمَيَّزَهُمْ بِأَحْكَامِهٖ وَأَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَأَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ،جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ نَسَبًا لَاحِقًا وَأَمْرًا مُفْتَرَضًا أَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ وَأَلْزَمَ الْأَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ: ﴿وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا﴾. فَأَمْرُ اللهِ يَجْرِيْ إِلٰى قَضَائِهٖ وَقَضَاؤُهٗ إِلٰى قَدَرِهٖ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ،وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتَابِ ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَمَرَنِيْ أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ خَدِيْجَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا أَنِّيْ قَدْ زَوَّجْتُهٗ عَلٰى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةٍ إِنْ رَضِيَ بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ دَعَا بِطَبَقٍ مِنْ

بُسْرٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ أَيْدِيْنَا ثُمَّ قَالَ: "انْتَهِبُوْا". فَانْتَهَبْنَا. فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَهِبُ إِذْ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَرَنِيْ أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلٰى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ، إِنْ رَضِيْتَ بِذَاكَ فَقَالَ: قَدْ رَضِيْتُ بِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ أَنَسٌ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَمَعَ اللهُ شَمْلَكُمَا وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَأَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا. قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ لَقَدْ أَخْرَجَ اللهُ مِنْهُمَا الْكَثِيْرَ الطَّيِّبَ. [90]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے انس! جاؤ اور ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، طلحہ، زبیر اور چند انصار (رضی اللہ عنہم) کو بلا لاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا۔ جب وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے، تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت پوری کرنے گئے ہوئے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو اپنی نعمتوں کی بدولت قابلِ حمد ہے، اپنی قدرت کے باعث معبود ہے، اپنی سلطنت کے ذریعے اطاعت کا حقدار ہے، اپنے عذاب اور سختیوں کی وجہ سے اس سے خوف رکھا جاتا ہے۔ اس کا حکم آسمانوں اور زمین میں نافذ ہوتا ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی قدرت سے مخلوقات کو پیدا کیا، اپنے احکام سے انہیں ممتاز کیا، اپنے دین سے انہیں عزت بخشی، اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انہیں کرامت عطا فرمائی۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ — جس کا نام بابرکت ہے اور جس کی عظمت بلند ہے — نے رشتے ناتے کو نسبی تعلق اور ضروری امر بنایا، جس کے ذریعے اس نے رشتہ داروں کو جوڑ دیا اور انسانوں پر اس کو لازم کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس کے لیے نسب اور سسرالی رشتے (بنا دیے)، اور آپ کا رب ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کا امر اس کی قضا کی طرف جاری ہوتا

[90] ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ص70 ذِكْرُ أَنَّ تَزْوِيجَ فَاطِمَةَ عَلِيًّا كَانَ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ہے، اس کی قضا اس کے قدر کی طرف بڑھتی ہے، اور ہر قضا کے لیے ایک مقررہ مقدار ہوتی ہے، ہر مقدار کے لیے ایک وقت مقرر ہے، اور ہر اجر کے لیے ایک لکھی ہوئی تحریر ہے۔ اللہ جو چاہے مٹاتا اور برقرار رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) موجود ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ بنت خدیجہ کی علی بن ابی طالب سے شادی کر دوں، آپ سب گواہ رہیں! میں نے اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح علی بن ابی طالب سے چار سو مثقال چاندی کے حق مہر پر کر دیا، اگر علی اس پر راضی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا ایک تھال منگوایا اور ہمارے سامنے رکھ کر فرمایا: کھاؤ! ہم نے کھائیں، اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کا نکاح فاطمہ سے چار سو مثقال چاندی کے حق مہر پر کر دوں، کیا آپ راضی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ آپ دونوں کو برکت دے، تمہیں خوش نصیب کرے، اور آپ سے کثرت سے نیک و پاکیزہ نسل پیدا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے بے شمار نیک اور پاکیزہ نسل پیدا فرمائی۔

مکان کی تیاری اور رخصتی:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اور رخصتی نہایت سادگی، برکت اور اسلامی تعلیمات کے مطابق انجام پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے لیے تیار کیے جانے والے سامان اور گھر کے انتظامات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے نمود و نمائش کے بجائے سادگی اور تقویٰ کو ترجیح دی۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ رحمہ اللہ (ت 273ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتَا: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتّٰى نُدْخِلَهَا عَلٰى عَلِيٍّ، فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ، فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ أَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيْفًا فَنَفَشْنَاهُ بِأَيْدِيْنَا ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا إِلٰى عُوْدٍ

فَعَرَضْنَاهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقٰى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. [91]

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ وسیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے سامان تیار کریں تاکہ ہم انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رخصت کر سکیں۔ ہم گھر میں گئیں اور زمین پہ نرم مٹی بچھائی جو بطحا (مکہ کے قریب ایک مقام) سے لائی گئی تھی، پھر ہم نے دو تکیے تیار کیے جنہیں کھجور کے پتوں سے بھرا اور اپنے ہاتھوں سے انہیں نرم کیا۔ کھانے کے لیے کھجور اور کشمش رکھے اور پینے کے لیے صاف و میٹھا پانی دیا۔ ایک لکڑی لی اور اسے گھر کے ایک کنارے میں رکھا تاکہ اس پر کپڑا ڈالا جا سکے اور پانی کا مشکیزہ لٹکایا جا سکے۔ ہم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے زیادہ خوبصورت کوئی شادی نہیں دیکھی۔

دعوتِ ولیمہ اور سامانِ جہیز:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح، رخصتی اور ولیمے کے متعلق متعدد روایات منقول ہیں۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مبارک شادی سادگی، قناعت اور برکت کا ایک بے مثال نمونہ تھی۔ نکاح کی تقریب، گھریلو سامان اور ولیمے کی کیفیت سب اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ اہلِ بیتِ نبوت کی زندگی نمود و نمائش سے پاک اور اسلامی تعلیمات کے مطابق تھی۔

امام حسین بن محمد بن الحسن دِیّار بکری رحمہ اللہ (ت 966ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرْنَا عُرْسَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا كَانَ أَحْسَنَ مِنْهُ حُسْنًا هَيَّأَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْتًا وَتَمْرًا فَأَكَلْنَا وَكَانَ فِرَاشُهُمَا لَيْلَةَ عُرْسِهِمَا إِهَابَ كَبْشٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ بَنٰى بِهَا بَعْدَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً مِنَ النِّكَاحِ وَكَانَ جِهَازُهَا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فِرَاشَيْنِ مِنْ خُيُوْشٍ أَحَدُهُمَا مَحْشُوٌّ بِلِيْفٍ وَالْآخَرُ بِحَذْوِ الْحَذَّائَيْنِ وَأَرْبَعُ وِسَائِدَ وِسَادَتَيْنِ مِنْ

---

[91] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1911

لِيفٍ وَثِنْتَيْنِ مِنْ صُوفٍ ... أَخْرَجَ الدُّولَابِيُّ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: لَقَدْ أَوْلَمَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ فَمَا كَانَتْ وَلِيمَةٌ فِي ذَاكَ الزَّمَانِ أَفْضَلَ مِنْ وَلِيمَتِهِ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِشَطْرِ شَعِيرٍ وَكَانَتْ وَلِيمَتُهُ آصَعًا مِنْ شَعِيرٍ وَتَمْرٍ وَحَيْسٍ وَالْحَيْسُ: التَّمْرُ وَالْأَقِطُ. [92]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نکاح میں حاضر ہوئے، ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی نکاح نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے زیتون کا تیل اور کھجور دی، ہم نے کھایا اور شادی والی رات ان دونوں کا بستر ایک مینڈھے کی کھال تھی۔ ایک روایت میں ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کے 29 راتوں کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رخصتی کی۔ اور اس روایت میں ان کے جہیز کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے کہ دو بستر تھے، جن میں سے ایک کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا، اور دوسرا چمڑے کا بنا ہوا تھا، اور چار تکیے تھے، دو کھجور کے ریشوں سے بھرے ہوئے اور دو اون سے بھرے ہوئے تھے۔ امام دولابی نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ولیمہ کیا اور اس زمانے میں ان کے ولیمے سے بہتر کوئی ولیمہ نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس آدھے صاع جو کے بدلے میں گروی رکھ دی تھی۔ اور ان کا ولیمہ جو، کھجور اور حیس (جو کہ کھجور اور پنیر کا مرکب ہوتا ہے) پر مشتمل تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

[92] تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس: ج1 ص411 بِنَاءُ عَلِيٍّ بِفَاطِمَةَ

آل و اولاد

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پانچ اولادیں ہیں۔

1) سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما

2) سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما

3) سیدنا مُحَسِّن بن علی رضی اللہ عنہما

4) سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما

5) سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما

حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر دِمَشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) لکھتے ہیں:

فَأَوَّلُ زَوْجَةٍ تَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى بِهَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَوَلَدَتْ لَهُ الْحَسَنَ وَحُسَيْنًا وَيُقَالُ: وَمُحَسِّنًا، وَمَاتَ وَهُوَ صَغِيْرٌ وَوَلَدَتْ لَهٗ زَيْنَبَ الْكُبْرٰى وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ الْكُبْرٰى. [93]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور غزوۂ بدر کے بعد رخصتی کی۔ ان سے آپ کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور ایک قول کے مطابق محسن بھی پیدا ہوئے، جو بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ نیز ان سے زینب کبریٰ اور ام کلثوم کبریٰ بھی پیدا ہوئیں۔

فائدہ: سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کا تفصیلی تذکرہ ہماری کتب [سیدنا حسن بن علی حیات و خدمات اور اعتراضات و جوابات؛ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما حیات و خدمات، واقعہ کربلا اور اعتراضات و جوابات] میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[93] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج4 ص355 ذِكْرُ زَوْجَاتِهٖ وَبَنِيْهِ وَبَنَاتِهٖ

سیدنا محسن رضی اللہ عنہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔

سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما کے بعض احوال کا تذکرہ میری کتاب "سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما" میں واقعہ کربلا کے ضمن میں موجود ہے جبکہ سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا تذکرہ میری کتاب "سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ؛ حیات وخدمات اور اعتراضات وجوابات" میں مختصراً موجود ہے۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت:

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

مَوْلِدُهُ: فِي شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقِيْلَ: فِيْ نِصْفِ رَمَضَانِهَا. [94]

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت 3 ہجری کے شعبان میں ہوئی اور بعض روایات کے مطابق اسی سال کے نصف رمضان (15 رمضان) کو ہوئی۔

نام مبارک:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ "حَرْبًا" فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: "حَرْبًا"، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ. [95]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (میرے بیٹے) حسن کی پیدائش ہوئی تو میں نے ان کا نام حرب رکھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کو بچے کی پیدائش کی خبر معلوم ہوئی تو) تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، آپ نے ان کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی: "حرب" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، (بلکہ) اس کا نام "حسن" ہے۔

---

[94] سیر اعلام النبلاء للذہبی: ج4 ص128 رقم الترجمۃ 405 ترجمۃ الحسن بن علی ابن ابی طالب

[95] مسند احمد: ج1 ص498 رقم الحدیث 769

کان میں اذان:

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (ت 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِيْ أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ. [96]

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد (حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں نماز والی اذان دی۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِخَمْسِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ. [97]

ترجمہ: حضرت زبیر بن بکار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی پیدائش پانچ شعبان سن چار ہجری میں ہوئی۔

نام مبارک:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عِكْرِمَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ

---

[96] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 5105

[97] المعجم الکبیر للطبرانی: ج2 ص241 رقم الحدیث 2783

"حَسَنًا" فَلَمَّا وَلَدَتِ الْآخَرَ سَمَّاهُ "حُسَيْنًا". [98]

ترجمہ: حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں (پہلے بیٹے) حسن کی پیدائش ہوئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام "حسن" رکھا۔ پھر جب دوسرا بیٹا پیدا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "حسین" رکھا۔

بچوں کا حلق (سر منڈانا):

امام ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی رحمہ اللہ (ت 317ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَلَقَتْ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَوْمَ سَابِعِهِمَا. [99]

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ساتویں دن حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا سر منڈوایا۔

صدقہ:

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَزَنَتْ فَاطِمَةُ شَعْرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَأُمِّ كُلْثُومٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَتِهِ فِضَّةً. [100]

ترجمہ: حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے اپنے والد (حضرت امام محمد باقر رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت اُم کلثوم رضی

[98] سیر اعلام النبلاء للذہبی: ج4 ص129 رقم الترجمۃ 405 ترجمۃ الحسن بن علی ابن ابی طالب

[99] معجم الصحابۃ: ج2 ص8 تَرْجَمَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

[100] سیر اعلام النبلاء للذہبی: ج4 ص129 رقم الترجمۃ 405 ترجمۃ الحسن بن علی ابن ابی طالب

اللہ عنہا کے بالوں کا وزن کیا، پھر اس وزن کے برابر (اللہ کے نام) چاندی صدقہ کی۔

ام کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ:

حضرت ام کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ عنہما کا نکاح خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

امام عزالدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

تَزَوَّجَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْدَقَهَا أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا فَوَلَدَتْ لَهُ رُقَيَّةَ وَزَيْدًا. [101]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے شادی کی (ام کلثوم؛ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ صاحبزادی ہیں جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی ہیں)، آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو حق مہر میں چالیس ہزار دراہم دیے۔ انہی سے آپ کا ایک بیٹا زید اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئی۔

امام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان تمیمی رحمہ اللہ (ت354ھ) لکھتے ہیں:

تَزَوَّجَ عُمَرُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَهِيَ مِنْ فَاطِمَةَ وَدَخَلَ بِهَا فِيْ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ ثُمَّ حَجَّ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ. [102]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ ام کلثوم کی رخصتی ذوالقعدہ میں ہوئی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج پر تشریف لے گئے اور مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنایا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ

---

[101] الکامل فی التاریخ لابن الاثیر: ج3 ص53 ثُمَّ دَخَلَتْ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

[102] کتاب الثقات لابن حبان: ج2 ص216

نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ. يُرِيْدُوْنَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ. [103]

ترجمہ: حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کیں تو ایک قیمتی چادر بچ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: امیر المؤمنین! یہ چادر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (نواسی) کو دے دیں جو کہ آپ کی زوجہ ہے۔ ان کی مراد سیدہ ام کلثوم بنت علی (رضی اللہ عنہما) تھی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچوں کا عقیقہ کرنا:

امام علی بن الجعد بن عبید جوہری بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَا أَعُقُّ عَنِ ابْنِيْ يَوْمَ سَابِعِهٖ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ احْلِقِيْ شَعْرَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِوَزْنِهٖ مِنَ الْوَرِقِ عَلَى الْأَوْفَاضِ أَوْ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ... فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ. فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَلَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ. [104]

ترجمہ: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے اس کے ساتویں دن عقیقہ نہ کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس کے بال مونڈ دو اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دو، اور اسے اہلِ صفہ یا مسکینوں کو دے دو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، اور جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو بھی اسی طرح عمل کیا۔

---

[103] صحیح البخاری: رقم الحدیث 2881

[104] مسند ابن الجعد: رقم الحدیث 2295

معاشی مشکلات

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو مشقت اور غلام کا مطالبہ:

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (ت 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحٰى حَتّٰى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذٰلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيْقًا أُتِيَ بِهِمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيْهِ خَادِمًا يَكْفِيْكِ، فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيْهَا، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلٰى آلِ مُحَمَّدٍ؟ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ: أَنَا وَاللهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ هٰذِهٖ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحٰى حَتّٰى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيْقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا: سَلِيْهِ خَادِمًا.
[105]

ترجمہ: حضرت ابو الورد بن ثمامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ خانہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ میرے گھر میں رہتی تھیں اور چکی پیستی تھیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے تھے۔ پانی کی مشک بھر بھر کر لاتیں یہاں تک کہ اس کا اثر ان کی گردن پر پڑ گیا تھا۔ گھر کی صفائی کرتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے گرد آلود ہو

[105] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 5063

جاتے تھے، اور ہانڈی پکاتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے سیاہ پڑ جاتے تھے۔ اس مشقت کی وجہ سے انہیں تکلیف پہنچتی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام یا خادم آئے ہیں، تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اگر آپ اپنے والدِ محترم کے پاس جائیں اور ان سے ایک خادم مانگ لیں جو آپ کی مدد کر دے۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، لیکن وہاں کچھ لوگ بیٹھے گفتگو کر رہے تھے، تو انہیں حیا آئی اور واپس چلی آئیں۔ اگلے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنی چادر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے بیٹھ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے حیا کرتے ہوئے اپنا سر چادر میں چھپا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آلِ محمد! کل تمہیں کیا ضرورت پیش آئی تھی؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دو مرتبہ خاموش رہیں۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ میرے گھر میں چکی پیستی ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے ہیں، مشکیزے سے پانی لاتی ہیں یہاں تک کہ اس کا اثر ان کی گردن پر پڑ گیا ہے، گھر کی صفائی کرتی ہیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے ہیں، اور کھانا پکاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ اور ہمیں خبر ملی کہ آپ کے پاس کچھ غلام یا خادم آئے ہیں، تو میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ سے ایک خادم طلب کریں۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَاللهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اشْتَكَيْتُ صَدْرِيْ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ: قَدْ طَحَنْتُ حَتّٰى مَجَلَتْ يَدَايَ وَقَدْ جَاءَكَ اللهُ بِسَبْيٍ وَسَعَةٍ فَأَخْدِمْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ لَا أُعْطِيْكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوٰى بُطُوْنُهُمْ لَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنِّيْ أَبِيْعُهُمْ وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ أَثْمَانَهُمْ . [106]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم، میں اتنی دیر تک چکی پیستا رہا ہوں کہ

[106] مسند احمد: ج1ص530رقم الحدیث:838

میرے سینے میں درد ہو گیا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "میں اتنی دیر تک چکی پیستے پیستے تھک گئی ہوں کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ اور اللہ نے آپ کے پاس مال غنیمت میں لونڈیاں اور فراخی دی ہے، تو ہمیں کچھ خدمت کے لیے دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم دونوں کو نہیں دوں گا اور اہل صفہ کو بھی نہیں چھوڑ سکتا، ان کے پیٹ خالی رہتے ہیں اور میرے پاس ایسی چیز نہیں ہے جس سے میں ان پر خرچ کر سکوں۔ ہاں! میں ان غلاموں کو بیچوں گا اور ان کی قیمت کو اہل صفہ پر خرچ کروں گا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تسبیحات کی تعلیمِ نبوی:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ إِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا أَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ. [107]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور چکی پینے کی وجہ سے ہاتھوں میں ہونے والی تکلیف کی شکایت کی۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام آئے ہیں، اس لیے وہ ایک خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بات کی خبر دی۔ حضرت علی

[107] صحیح البخاری: رقم الحدیث 5361

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان آکر بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے مانگی ہے؟ جب تم اپنے بستروں پر جاؤ یا سونے کے لیے لیٹ جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ، اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے ایک خادم سے بہتر ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فقر سے نجات کی نبوی دعا:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات اور مشکلات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع فرمایا کرتی تھیں۔ ایسے مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صرف دنیوی سہولت فراہم کرنے کے بجائے ایسی دعائیں اور اذکار تعلیم فرماتے تھے جو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی کا ذریعہ ہوں۔

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمہ اللہ (ت 273ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكِ. فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: الَّذِي سَأَلْتِ أَحَبُّ إِلَيْكِ أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُولِي: لَا، بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. فَقَالَتْ. فَقَالَ: قُولِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. [108]

[108] سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث 3831

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جو میں تمہیں دے سکوں۔ چنانچہ وہ واپس چلی گئیں۔ پھر کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جو چیز تم نے مانگی تھی، کیا وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا وہ چیز جو اس سے بہتر ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کہو: نہیں، بلکہ وہ چیز جو اس سے بہتر ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دعا سکھلائی (ترجمہ یہ ہے): اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب، عرشِ عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآنِ عظیم کو نازل فرمانے والے! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں۔ اور تو ہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ قریب کوئی چیز نہیں۔ ہمارے قرض کو ادا فرما دے اور ہمیں فقر و محتاجی سے غنی فرما دے۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

سادگی اور دنیا سے بے رغبتی

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعائیہ وصیت:

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ (ت 303ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا يَمْنَعُكِ أَنْ تَسْمَعِيْ مَا أُوْصِيْكِ بِهٖ؟ أَنْ تَقُوْلِيْ إِذَا أَصْبَحْتِ وَإِذَا أَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.[109]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ تم وہ وصیت سنو جو میں تمہیں کرتا ہوں؟ تم صبح اور شام یہ دعا پڑھا کرو (جس کا ترجمہ یہ ہے): اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے تمام کائنات کو سنبھالنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام معاملات درست فرما دے اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت و سادگی:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ جَاءَتْ بِكِسْرَةِ خُبْزٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْكِسْرَةُ يَا فَاطِمَةُ؟ قَالَتْ: قُرْصٌ خَبَزْتُهٗ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى أَتَيْتُكَ بِهٰذِهِ الْكِسْرَةِ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّهٗ أَوَّلُ طَعَامٍ دَخَلَ فَمَ أَبِيْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ![110]

---

[109] السنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحدیث 10330

[110] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج 1 ص 306 ذِكْرُ شِدَّةِ الْعَيْشِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ ایک روٹی ہے جو میں نے پکائی ہے، اور میرا دل نہ مانا یہاں تک کہ اس میں سے یہ ٹکڑا آپ کی خدمت میں لے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو! یہ تین دن کے بعد پہلا کھانا ہے جو تمہارے والد کے منہ میں داخل ہوا ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دنیا سے بے رغبتی کا نبوی سبق:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی زہد، تقویٰ اور آخرت کی فکر کا حسین نمونہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کی دینی تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے تھے اور انہیں ہر اس چیز سے دور رہنے کی تلقین کرتے تھے جو آخرت میں مواخذے کا سبب بن سکتی ہو۔ چنانچہ ایک موقع پر زیورات کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمدہ انداز سے تربیت فرمائی۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَةَ هُبَيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا خَوَاتِيْمُ مِنْ ذَهَبٍ يُقَالُ لَهَا "الْفَتَخُ" فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُ يَدَهَا بِعُصَيَّةٍ مَعَهُ وَيَقُوْلُ لَهَا: أَيَسُرُّكِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ فِي يَدِكِ خَوَاتِيْمَ مِنْ نَارٍ؟ فَأَتَتْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَشَكَتْ إِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَانْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَلْفَ الْبَابِ وَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ قَامَ خَلْفَ الْبَابِ قَالَ: فَقَالَتْ لَهَا فَاطِمَةُ: انْظُرِيْ إِلَى هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الَّتِيْ أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُوْ حَسَنٍ. قَالَ: وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! أَبِالْعَدْلِ أَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ فِيْ يَدِكِ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ؟ ثُمَّ عَذَمَهَا عَذْمًا شَدِيْدًا ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ، فَأَمَرَتْ بِالسِّلْسِلَةِ

فَبِيْعَتْ فَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا عَبْدًا فَأَعْتَقَتْهُ فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ. [111]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے، روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت (ابنِ ہبیرہ کی بیٹی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں جنہیں "الفتخ" کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی لکڑی کے ذریعے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا مارا اور فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تمہارے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھیاں ڈال دے؟ وہ عورت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی شکایت کی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے (اور جب اجازت لیتے تو بھی اسی طرح دروازے کے پیچھے رہتے تھے)۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: یہ دیکھو یہ ہار ہے جو ابو الحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے مجھے دیا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں سونے کا ایک ہار تھا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور فرمایا: اے فاطمہ! کیا یہ انصاف ہے کہ لوگ کہیں: فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تمہارے ہاتھ میں آگ کا ہار ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سخت تنبیہ فرمائی، بیٹھے بغیر ہی باہر تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بیچ دیا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات دی۔

[111] مسند احمد: ج16 ص295 رقم الحدیث 22398

فضائل ومناقب

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال سے عدلِ نبوی:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللهِ، قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا، ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَكَانَتْ تَأْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [112]

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت نے چوری کی۔ اس کی قوم کے لوگ گھبرا گئے اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے لیے سفارش کریں۔ راوی فرماتے ہیں: جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتے ہو؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے استغفار فرما دیجیے۔

---

[112] صحیح البخاری: رقم الحدیث 4304

جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جیسا کہ اس کا حق ہے، فرمایا: امابعد! تم سے پہلے لوگوں کو اسی بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس کے بعد اس کی توبہ بہت اچھی ثابت ہوئی اور اس نے نکاح بھی کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی تھی، اور میں اس کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا کرتی تھی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسُئِلَتْ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. [113]

ترجمہ: حضرت جُمَیع بن عُمَیر تیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے پوچھا گیا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟" انہوں نے فرمایا: "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔" پوچھا گیا: "مردوں میں کون؟" انہوں نے فرمایا: "ان کے شوہر۔ میرے علم کے مطابق وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔"

---

[113] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3874

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے محبت کرنے والا خدا کا محبوب:

امام ابو الحجاج مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ (ت 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى أَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟ يَعْنِيْ حَسَنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ. [114]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دن کے ایک حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے گفتگو فرما رہے تھے اور نہ میں آپ سے بات کر رہا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قینقاع کے بازار میں تشریف لائے، پھر وہاں سے واپس ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا کہاں ہے؟ چھوٹا کہاں ہے؟ یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید ان کی والدہ انہیں روک رہی ہیں تاکہ انہیں نہلا دیں اور گلے میں پہننے کی کوئی زینت (ہار وغیرہ) پہنا دیں۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، یہاں تک کہ دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گلے لگا لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت:

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ (ت 303ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَشْبَهَ كَلَامًا

[114] صحیح مسلم: رقم الحدیث 2421

بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا حَدِيْثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتّٰى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ وَكَانَتْ إِذَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّبَتْ بِهِ ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ. [115]

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے لوگوں میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو، حدیث اور بیٹھنے کے انداز میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؛ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آتے دیکھتے تو ان کا استقبال فرماتے، پھر ان کی طرف کھڑے ہوتے، انہیں بوسہ دیتے، پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے۔ اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو وہ بھی آپ کا استقبال کرتیں، پھر آپ کے پاس کھڑی ہوتیں اور آپ کو بوسہ دیتیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا نبوی معیار:

امام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان تمیمی رحمہ اللہ (ت 354ھ) لکھتے ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. [116]

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "میں اس کے خلاف ہوں جو تم سے دشمنی رکھے، اور میں اس کے ساتھ ہوں جو تم سے صلح رکھے۔

[115] السنن الکبریٰ للنسائی: ج 5 ص 391 ص رقم الحدیث 9192

[116] صحیح ابن حبان: رقم الحدیث 3314

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور نبوی طرزِ تربیت:

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (ت 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ وَلَمْ يَدْخُلْ. فَظَنَّتْ أَنَّمَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَّعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا. [117]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو آپ کے اہلِ خانہ میں سے سب سے آخر میں جن سے ملاقات ہوتی وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے جن کے پاس داخل ہوتے وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا، اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں میں چاندی کے کنگن تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے مگر داخل نہ ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ شاید آپ اس چیز کو ناپسند فرما رہے ہیں جو انہوں نے دیکھی ہے، چنانچہ انہوں نے فوراً پردہ ہٹا دیا اور بچوں کے ہاتھوں سے وہ کنگن اتار کر توڑ دیے۔ پھر دونوں بچے روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے ایک کو اٹھا لیا۔

---

[117] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 4213

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آدابِ ملاقاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا. [118]

ترجمہ: حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو چال ڈھال، طور طریقے اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا زیادہ مشابہ ہو جتنا حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بزبان عمر رضی اللہ عنہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، وَاللهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ. [119]

---

[118] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3872

[119] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج4 ص139 رقم الحدیث 4789

ترجمہ: حضرت عمر سے روایت ہے کہ وہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: فاطمہ! اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ سے زیادہ محبوب کسی کو نہیں دیکھا، اور اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے آپ سے زیادہ محبوب میرے نزدیک کوئی نہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی محبت:

حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَلَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَأَنْ يَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ وَوَلَدَتْ لَهُ وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. [120]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے بہتر ہیں، پھر حضرت ابو بکر، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔ اور یقیناً حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسی خصوصیات عطا ہوئیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی مجھے مل جائے تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے: ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان سے کیا اور ان سے اولاد ہوئی۔ دوسرا یہ کہ مسجد میں تمام دروازے بند کر دیے گئے مگر ان کا دروازہ باقی رکھا گیا اور تیسرا یہ کہ خیبر کے دن انہیں جھنڈا عطا فرمایا گیا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنت میں مقام:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّمَا

---

[120] فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج7 ص18 بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا وَكَأَنِّيْ بِكَ وَأَنْتَ عَلٰى حَوْضِيْ تَذُوْدُ عَنْهُ النَّاسَ وَإِنَّ عَلَيْهِ لَأَبَارِيْقَ مِثْلَ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَإِنِّي وَأَنْتَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَفَاطِمَةَ وَعَقِيْلٌ وَجَعْفَرٌ فِي الْجَنَّةِ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ. [121]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کیا: "یارسول اللہ! آپ کو زیادہ محبوب کون ہے، میں یا فاطمہ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہیں، اور تم مجھے ان سے زیادہ عزیز ہو۔ گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے حوض (کوثر) پر کھڑے ہو کر لوگوں کو اس سے دور کر رہے ہو، اور اس پر برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہو گی۔ اور بے شک میں، تم، حسن، حسین، فاطمہ، عقیل اور جعفر جنت میں بھائی بھائی ہوں گے، اور تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔"

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَتْنِيْ أُمِّيْ مَتٰى عَهْدُكَ؟ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مَا لِيْ بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا: دَعِيْنِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ! فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ؟ قَالَ: إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. [122]

---

[121] المعجم الاوسط للطبرانی: ج5 ص380 رقم الحدیث 7675

[122] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3781

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری آخری ملاقات کب ہوئی؟ میں نے کہا: میری ملاقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرصہ سے نہیں ہوئی۔ اس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں، آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ میرے اور میری والدہ کے لیے استغفار فرمائیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی پڑھ لی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا: یہ کون ہے؟ حذیفہ؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا حاجت ہے؟ اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخش دے۔ پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین پر اس رات سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا، اس نے اپنے رب سے اجازت لی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں امام مہدی:

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: هُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. [123]

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا۔

[123] المستدرک علی الصحیحین: ج5 ص772 رقم الحدیث 8715

تعلقِ نبوی ﷺ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نبوی دلجوئی:

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ ازدی طحاوی رحمہ اللہ (ت 321ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: خَرَجْتُ يَوْمًا فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: يَا عِمْرَانُ! إِنَّ فَاطِمَةَ مَرِيْضَةٌ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَعُوْدَهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَأَيُّ شَرَفٍ أَشْرَفُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰى أَتَى الْبَابَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اُدْخُلْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَمَنْ مَعِيْ؟ قَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَلَيَّ إِلَّا هٰذِهِ الْعَبَاءَةُ.

وَكَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَاءَةٌ خَلَقَةٌ فَرَمٰى بِهَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا: شُدِّيْهَا عَلٰى رَأْسِكِ، فَفَعَلَتْ ثُمَّ قَالَتْ: ادْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلْتُ مَعَهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهَا وَقَعَدْتُ قَرِيْبًا مِنْهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟ قَالَتْ: وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ لَوَجِعَةٌ وَإِنَّهٗ لَيَزِيْدُنِيْ وَجَعًا إِلٰى وَجَعِيْ أَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا آكُلُ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَكَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَكَيْتُ مَعَهُمَا، فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ! تَصَبَّرِيْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَهَا: اَيْ بُنَيَّةُ! أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَتْ: يَا لَيْتَهَا! مَاتَتْ وَأَيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ! تِلْكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِكِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا سَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ لَا يُبْغِضُهٗ إِلَّا مُنَافِقٌ. [124]

ترجمہ: حضرت حسن (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک دن نکلا

---

[124] شرح مشکل الآثار للطحاوی: ج1 ص141 بَابُ بَيَانِ مُشْكِلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَفْضَلِ بَنَاتِهِ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمران! فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہیں، کیا تم ان کی عیادت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس سے بڑھ کر شرف کیا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ آپ دروازے پر پہنچے اور فرمایا: السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: وعلیکم السلام، اندر آ جائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے ساتھ جو ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میرے پاس صرف یہ چادر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پرانی چادر تھی، آپ نے وہ انہیں دے کر فرمایا کہ اسے اپنے سر پر اوڑھ لو، پھر انہوں نے اوڑھ لی۔ پھر فرمایا: اندر آ جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور میں بھی ساتھ داخل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سرہانے بیٹھ گئے اور میں قریب بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! میں بہت بیمار ہوں اور مجھے اس بات کا مزید دکھ ہے کہ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے، حضرت فاطمہ بھی رو پڑیں اور میں بھی ان دونوں کے ساتھ رو پڑا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! صبر کرو، پھر فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟ انہوں نے عرض کیا: کاش میں مر چکی ہوتی، اور حضرت مریم بنت عمران کہاں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو، اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہے، اور اس سے محبت صرف مومن ہی کرتا ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِيْ. [125]

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا:

امام ابوالحجاج مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ (ت 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا. [126]

ترجمہ: عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی مُلیکہ قریشی تیمی کہتے ہیں کہ ان سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنوہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں مگر میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر اجازت نہیں دیتا، پھر اجازت نہیں دیتا؛ الا یہ کہ ابنِ ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور پھر ان کی بیٹی سے نکاح کریں۔ کیونکہ میری بیٹی میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔

---

[125] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3714

[126] صحیح مسلم: رقم الحدیث 2449

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور رضائے الٰہی:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب شامی طبرانی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضٰى لِرِضَاكِ. [127]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے غضب کی وجہ سے غضب ناک ہوتا ہے، اور آپ کی رضا پر راضی ہوتا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّيْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ، فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّيْ وَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ. [128]

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی خاطر غضب ناک نہیں ہوتے، جبکہ یہ علی ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ حضرت مسور

[127] المعجم الکبیر للطبرانی: ج1 ص68، رقم الحدیث 180

[128] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3729

فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے تشہد کے بعد فرمایا: میں نے ابو العاص بن ربیع سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا، اس نے مجھ سے بات کی اور سچ کہا۔ بے شک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سفر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قربت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٖ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهٖ عَهْدًا فَاطِمَةُ. [129]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں جن سے ملاقات ہوتی وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے جن سے ملاقات ہوتی وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں۔

نبوی محبت و خدمت:

امام ابو الحجاج مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ (ت 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ

[129] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج4 ص141 رقم الحدیث 4792

رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. [130]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنے کا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ مبارک پر خود ٹوٹ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خون دھو رہی تھیں، اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ڈھال کے ذریعے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی خون کو مزید بڑھا رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلا کر راکھ بنا دیا، پھر اس راکھ کو زخم پر لگا دیا، جس سے خون بند ہو گیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[130] صحیح مسلم: رقم الحدیث: 1790

آخری ایام

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بشارتِ نبوی ﷺ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيْعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِيْ، لَا وَاللهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ وَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِيْنَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِيْ، قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، فَأَخْبَرَتْنِيْ قَالَتْ: أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِيْ فَإِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِيْ رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ. [131]

ترجمہ: حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تمام ازواجِ مطہرات تھیں، ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں رہی تھی۔ اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ اللہ کی قسم! ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بالکل مختلف نہیں تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: مرحبا میری بیٹی! پھر آپ صلی اللہ علیہ

[131] صحیح البخاری: رقم الحدیث 6285

وسلم نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھالیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، بہت زیادہ روئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا (ازواجِ مطہرات میں سے ایک ہونے کی حیثیت سے): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ہم سب کے درمیان خاص طور پر راز کی بات بتائی، پھر تم روتی بھی ہو اور ہنستی بھی ہو؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ان سے کہا: میں تم پر قسم دیتی ہوں کہ جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سرگوشی میں بتائی تھی وہ مجھے ضرور بتاؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب ٹھیک ہے (یعنی اب بتا سکتی ہوں)، پھر انہوں نے بتایا: پہلی سرگوشی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ قرآن کا دور کرواتے تھے، لیکن اس سال دو مرتبہ دور کروایا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، پس تم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔ اس پر میں رو پڑی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا غم دیکھا تو دوسری مرتبہ فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم جنت میں اہلِ ایمان کی عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟

وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا غم:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ. فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ، أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟ [132]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی شدت بڑھ گئی تو

[132] صحیح البخاری: رقم الحدیث 4462

آپ پر غشی سی طاری ہونے لگی۔ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے! میرے والد پر کتنی سخت تکلیف ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کوئی تکلیف نہیں رہے گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اے میرے والد! آپ نے اپنے رب کی پکار پر لبیک کہہ دیا۔ اے بابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ ابو جان! ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انس! کیا تمہارے دل اس بات پر آمادہ ہو گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دو؟

وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حالت:

امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

وَمَا رُوِيَتْ ضَاحِكَةً بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَتْ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَوَجَدَتْ عَلَيْهِ وُجْدًا عَظِيْمًا. [133]

ترجمہ: ایسا نہیں دیکھا گیا کہ حضرت فاطمہ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کبھی ہنسی ہوں، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں بہت شدید غم محسوس کیا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو وصیت:

امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

وَلَمَّا كَبُرَتْ أُمَامَةُ تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ وَصَّتْ عَلِيًّا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ تَزَوَّجَهَا. [134]

ترجمہ: جب حضرت امامہ بڑی ہو گئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی بن ابی طالب

---

[133] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص522 رقم الترجمہ 7186 فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[134] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص371 رقم الترجمہ 6727 أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِيْ الْعَاصِ

رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور اس کی وصیت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کی تھی کہ وہ ان سے نکاح کریں چنانچہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

وفات:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تقریباً چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک میں ہوئی۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک تقریباً 29 سال تھی۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ. [135]

ترجمہ: امام زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے 6 ماہ بعد وفات پا گئیں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً أَوْ نَحْوَهَا. [136]

ترجمہ: حضرت محمد بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات 3 رمضان المبارک کو ہوئی اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر 29 سال یا اس کے قریب تھی۔

غسل:

وفات کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو اپنے غسل کے

[135] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج 8 ص 23 فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[136] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج 3 ص 176 رقم الحدیث 4761

بارے میں وصیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور سلمیٰ اُمِّ رافع رضی اللہ عنہا نے مل کر آپ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا جبکہ غسل کا سامان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہیا کیا۔

حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر دِمَشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) لکھتے ہیں:

وَلَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ أَوْصَتْ إِلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ إِمْرَأَةَ الصِّدِّيْقِ أَنْ تُغَسِّلَهَا فَغَسَّلَتْهَا هِيَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَسَلْمٰى أُمُّ رَافِعٍ. [137]

ترجمہ: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں) کو وصیت فرمائی کہ وہ انہیں غسل دیں، چنانچہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سلمیٰ ام رافع کے ساتھ مل کر انہیں غسل دیا۔

فائدہ:

اس روایت کے الفاظ "فَغَسَّلَتْهَا هِيَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ" کا ظاہری مفہوم یہ نہ لیا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنفسِ نفیس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ محققین نے اس قسم کی روایات کی وضاحت کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف غسل کی نسبت بطورِ مجاز ہے، یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کے انتظامات، تیاری اور اسباب کی فراہمی کا اہتمام فرمایا تھا۔

علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن احمد ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (ت 1252ھ) لکھتے ہیں:

فَتُحْمَلُ رِوَايَةُ الْغُسْلِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مَعْنَى التَّهْيِئَةِ وَالْقِيَامِ التَّامِّ بِأَسْبَابِهٖ. [138]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف غسل کی نسبت والی روایت کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کی تیاری اور اس کے تمام ضروری انتظامات انجام دیے تھے۔

---

[137] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج3 ص726، سَنَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ، ذِكْرُ مَنْ تُوُفِّيَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ

[138] رد المحتار علی الدر المختار لابن عابدین: ج6 ص243 باب صلاۃ الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت

نمازِ جنازہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: صَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا. [139]

ترجمہ: حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار تکبیرات کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

تدفین:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بغدادی رحمہ اللہ (ت230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا وَدَفَنَهَا عَلِيٌّ. [140]

ترجمہ: امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفن فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

[139] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج8 ص24 فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[140] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج8 ص24 فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

عنوان	معلومات
نام	فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
ولادت	تقریباً 5 تا 6 قبلِ نبوت
مقامِ ولادت	مکہ مکرمہ
القابات	البتول، سیدۃ نساء العالمین
بچپن	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ تربیت پروان چڑھیں
ہجرت	اہلِ بیت کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی
نکاح	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا
اولاد	حسن، حسین، مُحسِّن زینب، ام کلثوم رضی اللہ عنہم
معاشی حالت	سادگی اور مشقت والی زندگی، گھر کے کام خود انجام دیتی تھیں
عبادت	زہد، قناعت اور عبادت میں نمایاں مقام
نبوی محبت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبوب صاحبزادی تھیں
خدمات	گھر کے کام، پانی بھرنا، چکی پیسنا اور خدمتِ نبوی میں حصہ
غزوات میں کردار	اُحد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج
نبوی بشارت	جنت میں خواتین کی سرداری اور قربِ نبوی کی بشارت
دنیا سے بے رغبتی	زیورات ترک کرنا، صدقہ و ایثار کو ترجیح دینا

عنوان	معلومات
وفات	11ہجری (تقریباً)
جنازہ	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا
مقامِ وفات	مدینہ منورہ
تدفین	رات کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تدفین فرمائی
مقام تدفین	جنت البقیع
عمر	تقریباً29 سال

﴿حصہ دوم﴾

اعتراضات وجوابات

اعتراض نمبر 1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں چار نہیں؛ ایک تھی

(شیعہ مصنف) ابو القاسم کوفی (ت 352ھ) لکھتے ہیں:

فَلَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَدِيْجَةَ. مَاتَتْ هَالَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمُدَّةٍ يَسِيْرَةٍ، وَخَلَّفَتِ الطِّفْلَتَيْنِ زَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِجْرِ خَدِيْجَةَ. فَرَبَّيَاهُمَا. وَكَانَ مِنْ سُنَّةِ الْعَرَبِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَنْ يُرَبِّيْ يَتِيْمًا يَنْسِبُ ذٰلِكَ الْيَتِيْمَ إِلَيْهِ.
[141]

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت خدیجہ سے نکاح ہوا، تو اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ہالہ (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ) کا انتقال ہو گیا، اور وہ (ہالہ) اپنی دونوں بچیوں زینب اور رقیہ (رضی اللہ عنہما) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں چھوڑ گئیں۔ چنانچہ ان دونوں (رسول اللہ اور حضرت خدیجہ) نے ان بچیوں کی پرورش کی۔ اور زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب کا یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی یتیم کی پرورش کرتا، وہ اس یتیم کو اپنی طرف ہی منسوب کرلیتا تھا۔

اعتراض:

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کے علاوہ حضرت زینب، حضرت رقیہ اور حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں نہیں تھیں بلکہ وہ آپ کی ربیبہ (پرورش پانے والی بچیاں) تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اور تربیت میں رہیں۔

[141] الاستغاثہ فی بدء الثلاثہ: ج1 ص113 فِيمَا أَبْدَعَهُ الثَّالِثُ

جواب نمبر 1: چار بیٹیوں کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں چار تھیں۔ یہ تاثر دینا درست نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور دیگر صاحبزادیاں حقیقی نہیں تھیں۔ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ، کتبِ سیرت اور تاریخی روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حقیقی بیٹیاں تھیں۔ اسی طرح شیعہ علماء کی معتبر کتابوں میں بھی یہی بات مذکور ہے۔ یہ چاروں صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُمِّ کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ یہ سب کی سب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں۔

ذیل میں بالترتیب قرآن کریم، احادیث، اجماعِ امت، کتبِ تاریخ اور کتب اہلِ تشیع سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں:

1: قرآن کریم

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ [142]

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات، بیٹیوں اور تمام مؤمن عورتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آیت میں لفظ ﴿وَبَنَاتِكَ﴾ جمع کے صیغے کے ساتھ وارد ہوا ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سے زیادہ صاحبزادیاں تھیں۔ اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے مفسرینِ کرام نے اُن لوگوں کے قول کا رد کیا ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر صاحبزادیوں کے حقیقی دخترِ رسول ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

---

[142] سورۃ الاحزاب:59

علامہ سید ابو الثناء محمود آلوسی آفندی بغدادی حنفی رحمہ اللہ (ت 1270ھ) فرماتے ہیں:

وَفِي الْآيَةِ رَدٌّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ مِنَ الشِّيْعَةِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْبَنَاتِ إِلَّا فَاطِمَةُ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى أَبِيْهَا وَعَلَيْهَا وَسَلَّمَ . وَأَمَّا رُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ فَرَبِيْبَتَاهُ . [143]

ترجمہ: اور اس آیت میں اُن شیعہ لوگوں کے قول کا رد ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، اور باقی حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہما آپ کی حقیقی بیٹیاں نہیں، بلکہ آپ کی ربیبہ (پرورش پانے والی بچیاں) تھیں۔

2: احادیث مبارکہ

1: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. [144]

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران اپنی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھائے رکھا، جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو انہیں نیچے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو دوبارہ اٹھا لیتے تھے۔

2: امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَلَدَتْ خَدِيْجَةُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[143] روح المعانی: ج12 ص90 تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ 59

[144] صحیح البخاری: رقم الحدیث 516

غُلَامَيْنِ وَأَرْبَعَ نِسْوَةٍ: الْقَاسِمَ، وَعَبْدَ اللهِ، وَفَاطِمَةَ، وَزَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ. [145]

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ صاحبزادوں کے نام قاسم اور عبد اللہ (رضی اللہ عنہما) تھے، جبکہ صاحبزادیوں کے نام فاطمہ، زینب، رقیہ اور امِ کلثوم (رضی اللہ عنہن) تھے۔

ان روایات سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُمِّ کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں تھیں، اور یہ سب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں۔

3: اجماعِ امت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے بارے میں اہلِ علم کا اتفاق اور اجماع منقول ہے۔ متعدد ائمہ نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُمِّ کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن۔

1: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهَا وَلَدَتْ لَهُ أَرْبَعَ بَنَاتٍ، كُلُّهُنَّ أَدْرَكْنَ الْإِسْلَامَ وَهَاجَرْنَ. فَهُنَّ: زَيْنَبُ، وَفَاطِمَةُ، وَرُقَيَّةُ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ. [146]

ترجمہ: اہلِ علم اس پر متفق ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں، ان سب نے زمانہ اسلام پایا (اسلام قبول کیا) اور انہوں نے (مدینہ منورہ کی طرف) ہجرت بھی کی۔ وہ صاحبزادیاں یہ ہیں: زینب، فاطمہ، رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔

---

[145] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج4 ص180 رقم الحدیث 4892

[146] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر: ج4 ص1818 رقم الترجمۃ 3311

2: علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ: زَيْنَبُ تَزَوَّجَهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَهُوَ ابْنُ خَالَتِهَا، وَأُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ. وَفَاطِمَةُ تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ تَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، تَزَوَّجَ رُقَيَّةَ، ثُمَّ أُمَّ كُلْثُوْمٍ، وَتُوُفِّيَتَا عِنْدَهُ، وَلِهٰذَا سُمِّيَ "ذَا النُّوْرَيْنِ"، تُوُفِّيَتْ رُقَيَّةُ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ رَمَضَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَتُوُفِّيَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ فِيْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ. فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ. [147]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں۔ حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) سے ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس نے نکاح کیا، وہ ان کے خالہ زاد تھے کیونکہ ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد تھیں (جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں)۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کیا، اور حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہما) سے حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کیا؛ پہلے حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) سے، پھر ان کے بعد حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے۔ وہ دونوں حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے نکاح ہی کی حالت میں وفات پا گئیں۔ اسی وجہ سے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو "ذوالنورین" کہا جاتا ہے۔ حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) کا انتقال غزوۂ بدر کے دن رمضان سن 2 ہجری میں ہوا جبکہ حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا انتقال شعبان سن 9 ہجری میں ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

4: کتبِ تاریخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور اولاد کے بارے میں اہلِ سیرت و تاریخ نے تفصیل سے روایات نقل کی ہیں۔ ان روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صاحبزادیاں حضرت

[147] تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ج1 ص33 فصل فی ابنائہ وبناتہ

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں، انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا، اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ اس مضمون پر ائمہ تاریخ وسیرت کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طبری رحمہ اللہ (ت 310ھ) روایت کرتے ہیں:

فَتَزَوَّجَهَا، فَوَلَدَتْ لَهُ وَلَدَهُ كُلَّهُمْ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ: زَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَفَاطِمَةَ، وَالْقَاسِمَ، وَبِهِ كَانَ يُكَنَّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَأَمَّا بَنَاتُهُ فَكُلُّهُنَّ أَدْرَكْنَ الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَ وَهَاجَرْنَ مَعَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [148]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، حضرت ابراہیم کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی جن میں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ، حضرت قاسم رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ "قاسم" کے نام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صاحبزادیوں نے اسلام کا زمانہ پایا، انہوں نے اسلام قبول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت بھی کی۔

2: امام علی بن محمد بن عبد الکریم شیبانی رحمہ اللہ المعروف ابن الاثیر جزری (ت630ھ) نقل کرتے ہیں:

فَلَمَّا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَعْمَامِهِ، وَخَرَجَ وَمَعَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبُو طَالِبٍ وَغَيْرُهُمَا مِنْ عُمُومَتِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ فَخَطَبَهَا إِلَيْهِ، فَتَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادَهُ كُلَّهُمْ، إِلَّا إِبْرَاهِيمَ: زَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَفَاطِمَةَ، وَالْقَاسِمَ، وَبِهِ كَانَ يُكَنّٰى، وَعَبْدَ اللهِ، وَالطَّاهِرَ، وَالطَّيِّبَ... فَأَمَّا الْقَاسِمُ وَالطَّاهِرُ وَالطَّيِّبُ فَهَلَكُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَمَّا بَنَاتُهُ فَكُلُّهُنَّ أَدْرَكْنَ الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَ وَهَاجَرْنَ مَعَهُ. [149]

[148] تاریخ الطبری: ج2 ص281 ذِكْرُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[149] الکامل فی التاریخ لابن الاثیر: ج2 ص40 تحت عُدْنَا إِلَى ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغامِ نکاح بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں سے ذکر فرمایا۔ اس کے بعد آپ حضرت حمزہ بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہ)، ابو طالب اور اپنے دیگر چچاؤں کے ساتھ خویلد بن اسد کے پاس گئے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا، (شادی کے بعد) حضرت ابراہیم کے علاوہ آپ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ، حضرت قاسم شامل ہیں۔ حضرت قاسم (رضی اللہ عنہ) کے نام پر آپ کی کنیت "ابو القاسم" تھی۔ نیز حضرت عبد اللہ، حضرت طاہر اور حضرت طیب بھی آپ کی اولاد میں شامل ہیں... حضرت قاسم، حضرت طاہر اور حضرت طیب زمانۂ جاہلیت ہی میں وفات پا گئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صاحبزادیوں نے زمانۂ اسلام پایا، اسلام قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت بھی کی۔

5: کتبِ اہلِ تشیع

1: ابو الحسن علی بن حسین بن علی مسعودی (ت 246ھ) لکھتے ہیں:

وَكُلُّ أَوْلَادِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيْجَةَ خَلَا إِبْرَاهِيْمَ: وُلِدَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ، وَبِهِ كَانَ يُكْنٰى، وَكَانَ أَكْبَرَ بَنِيْهِ سِنًّا، وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ، وَكَانَتَا تَحْتَ عُتْبَةَ وَعُتَيْبَةَ ابْنَيْ أَبِيْ لَهَبٍ عَمِّهِ، فَطَلَّقَاهُمَا لِخَبَرٍ يَطُوْلُ ذِكْرُهُ، فَتَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ، وَزَيْنَبُ، وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، وَفَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ أَسْلَمَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَهٰذَا مَوْضِعُ خِلَافٍ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَيْفِيَّةِ رَدِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِزَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ، وَوَلَدَتْ مِنْ أَبِي الْعَاصِ أُمَامَةَ، وَتَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. [150]

ترجمہ: حضرت ابراہیم کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے

[150] مُرُوْجُ الذّہب للمسعودی: ج2 ص229 تَحْتَ ذِكْرِ الْأُمُوْرِ وَالْأَحْوَالِ مِنْ مَوْلِدِهٖ ﷺ إِلٰى وَفَاتِهٖ ﷺ

ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے قاسم پیدا ہوئے، جن کی وجہ سے آپ کی کنیت "ابو القاسم "مشہور ہوئی، اور وہ آپ کے بیٹوں میں عمر کے اعتبار سے سب سے بڑے تھے۔ اسی طرح حضرت رقیہ اور حضرت امِ کلثوم (رضی اللہ عنہما) تھیں، جن کا نکاح آپ کے چچا ابو لہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہوا تھا لیکن ایک معاملہ کی وجہ - جس کا تذکرہ طویل ہے - انہوں نے دونوں کو طلاق دے دی، بعد ازاں عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے ان دونوں سے یکے بعد دیگرے نکاح کیا۔ حضرت زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا، پھر (ابو العاص) کے اسلام (قبول نہ کرنے) کی وجہ سے دونوں میں جدائی ہوگئی، بعد میں جب ابو العاص مسلمان ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) کو پہلے نکاح ہی پر ان کے پاس واپس فرما دیا۔ اہلِ علم کے درمیان اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو ابو العاص کے پاس کس طریقے سے واپس فرمایا۔ حضرت زینب سے ابو العاص کی بیٹی اُمامہ پیدا ہوئیں۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہ) کے انتقال کے بعد حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ان سے نکاح کیا۔

:2 احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح یعقوبی (ت 284ھ) لکھتے ہیں:

وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَدِيْجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً، وَقِيْلَ: تَزَوَّجَهَا وَلَهُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، وَوَلَدَتْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ. الْقَاسِمَ وَرُقَيَّةَ وَزَيْنَبَ وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ، وَبَعْدَ مَا بُعِثَ عَبْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ؛ لِأَنَّهُ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، وَفَاطِمَةَ. [151]

ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) سے اس وقت نکاح فرمایا جب آپ کی عمر پچیس سال تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تیس سال تھی۔ بعثت سے پہلے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے آپ کی اولاد؛ قاسم، رقیہ، زینب اور امِ کلثوم پیدا ہوئیں جبکہ بعثت کے بعد عبد اللہ پیدا ہوئے جنہیں "طیب" اور "طاہر" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے تھے۔ اسی

[151] تاریخ یعقوبی: ج1 ص340 تَحْتَ تَزْوِيْجِ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ

طرح حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی پیدا ہوئیں۔

3: ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی (ت 328ھ) لکھتے ہیں:

وَتَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً، فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ الْقَاسِمُ، وَرُقَيَّةُ، وَزَيْنَبُ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ، وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، وَرُوِيَ أَيْضًا: أَنَّهُ لَمْ يُوْلَدْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وُلِدَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ.[152]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے اس وقت نکاح فرمایا جب آپ کی عمر بیس سے کچھ زائد سال تھی۔ پھر بعثت سے پہلے آپ کی اولاد حضرت خدیجہ سے قاسم، رقیہ، زینب اور امِ کلثوم پیدا ہوئی جبکہ بعثت کے بعد طیب، طاہر اور حضرت فاطمہ پیدا ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ بعثت کے بعد صرف حضرت فاطمہ پیدا ہوئی، اور طیب وطاہر دونوں بعثت سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔

4: ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین قمی (ت 381ھ) لکھتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وُلِدَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ خَدِيْجَةَ: الْقَاسِمُ، وَالطَّاهِرُ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ، وَرُقَيَّةُ، وَزَيْنَبُ، وَفَاطِمَةُ. وَتَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، وَتَزَوَّجَ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ زَيْنَبَ، وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ فَمَاتَتْ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَلَمَّا سَارُوْا إِلٰى بَدْرٍ زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم رُقَيَّةَ.[153]

ترجمہ: حضرت ابو عبد اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے قاسم، طاہر –جن کا نام عبد اللہ تھا–، امِ کلثوم، رقیہ، زینب اور فاطمہ پیدا ہوئی۔ حضرت علی بن ابی

---

[152] الکافی لابی جعفر الکلینی: ج1 ص439 كِتَابُ الْحُجَّةِ: بَابُ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[153] الخصال لابی جعفر القمی: ج2 ص468 تحت باب السبعۃ

طالب نے حضرت فاطمہ سے نکاح کیا، ابو العاص بن ربیع - جو بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے - نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور عثمان بن عفان نے امِ کلثوم سے نکاح کیا لیکن ان کے ساتھ رخصتی سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ پھر جب لوگ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت رقیہ کا نکاح عثمان سے کر دیا۔

5: ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین قمی (ت 381ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَارَكَ فِي الْوَلُوْدِ الْوَدُوْدِ، وَإِنَّ خَدِيْجَةَ رَحِمَهَا اللهُ وَلَدَتْ مِنِّيْ طَاهِرًا وَهُوَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ الْمُطَهَّرُ، وَوَلَدَتْ مِنِّي الْقَاسِمَ وَفَاطِمَةَ وَرُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ وَزَيْنَبَ. [154]

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے زیادہ بچے جننے والی اور زیادہ محبت کرنے والی عورت میں برکت رکھی ہے، اور خدیجہ رحمہا اللہ سے میرا بیٹا طاہر پیدا ہوا – طاہر ہی عبد اللہ ہے جو پاکیزہ ہے – مزید ان سے میری اولاد قاسم، فاطمہ، رقیہ، امِ کلثوم اور زینب بھی پیدا ہوئی۔

6: ابو الحسن بہاء الدین علی بن عیسیٰ اَرْبَلی (ت 692ھ) لکھتے ہیں:

أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ، وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَالَتِهَا الْبَتُوْلِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. [155]

ترجمہ: امامہ بنت ابی العاص؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) کی بیٹی تھی۔ ان کی خالہ حضرت فاطمہ بتول علیہا السلام (رضی اللہ عنہا) کے انتقال کے بعد حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ان سے نکاح کیا۔

7: محمد باقر بن محمد تقی مجلسی (ت 1111ھ) لکھتے ہیں:

در قرب الاسناد بہ سند معتبر از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است کہ: از برای رسول خدا صلی

---

[154] الخصال لابی جعفر القمی: ج2 ص469 باب السبعة

[155] کشف الغمہ فی معرفة الائمہ لابی الحسن الاربلی: ج1 ص421

اللہ علیہ وسلم از خدیجہ متولد شدند، طاھر وقاسم وفاطمہ وام کلثوم ورقیہ وزینب، فاطمہ رابہ حضرت امیر المومنین تزویج نمود، وتزویج کرد بہ ابوالعاص بن ربیعہ کہ از بنی اُمیہ بود زینب را، وبہ عثمان بن عفان ام کلثوم را، وپیش از آنکہ بہ خانہ اُو برود بہ رحمت الھی واصل شد وبعد ازاو حضرت رقیہ رابہ او تزویج نمود۔[156]

ترجمہ: معتبر سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی وہ یہ ہے: طاہر، قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب پیدا ہوئے۔ حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے کیا۔ حضرت زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیعہ سے کیا، جو بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے کیا لیکن وہ عثمان کے گھر جانے سے پہلے ان کی وفات ہوئی اور وہ واصل بحق ہو گئیں۔ ان کے بعد حضرت رقیہ کا نکاح عثمان بن عفان سے کر دیا۔

8: محمد باقر بن محمد تقی مجلسی (ت 1111ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ قَالَ: مَهْ يَا حُمَيْرَاءُ! فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَارَكَ فِي الْوَدُودِ الْوَلُودِ، وَإِنَّ خَدِيجَةَ رَحِمَهَا اللهُ وَلَدَتْ مِنِّي طَاهِرًا، وَهُوَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ الْمُطَهَّرُ، وَوَلَدَتْ مِنِّي الْقَاسِمَ وَفَاطِمَةَ وَرُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُومٍ وَزَيْنَبَ.[157]

ترجمہ: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمیرا! ٹھہرو، بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے زیادہ بچے جننے والی اور زیادہ محبت کرنے والی عورت میں برکت رکھی ہے، اور خدیجہ رحمہا اللہ سے میرا بیٹا طاہر پیدا ہوا — طاہر ہی عبد اللہ ہے جو پاکیزہ ہے — مزید ان سے میری اولاد قاسم، فاطمہ، رقیہ، امِ کلثوم اور زینب بھی پیدا ہوئی۔

9: محمد باقر بن محمد تقی مجلسی (ت 1111ھ) لکھتے ہیں:

وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

---

[156] حیات القلوب: ج4 ص1503 اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[157] بحار الانوار الجامعة لِدُرَرِ اخبار الائمة الاطھار: ج8 ص237 بَابُ تَزْوِيجِهِ ﷺ بِخَدِيجَةَ وَفَضَائِلِهَا وَبَعْضِ أَحْوَالِهَا

الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ، وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ. [158]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے نکاح کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔ (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونے والی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم (رضی اللہ عنہن) نبوت سے قبل پیدا ہوئے اور طیب، طاہر اور فاطمہ (رضی اللہ عنہم) نبوت کے بعد پیدا ہوئے۔

10: نعمۃ اللہ الجزائری (ت 1112ھ) لکھتے ہیں:

أَوَّلُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، إِنَّمَا وَلَدَتْ لَهُ ابْنَيْنِ وَأَرْبَعَ بَنَاتٍ: زَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةَ. فَأَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَوَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً اسْمُهَا أُمَامَةُ، تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. [159]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ کے دو صاحبزادے پیدا ہوئے اور چار صاحبزادیاں؛ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح زمانۂ جاہلیت میں ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا۔ ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئیں جن کا نام "اُمامہ" تھا۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام (رضی اللہ عنہا) کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا۔

11: محمد مہدی ابن السید محمد جعفر بن موسیٰ موسوی رضوی (ت 1269ھ) لکھتے ہیں:

وَتَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ، وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً، فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ صَلَّى

[158] مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول: ج2 ص233 تَارِيخُ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

[159] الانوار النعمانیۃ: ج1 ص340، نُورٌ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَدِ أَوْلَادِهِ وَزَوْجَاتِهِ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ ، وَوُلِدَ لَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.[160]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بیس سال سے کچھ زائد تھی۔ حضرت خدیجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم نبوت سے پہلے پیدا ہوئی اور نبوت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ علیہا السلام (رضی اللہ عنہم) پیدا ہوئے۔

12: شیخ عبد اللہ بن حسن مامقانی (ت 1351ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّ كُتُبَ الْفَرِيْقَيْنِ مَشْحُوْنَةٌ بِأَنَّهَا وُلِدَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ: زَيْنَبُ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ ، وَفَاطِمَةُ، وَرُقَيَّةُ، وَثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ: الْقَاسِمُ ، وَالطَّيِّبُ، وَالطَّاهِرُ.[161]

ترجمہ: فریقین (اھل السنۃ اور اھل التشیع) کی کتابیں اس بات سے بھری پڑی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں: حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ اور حضرت رقیہ، اور آپ کے تین صاحبزادے تھے: حضرت قاسم، حضرت طیب اور حضرت طاہر (رضی اللہ عنہم)

13: شیخ عباس قمی (ت 1360ھ) لکھتے ہیں:

در قرب الاسناد بہ از حضرت صادق علیہ السلام روایت شدہ است : از برای رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم از خدیجہ متولد شدند، طاھر، قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ وزینب، تزویج نمود فاطمہ را بہ حضرت امیر المومنین، زینب را بہ ابوالعاص بن ربیع کہ از بنی اُمیہ بود، وام کلثوم را بہ عثمان بن عفان، وپیش از آنکہ بہ خانہ عثمان برود بہ رحمت الھی واصل شد، بعد از ام کلثوم حضرت رقیہ را بہ وی تزویج نمود.[162]

---

[160] طوالع الانوار فی مناقب وفضائل ومعاجز النبی صلی اللہ علیہ وسلم والائمۃ الاطہار: ج1 ص21 الباب الاول فی مولد النبی

[161] تنقیح المقال فی علم الرجال: ج3 ص77 تحت فصل النساء

[162] منتھی الآمال: ج1 ص151 فصل احوال اولاد امجاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: معتبر سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی وہ یہ ہے: طاہر، قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب۔ حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کیا۔ حضرت زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیعہ سے کیا جو بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے کیا لیکن عثمان کے گھر جانے سے پہلے ان کی وفات ہوئی اور وہ واصل بحق ہو گئیں۔ ان کے بعد حضرت رقیہ کا نکاح عثمان بن عفان سے کر دیا۔

14: محمد علی قاضی طباطبائی (ت 1399ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمَشْهُوْرُ أَنَّ خَدِيْجَةَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا وَلَدَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ بَنَاتٍ، كُلُّهُنَّ أَدْرَكْنَ الْإِسْلَامَ وَهَاجَرْنَ، وَهُنَّ زَيْنَبُ وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ، وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ رُقَيَّةَ بَعْدَ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ لَهَبٍ. [163]

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے بطن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ یہ سب اسلام لائیں اور انہوں نے ہجرت بھی کی۔ چاروں یہ ہیں: زینب، فاطمہ، رقیہ اور ام کلثوم (رضی اللہ عنہن)۔ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اس سے پہلے ان کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا۔

جواب نمبر 2: گھر کی شہادت

(شیعہ مصنف) عبد اللہ بن حسن المامقانی؛ ابو القاسم الکوفی کے اس نظریہ کی تردید کرتے ہیں:

وَهُوَ إِنْ تَعِبَ نَفْسَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَأْتِ بِمَا يُغْنِيْ عَنْ تَكَلُّفِ النَّظَرِ وَالثُّبُوْتِ، وَإِنَّهٗ كَبَيْتِ الْعَنْكَبُوْتِ. [164]

[163] حاشیہ الانوار النعمانیہ: جلد 1 ص 86 بحث فی نسب الخلفاء

[164] تنقیح المقال فی علم الرجال: ج 3 ص 79 تحت فصل النساء

ترجمہ: (ابو القاسم الکوفی نے) اپنی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے (چار بیٹیوں کے انکار کا) لیکن وہ ایسی کوئی مضبوط بات نہیں کر سکا جو مزید تحقیق اور ثبوت کی ضرورت سے مستغنی کر دے، بلکہ اس کے قول کی حیثیت مکڑی کے جالے کی مانند (کمزور) ہے۔

شبہ: بیٹیاں چار تھیں تو مباہلے میں ایک کیوں؟

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں تو دعوتِ مباہلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیوں شامل فرمایا؟ اور اہلِ بیت میں باقی صاحبزادیوں کو کیوں شامل نہیں کیا گیا؟

جواب: اس وقت صرف ایک بیٹی ہی حیات تھی

دعوتِ مباہلہ (جو کہ سن 9ھ میں ہوا) کے وقت صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات تھیں، دیگر تینوں بیٹیوں کا اس سے قبل انتقال ہو چکا تھا۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شامل کیا۔

محمد باقر بن محمد تقی مجلسی (ت 1111ھ) لکھتے ہیں:

زینب در مدینہ در سال ہفتم ہجرت و بہ روایتی در سال ہشتم بہ رحمت ایزدی واصل شد..... و رقیہ در مدینہ بہ رحمت ایزدی واصل شد در ہنگام کہ جنگِ بدر رو داد..... واُمّ کُلثوم در سال ہفتم ہجرت بہ رحمت ایزدی واصل شد۔[165]

ترجمہ: سیدہ زینب مدینہ منورہ میں سن 7 ہجری میں اور ایک روایت میں ہے کہ سن 8 ہجری میں فوت ہوئیں.... اور رقیہ مدینہ میں فوت ہوئیں جب جنگِ بدر رواقع ہوئی.... اور امِ کُلثوم سن 7 ہجری میں فوت ہوئیں۔

[165] حیات القلوب: ج4 ص1505 اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اعتراض نمبر 2

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نکاحِ جدید کے بغیر ابو العاص کے پاس چلی گئیں

علامہ شمس الدین ابو عبد للہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) لکھتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ إِلٰى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ سِنِيْنَ بِنِكَاحِهَا الْأَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ صَدَاقًا. [166]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) کو کئی سال بعد ابو العاص کے پاس ان کے پہلے نکاح پر ہی واپس بھیج دیا، اور نیا مہر مقرر نہیں فرمایا۔

اعتراض:

روایتِ بالا کی بنیاد پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جب مسلمان ہوئیں تو ان کے شوہر ابو العاص اُس وقت مسلمان نہیں تھے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی فرمادی۔ پھر بعد میں جب ابو العاص مسلمان ہوئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بغیر نئے نکاح کے اُن کے پاس واپس چلی گئیں۔ حالانکہ شرعاً نکاح کے بغیر مرد و عورت کا اکٹھا رہنا جائز نہیں ہوتا۔

جواب نمبر 1: روایات باہم متعارض ہیں

اس واقعہ کے بارے میں دو طرح کی روایات ملتی ہیں:

1: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دوبارہ نکاح فرمایا اور نیا مہر بھی مقرر کیا۔

2: حضرت زینب رضی اللہ عنہا پہلے ہی نکاح کی بنیاد پر واپس چلی گئیں۔

---

[166] سیر اعلام النبلاء للذہبی: ج 3 ص 355، رقم الترجمہ 28 تحت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب دونوں قسم کی روایات موجود ہیں،(امام طحاوی اور امام ابو بکر جصاص رازی رحمہا اللہ نے دونوں روایات ذکر کی ہیں اور کسی ایک کو ترجیح نہیں دی) تو اس صورت میں اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ ازدی طحاوی رحمہ اللہ (ت 321ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ. [167]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد ابو العاص بن ربیع کے پاس پہلے نکاح پر واپس بھیج دیا۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ ازدی طحاوی رحمہ اللہ (ت 321ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ. [168]

ترجمہ: عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) اپنے والد (شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) سے اور وہ (یعنی شعیب) اپنے داد (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص کے پاس نئے نکاح کے ساتھ واپس فرمایا۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ ازدی طحاوی رحمہ اللہ (ت 321ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ زَيْنَبَ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: رَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: رَدَّهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ، أَتَرٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ؟

---

[167] شرح معانی الآثار: ج3 ص167 رقم الحدیث 5142 بَابُ الْحَرْبِيَّةِ تَسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ

[168] شرح معانی الآثار: ج3 ص167 رقم الحدیث 5144 بَابُ الْحَرْبِيَّةِ تَسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ

فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: لَمْ يَجِئِ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّ اللهَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ إِلَى الْكُفَّارِ فِيْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحَنَةِ بَعْدَ مَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا، فَعَلِمَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، ثُمَّ رَاٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ مَا كَانَ عَلِمَ حُرْمَتَهَا عَلَيْهِ بِتَحْرِيْمِ اللهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ إِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ، فَقَالَ: رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ، وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِتَحْرِيْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ، حَتّٰى عَلِمَ بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ، فَقَالَ: رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ؛ لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بَيْنَ إِسْلَامِهٖ وَإِسْلَامِهَا فَسْخٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا. [169]

ترجمہ: (ربیع بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) میں نے محمد بن حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے معاملے میں لوگوں کا اختلاف کیسے پیدا ہوا؟ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص کے پاس پہلے نکاح پر واپس بھیج دیا، اور بعض کہتے ہیں کہ نئے نکاح کے ساتھ واپس بھیجا۔ اس بارے میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست سنی تھی؟

اس کے جواب میں امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کا اختلاف اس وجہ سے نہیں ہوا بلکہ اختلاف کی اصل وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ ممتحنہ میں مؤمنہ عورتوں کو کافروں کی طرف واپس لوٹانے کو حرام قرار دیا، جبکہ اس سے پہلے یہ جائز اور حلال تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ حکم معلوم تھا تو انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص کے پاس اس وقت واپس فرمایا جب اللہ تعالیٰ مؤمنہ عورتوں کو کافروں پر حرام قرار دے چکے تھے، اس لیے ان کے نزدیک یہ واپسی نئے نکاح ہی کے ساتھ

[169] شرح معانی الآثار: ج3 ص168 رقم الحدیث 5146 بَابُ الْحَرْبِيَّةِ تَسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ

ہی ہو سکتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نئے نکاح کے ساتھ واپس فرمایا جبکہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو مؤمنہ عورتوں کے کافروں پر حرام ہونے کا حکم معلوم نہ تھا یہاں تک کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص کے پاس واپس فرمانے کا علم ہوا، تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہلے نکاح پر واپس بھیجا؛ کیونکہ ان کے نزدیک حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ابو العاص کے اسلام لانے کے درمیانی عرصے میں ان کے نکاح کے فسخ ہونے کا کوئی حکم ثابت نہ تھا۔

امام احمد بن علی ابو بکر رازی الجصاص الحنفی رحمہ اللہ (ت 370ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ: تَعَارُضُ الْخَبَرَيْنِ يَكُوْنُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَنْحَاءٍ: مِنْهَا: مَا يَكُوْنُ مِنْ غَلَطِ الرُّوَاةِ، وَنَتَيَقَّنُ مَعَهُ وَهْمَ رُوَاةِ أَحَدِ الْخَبَرَيْنِ، وَمِنْهَا: مَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَا صَحِيْحَيْنِ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَلَا يُحْتَمَلُ مَعَ ذٰلِكَ بَقَاءُ حُكْمِهِمَا بِلَا مَحَالَةٍ، إِنْ ثَبَتَا، وَصَحَّا، فَأَحَدُهُمَا مَنْسُوْخٌ مَتْرُوْكُ الْحُكْمِ، وَمِنْهَا: مَا يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَا صَحِيْحَيْنِ، وَيَكُوْنَا جَمِيْعًا مُسْتَعْمَلَيْنِ فِيْ حَالَيْنِ، أَوْ فِيْ شَيْئَيْنِ، كَرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَدَّ زَيْنَبَ ابْنَتَهُ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ" وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: إِنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ، فَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ وَمَا شَاكَلَهَا مِمَّا تَقَعُ الْإِشَارَةُ فِيْهَا إِلٰى حَالٍ وَاحِدَةٍ، بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ فِيْ مَعْنًى وَاحِدٍ، فَمَعْلُوْمٌ فِيْهَا غَلَطُ رُوَاةِ أَحَدِ الْخَبَرَيْنِ، مَعَ ثُبُوْتِ حُكْمِ أَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ. [170]

ترجمہ: امام ابو بکر جصاص رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دو روایات کے باہمی تعارض کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ تعارض راویوں کی غلطی کی وجہ سے ہو اور ہمیں یقین ہو جائے کہ دونوں روایتوں میں سے ایک کے راویوں کو وہم اور غلطی لگی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں روایتیں نقل کے اعتبار سے صحیح ہونے کا احتمال رکھتی ہوں لیکن اس کے

[170] الفصول فی الاصول للجصاص: ج2 ص41 تَحْتَ بَابِ الْخَبَرَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ

باوجود دونوں کے حکم کا ایک ساتھ باقی رہنا ممکن نہ ہو۔ ایسی حالت میں اگر دونوں روایتیں ثابت اور صحیح ہوں تو ان میں سے ایک روایت منسوخ اور نا قابلِ عمل ہو گی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ دونوں روایتوں کے صحیح ہونے کا احتمال ہو اور دونوں الگ الگ دو حالتوں یا دو مختلف چیزوں میں قابلِ عمل ہوں ... مثلاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص بن ربیع کے پاس پہلے نکاح پر واپس بھیج دیا جبکہ عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) اپنے والد (شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) سے اور وہ (یعنی شعیب) اپنے داد (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص کے پاس نئے نکاح کے ساتھ واپس فرمایا۔ یہ اور اس جیسی دیگر روایات جن میں ایک ہی واقعہ کے بارے میں نفی اور اثبات دونوں ایک ہی معنیٰ میں وارد ہوں، تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے ایک کے راویوں کو غلطی لگی ہے، جبکہ ایک روایت کا حکم ثابت اور دوسری کا غیر ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ دونوں باتوں (نکاحِ سابق اور نکاحِ جدید) کا احتمال ہے، لہٰذا کسی ایک احتمال کی بنیاد پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

جواب نمبر 2: نزولِ حکم سے پہلے کا واقعہ

اگر بالفرض یہی روایت درست مان لی جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح پر حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیجا، تو اس میں بھی کوئی اشکال نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسلام کا ابتدائی دور تھا اور اُس وقت تک مسلمان عورت کا کافر یا مشرک مرد کے ساتھ نکاح حرام ہونے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اور اس زمانے میں عرب معاشرہ میں ایسا نکاح بر قرار سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سے الگ کیا گیا تو یہ محض وقتی جدائی تھی، بعد میں جب حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اسی پہلے نکاح پر اُن کے پاس واپس بھیج دیا۔

حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر دِمَشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا حَرَّمَ اللهُ الْمُسْلِمَاتِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. سَنَةَ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ. [171]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو مشرک مردوں پر صلحِ حدیبیہ کے سال، یعنی ہجرت کے چھٹے سال میں حرام قرار دیا۔

(شیعہ مصنف) محمد باقر بن محمد تقی بن مقصود علی مجلسی (ت 1111ھ) لکھتے ہیں:

دختران آنحضرت چہار نفر بودند و ہمہ از حضرت خدیجہ بوجود آمدند. اول زینب و حضرت پیش از بعثت و حرام شدن دختر بکافراں داندن او را بابی العاص بن ربیع تزویج نمود و امامہ دختر بن ابی العاص از او بوجود آمد و حضرت امیرالمونین بعد از حضرت فاطمہ را بمقتضائے وصیت آنحضرت امامہ را بنکاح خوددر آورد. [172]

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں اور سب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئیں۔ سب سے بڑی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے پہلے، اور اس وقت جبکہ بیٹیوں کا کافروں کے ساتھ نکاح حرام نہیں ہوا تھا، ان کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے فرمایا۔ ان سے امامہ بنت ابی العاص پیدا ہوئیں۔ پھر علی بن ابی طالب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد، ان کی وصیت کے مطابق امامہ کو اپنے نکاح میں لے لیا۔

خلاصۂ کلام:

اولاً صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاحِ جدید کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔

ثانیاً جن روایات میں بغیر نکاح واپسی کا تذکرہ ہے اگر ان کو درست تسلیم کر لیا جائے تو یہ کفار کے ساتھ مناکحت کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ یہ بات محال ہے کہ حرمت کا حکم نازل ہو چکا ہو اور اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر نکاح کے واپس بھیج دیں، اس لیے یہ اعتراض معتبر نہیں۔

---

[171] البدایہ والنہایہ لابن کثیر: ج2 ص330 فَصْلٌ فِي بَعْثِ قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أُسَرَائِهِمْ

[172] حیات القلوب: ج4 ص1504 تحت ذکر اولاد امجاد آنحضرت

اعتراض نمبر 3

سیدہ زینب؛ حضور ﷺ کی حقیقی بیٹی نہیں بلکہ ربیبہ تھیں

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حِمیَری رحمہ اللہ (ت 213ھ) لکھتے ہیں:

فَوَلَدَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَلَدَهُ كُلَّهُمْ إِلَّا إِبْرَاهِيْمَ ، وَكَانَتْ قَبْلَهُ عِنْدَ أَبِيْ هَالَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَحَدِ بَنِيْ أُسَيِّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيْمٍ ، حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ ، فَوَلَدَتْ لَهُ هِنْدَ بْنَ أَبِيْ هَالَةَ، وَزَيْنَبَ بِنْتَ أَبِيْ هَالَةَ . [173]

ترجمہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کے، پیدا ہوئی۔ اس سے پہلے وہ حضرت ابوہالہ بن مالک کے نکاح میں تھیں جو بنی اسید بن عمرو بن تمیم میں سے تھے اور بنی عبد الدار کے حلیف تھے۔ اس نکاح سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ہند بن ابی ہالہ اور حضرت زینب بنت ابی ہالہ پیدا ہوئیں۔

اعتراض:

اس عبارت کی بنیاد پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پرورش فرمائی تھی۔

فائدہ:

جو بچہ پرورش کے لیے گود لیا جائے اسے "ربیب" اور جو بچی گود لی جائے اسے "ربیبہ" کہتے ہیں۔

---

[173] السیرۃ النبویہ لابن ھشام: حصہ دوم ص540 تَحْتَ ذِكْرِ أَزْوَاجِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

جواب نمبر 1: دو خواتین الگ الگ ہیں

یہ شبہ دراصل دو الگ الگ خواتین کو ایک ہی خاتون سمجھ لینے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ سیرت اور تاریخ کی کتب سے واضح ہوتا ہے کہ دراصل ایک ہی نام کی دو خاتون تھیں:

پہلی خاتون: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی تھیں۔

دوسری خاتون: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (پرورش یافتہ) تھیں۔

ان دونوں کے نسب، حالاتِ زندگی اور ازدواجی تفصیلات الگ الگ مذکور ہیں۔ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوہر ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے، جبکہ زینب بنت ابی سلمہ کے شوہر عبد اللہ بن زمعہ تھے۔ لہٰذا نسب، نکاح اور تاریخی شواہد کے اس واضح فرق کے بعد دونوں خواتین کو ایک قرار دینا بالکل درست نہیں ہے۔

1: امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حِمیری رحمہ اللہ (ت 213ھ) لکھتے ہیں:

أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ مَنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ بُعِثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِدَائِهِ. [174]

ترجمہ: ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان فرمایا (یعنی انہیں رہا کر دیا) جب حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شوہر کی رہائی کے لیے فدیہ بھیجا۔

2: ابو الحسن عز الدین علی بن محمد بن عبد الکریم شیبانی رحمہ اللہ المعروف ابن الاثیر جزری (ت 630ھ) لکھتے

[174] السیرۃ النبویہ لابن ہشام: جزء 1 ص 581 تَحْتَ إِسْلَامِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، الَّذِينَ أُطْلِقُوا مِنْ غَيْرِ فِدَاءٍ

ہیں:

أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ الْقُرَشِيُّ الْعَبْشَمِيُّ، صِهْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ زَيْنَبَ أَكْبَرِ بَنَاتِهِ. وَأُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيْجَةَ لِأَبِيْهَا وَأُمِّهَا . [175]

ترجمہ: ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبدِ مناف بن قصی قرشی عبشمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہوا تھا۔ ان (ابو العاص) کی والدہ ہالہ بنت خویلد تھیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سگی بہن تھیں۔

3: امام ابو الحسن عز الدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت630ھ) لکھتے ہیں:

زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ الْقُرَشِيَّةُ الْمَخْزُوْمِيَّةُ. رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأُمُّهَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ. فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ، وَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ . [176]

ترجمہ: زینب بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد قرشیہ مخزومیہ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں، اور ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان کا نام پہلے "بَرَّہ" تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ اور ان کا نکاح عبد اللہ بن زمعہ سے ہوا۔

4: حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) لکھتے ہیں:

زَيْنَبُ بِنْتُ سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْقُرَشِيَّةُ الْهَاشِمِيَّةُ. هِيَ أَكْبَرُ

[175] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص143 رقم الترجمہ 6042 تحت حرف العین ابو العاص

[176] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر: ج5 ص454 رقم الترجمہ 6969 تحت زینب بنت ابی سلمۃ

بَنَاتِهِ، وَتَزَوَّجَهَا ابْنُ خَالَتِهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَبْشَمِيُّ، وَأُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ . [177]

ترجمہ: زینب رضی اللہ عنہا، سیدِ اولادِ آدم حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں، جو قریشی ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ ان کا نکاح ان کے خالہ زاد بھائی ابو العاص بن ربیع عبشمی سے ہوا، اور ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد تھیں۔

5: حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) لکھتے ہیں:

زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُوْمٍ الْمَخْزُوْمِيَّةُ، رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُمُّهَا أُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ. يُقَالُ: وُلِدَتْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهَا وَهِيَ تُرْضِعُهَا . [178]

ترجمہ: زینب بنت ابی سلمہ، عبد اللہ بن عبد الاسد بن عمرو بن مخزوم مخزومی کی بیٹی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (پرورش یافتہ بیٹی) تھیں۔ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت سرزمینِ حبشہ میں ہوئی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ سے اس وقت نکاح فرمایا جب وہ انہیں دودھ پلا رہی تھیں۔

جواب نمبر 2: اہلِ تشیع کا اعتراف

درج بالا سطور میں تفصیلی حوالہ جات پیش کیے جا چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حقیقی صاحبزادیاں ہیں جن کے نام زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا؛ رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی ہیں جبکہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ ہیں۔

[177] الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: ج4 ص2516، رقم الترجمہ 11214 تحت زینب بنت سید وُلدِ آدم

[178] الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: ج4 ص2521، رقم الترجمہ 11232 تحت زینب بنت ابی سلمۃ

عبد اللہ بن حسن مامقانی (ت 1351ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّ كُتُبَ الْفَرِيْقَيْنِ مَشْحُوْنَةٌ بِأَنَّهَا وُلِدَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ: زَيْنَبُ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ، وَفَاطِمَةُ، وَرُقَيَّةُ، وَثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ: الْقَاسِمُ، وَالطَّيِّبُ، وَالطَّاهِرُ. [179]

ترجمہ: فریقین (اھل السنۃ اور اھل التشیع) کی کتابیں اس بات سے بھری پڑی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں: حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ اور حضرت رقیہ، اور آپ کے تین صاحبزادے تھے: حضرت قاسم، حضرت طیب اور حضرت طاہر (رضی اللہ عنہم)

خلاصۂ کلام:

یہ اعتراض دو مختلف خواتین کو ایک سمجھ لینے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی حقیقی صاحبزادی تھیں جن کا نکاح حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا جبکہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا الگ خاتون تھیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (پرورش یافتہ) تھیں۔ لہٰذا یہ اعتراض درست نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

[179] تنقیح المقال فی علم الرجال: ج3 ص77 تحت فصل النساء

اعتراض نمبر 4

ام کلثوم رضی اللہ عنہا؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی نہیں؛ ربیبہ تھی

اعتراض:

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود میں لیا تھا۔

جواب: "اُمِّ کلثوم" نام کی دو خواتین

اُمّ کُلثوم نام کی دو خواتین الگ الگ ہیں:

1: حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں۔

2: حضرت امِ کلثوم بنتِ ابی سلمہ جو ام المومنین حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں۔

چونکہ دونوں کا نام "امِ کلثوم" تھا، اس لیے بعض لوگوں نے اسے ایک ہی سمجھ لیا، حالانکہ محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں نے دونوں کو الگ الگ ذکر کیا ہے۔

درج ذیل امور سے ہم واضح کرتے ہیں کہ اُمّ کُلثوم نام کی دو خواتین الگ الگ تھیں۔

1: دونوں کے والدین کا الگ الگ ہونا

2: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب "ذوالنورین" ہونا

3: ولادت ونکاح کے اعتبار سے دونوں کا الگ ہونا

4: کتبِ اہلِ تشیع کی تصریح

1: دونوں کے والدین کا الگ الگ ہونا:

1: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَلَدَتْهَا قَبْلَ فَاطِمَةَ. [180]

ترجمہ: اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ اُن کی والدہ حضرت خدیجہ بنتِ خویلد رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کی ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پہلے ہوئی۔

2: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ الْمَخْزُوْمِيِّ، رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [181]

ترجمہ: اُمّ کلثوم؛ ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کی بیٹی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں۔

3: حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ سَيِّدِ الْبَشَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [182]

ترجمہ: اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا، سید البشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔

4: حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى الْمَخْزُوْمِيَّةُ، رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

---

[180] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر: ج4 ص1952 رقم الترجمۃ 4201

[181] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر: ج4 ص1953 رقم الترجمۃ 4203

[182] الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: ج4 ص2743 رقم الترجمہ 12218 تحت ام کلثوم بنت سید البشر

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ . [183]

ترجمہ: اُمِّ کلثوم، ابو سلمہ بن عبد الاسد بن عبد العزیٰ مخزومی کی بیٹی تھیں، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں۔

2: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب "ذوالنورین" ہونا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا، اسی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ "ذوالنورین" کہلائے، اور یہ فضیلت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیوں کے ساتھ خاص ہے۔ اگر یہ ام کلثوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذوالنورین" کا لقب نہ ملتا۔

علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) لکھتے ہیں:

وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ تَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، تَزَوَّجَ رُقَيَّةَ، ثُمَّ أُمَّ كُلْثُوْمٍ، وَتُوُفِّيَتَا عِنْدَهٗ، وَلِهٰذَا سُمِّيَ "ذَا النُّوْرَيْنِ". [184]

ترجمہ: حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہما) سے حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کیا؛ پہلے حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) سے، پھر ان کے بعد حضرت اُمِّ کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے۔ وہ دونوں حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے نکاح ہی کی حالت میں وفات پا گئیں۔

3: ولادت اور نکاح کے اعتبار سے دونوں کا الگ ہونا:

حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کی ولادت بعثتِ نبوی سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہوئی جبکہ حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں

[183] الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: ج4 ص2744 رقم الترجمہ 12220 تحت ام کلثوم بنت ابی سلمہ

[184] تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ج1 ص33 تَحتَ فَصْلٍ فِي أَبْنَائِهٖ وَبَنَاتِهٖ

ہوا۔ اس اعتبار سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی نام کی دو الگ الگ خواتین ہیں۔

(شیعہ مصنف) ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی (ت 328ھ) لکھتے ہیں:

وَتَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً. فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ الْقَاسِمُ، وَرُقَيَّةُ، وَزَيْنَبُ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ. [185]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے اس وقت نکاح فرمایا جب آپ کی عمر بیس سے کچھ زائد سال تھی۔ پھر بعثت سے پہلے آپ کی اولاد حضرت خدیجہ سے قاسم، رقیہ، زینب اور امِ کلثوم پیدا ہوئی۔

4: کتبِ اہلِ تشیع کی تصریح

درج بالا سطور میں تفصیلی حوالہ جات پیش کیے جا چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حقیقی صاحبزادیاں تھیں جن کے نام زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن تھے۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت رسول اللہ؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی تھیں۔ اور ام کلثوم بنتِ ابو سلمہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں۔

عبد اللہ بن حسن مَامقانی (ت 1351ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّ كُتُبَ الْفَرِيقَيْنِ مَشْحُونَةٌ بِأَنَّهَا وُلِدَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ: زَيْنَبُ، وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ، وَفَاطِمَةُ، وَرُقَيَّةُ، وَثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ: الْقَاسِمُ، وَالطَّيِّبُ، وَالطَّاهِرُ. [186]

ترجمہ: فریقین (اھل السنۃ اور اھل التشیع) کی کتابیں اس بات سے بھری پڑی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں: حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ اور حضرت رقیہ، اور آپ کے تین

---

[185] الکافی لابی جعفر کلینی: ج2 ص324 تَحْتَ كِتَابِ الْحُجَّةِ، بَابِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[186] تنقیح المقال فی علم الرجال: ج3 ص77 تحت فصل النساء

صاحبزادے تھے: حضرت قاسم، حضرت طیب اور حضرت طاہر (رضی اللہ عنہم)

خلاصۂ کلام:

یہ اعتراض دراصل ایک ہی نام والی دو مختلف خواتین کو ایک سمجھ لینے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ایک حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں تھیں، جبکہ دوسری اُمِّ کلثوم بنتِ ابی سلمہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (پرورش یافتہ) تھیں۔ محدثین و مؤرخین نے دونوں کو الگ الگ ذکر کیا ہے۔ مزید یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذوالنورین" اسی لیے کہا گیا کہ آپ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حقیقی صاحبزادیوں حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہما سے ہوا تھا۔ اس لیے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو ربیبہ قرار دینا درست نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اعتراض نمبر 5

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کفار سے ہوا

امام ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی رحمہ اللہ (ت 923ھ) نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ رُقَيَّةُ تَحْتَ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَأُخْتُهَا أُمُّ كُلْثُومٍ تَحْتَ أَخِيْهِ عُتَيْبَةَ. فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ﴾ قَالَ لَهُمَا أَبُوهُمَا - أَبُوْ لَهَبٍ - رَأْسِيْ مِنْ رَأْسِكُمَا حَرَامٌ إِنْ لَمْ تُفَارِقَا ابْنَتَيْ مُحَمَّدٍ فَفَارَقَاهُمَا وَلَمْ يَكُوْنَا دَخَلَا بِهِمَا.[187]

ترجمہ: حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) عتبہ بن ابی لہب کے نکاح میں تھیں اور ان کی بہن حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) اس کے بھائی عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ جب سورۃ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ﴾ نازل ہوئی تو ان دونوں کے باپ یعنی ابو لہب نے ان سے کہا: اگر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ دونوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ اس وقت تک ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

اعتراض:

حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان کا نکاح ابو لہب کے بیٹوں سے ہوا جو کافر و مشرک تھے۔

جواب: اعلانِ نبوت سے پہلے نکاح

حضرت رقیہ اور حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح کفار سے اعلانِ نبوت سے پہلے ہوا تھا، اس وقت کفار و مؤمنین کے درمیان نکاح کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور نہ ہی مشرکین سے تعلقات ختم کرنے کا حکم آیا تھا۔ مزید یہ کہ نکاح کے بعد ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی۔ بعد میں جب کفار نے دشمنی اختیار کی اور شرعی احکام نازل

[187] المواہب اللدنیۃ: ج1 ص392 فِي ذِكْرِ أَوْلَادِهِ الْكِرَامِ

ہوئے تو ابو لہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کے لیے اپنے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کو حکم دیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو طلاق دے دیں۔ لہٰذا اعتراض تو اس وقت بنتا جب نکاح کے متعلق اسلامی احکامات نازل ہونے کے بعد ایسا معاملہ ہوتا۔

1: ﴿وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا﴾ [188]

ترجمہ: اپنی عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کراؤ جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔

یہ حکم اعلانِ نبوت کے بعد نازل ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کا نکاح اعلانِ نبوت سے پہلے کر دیا تھا۔

2: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ تَحْتَ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ لَهَبٍ، فَلَمْ يَبْنِ بِهَا حَتّٰى بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بُعِثَ فَارَقَهَا بِأَمْرِ أَبِيْهِ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ. [189]

ترجمہ: حضرتِ ام کلثوم رضی اللہ عنہا؛ عتبہ بن ابی لہب کے نکاح میں تھیں، لیکن ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رخصتی نہیں کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی گئی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس (عتبہ) نے اپنے باپ (ابو لہب) کے حکم سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔

3: امام فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی الشافعی رحمہ اللہ (ت 606ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْقَاضِيْ: كَوْنُهُمْ قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ مُقْدِمِيْنَ عَلٰى نِكَاحِ الْمُشْرِكَاتِ إِنْ كَانَ عَلٰى سَبِيْلِ الْعَادَةِ لَا مِنْ قِبَلِ الشَّرْعِ. [190]

[188] سورۃ البقرہ: 221

[189] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر: ج4 ص1952 رقم الترجمۃ 4201

[190] التفسیر الکبیر للرازی: ج6 ص52 تفسیر سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ 221

ترجمہ: اگر ان لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے مشرک عورتوں سے نکاح کیے بھی تھے تو وہ شرعی حکم کے طور پر نہیں تھے، بلکہ صرف معاشرے کے رواج اور عام عادت کے مطابق تھے۔

4: (شیعہ مصنف) محمد باقر بن محمد تقی بن مقصود علی مجلسی (ت 1111ھ) لکھتے ہیں:

ازآں باشد کہ حق تعالیٰ حرام گرداند دختر دادن بہ کافراں راچنانکہ بہ اتفاقِ مخالفان حضرت زینب را بہ ابوالعاص تزویج نمود در مکہ در وقتے کہ او کافر بود، وہمچنین رقیۃ وام کلثوم را بنابر مشہور میانِ مخالفان بہ عتبہ و عتیق [صحیح عتیبہ ہے] کہ پسرانِ ابولہب بودند، وکافر بودند تزویج نمودہ بود پیش ازآنکہ بہ عثمان تزویج نماید۔[191]

ترجمہ: یہ اس وجہ سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بعد میں کافروں کے ساتھ بیٹیوں کے نکاح کو حرام قرار دیا۔ چنانچہ مخالفین کے اتفاق کے مطابق زینب کا نکاح ابو العاص سے مکہ مکرمہ میں اس وقت ہوا تھا جب وہ کافر تھے۔ اسی طرح مشہور قول کے مطابق رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح بھی عتبہ اور عتیبہ (ابولہب کے بیٹوں) سے ہوا تھا، اور وہ اس وقت کافر تھے۔ یہ نکاح عثمان کے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے ہوئے تھے۔

خلاصۂ کلام:

حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح اعلانِ نبوت سے پہلے ہوا تھا، اس وقت ابھی مشرکین سے نکاح کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، اور یہ نکاح اہلِ عرب کے رواج کے مطابق تھا۔ مزید یہ کہ نکاح کے بعد ابھی ان کی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی۔ بعد میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا اور ابولہب نے اسلام دشمنی اختیار کی تو اس نے اپنے بیٹوں کو پابند کیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو طلاق دے دیں۔ اس لیے اس واقعہ کو بنیاد بنا کر یہ کہنا کہ وہ حقیقی بیٹیاں نہیں تھیں، درست نہیں؛ کیونکہ یہ معاملہ شرعی حکم نازل ہونے سے پہلے کا تھا۔

---

[191] حیات القلوب: ج4 ص1506 باب اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اعتراض نمبر 6

شرعی جواز کے باوجود فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ علی رضی اللہ عنہ کے ارادۂ نکاح پر ناراض ہوئیں

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ. [192]

ترجمہ: مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔ یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوئی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی وجہ سے ناراض نہیں ہوتے یہاں تک کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔

حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

(إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ) اسْمُهَا جُوَيْرِيَةُ كَمَا سَيَأْتِيْ وَيُقَالُ: الْعَوْرَاءُ وَيُقَالُ: جَمِيْلَةُ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدْ أَخَذَ بِعُمُوْمِ الْجَوَازِ. [193]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تھا اس کا نام جویریہ ہے- جیسا کہ آگے آئے گا- اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عوراء تھا، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا نام جمیلہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کے عمومی جواز کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ارادہ کیا تھا۔

---

[192] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3729

[193] فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج7 ص106 بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اعتراض:

اس روایت کی بنیاد پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض کیا جاتا ہے جب مرد کو شریعت کی طرف سے چار شادیوں کی اجازت ہے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوسری شادی کے ارادے پر ناراضگی کیوں ظاہر فرمائی؟

جواب: نکاح سے منع کرنے کی تین وجوہ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے نکاح کے ارادے پر اظہارِ ناراضگی کی متعدد وجوہات ہیں، ذیل میں تین اہم وجوہ کو ذکر کیا جاتا ہے:

1: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کالحاظ

2: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی

3: مصلحتِ امت

ذیل میں ہر ایک کی تفصیل پیش کی جاتی ہے:

1: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کالحاظ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی صاحبزادیوں کی موجودگی میں ان کے شوہروں کے لیے دوسرا نکاح کرنا جائز نہ تھا، یا کم از کم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ خصوصیت ثابت تھی۔

1: حافظ ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْ يَظْهَرُ لِيْ أَنَّهُ لَا يَبْعُدُ أَنَّ فِيْ خَصَائِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُتَزَوَّجُ عَلٰى بَنَاتِهِ . وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ خَاصًّا بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام . [194]

---

[194] فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج9 ص408 بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنْ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

ترجمہ: میرے نزدیک یہ بات زیادہ واضح ہے کہ بعید نہیں کہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا جائے کہ آپ کی صاحبزادیوں کی موجودگی میں دوسری عورت سے نکاح نہ کیا جائے۔ البتہ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت ہو۔

2: امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمہ اللہ (ت 911ھ) باب کا عنوان ان الفاظ سے قائم کرتے ہیں:

بَابُ اخْتِصَاصِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ بَنَاتِهِ لَا يُتَزَوَّجُ عَلَيْهِنَّ [195]

ترجمہ: یہ باب اس بارے میں ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی موجودگی میں ان کے شوہر دوسری شادی نہیں کر سکتے۔

2: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی

یہ واقعہ فتحِ مکہ کے بعد پیش آیا۔ اس وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور اپنی تینوں بہنوں کی وفات کے صدمات برداشت کر چکی تھیں۔ مزید برآں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں صرف وہی باقی تھیں۔ ایسی حالت میں کسی دوسری عورت کی شمولیت سے پیدا ہونے والا احساسِ غیرت ان کے لیے مزید رنج وتکلیف کا باعث بن سکتا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی اور خاطر داری کے پیشِ نظر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس نکاح سے منع فرمایا۔

حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَتْ هٰذِهِ الْوَاقِعَة بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَلَمْ يَكُنْ حِيْنَئِذٍ تَأَخَّرَ مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهَا ، وَكَانَتْ أُصِيْبَتْ بَعْد أُمِّهَا بِإِخْوَتِهَا فَكَانَ إِدْخَالُ الْغَيْرَةِ عَلَيْهَا مِمَّا يَزِيْدُ حُزْنُهَا. [196]

---

[195] الخصائص الکبریٰ للسیوطی: ج2 ص447 قِسْمُ الْكَرَامَاتِ

[196] فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج7 ص106 بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یہ واقعہ فتحِ مکہ کے بعد پیش آیا۔ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں صرف یہی ایک باقی تھیں۔ اپنی والدہ کے انتقال کے بعد وہ اپنی بہنوں کی وفات کے صدمات بھی جھیل چکی تھیں، اس لیے ان پر کسی دوسری عورت کی غیرت (سوکن کے احساس) کو داخل کرنا ایسی بات تھی جو ان کے غم میں مزید اضافہ کا سبب بنتی۔

3: مصلحتِ امت

امت کی مصلحت بھی اس میں پیشِ نظر تھی، کیونکہ اگر دوسری زوجہ آتی اور عام گھریلو معاملات کی طرح باہمی نزاع یا سوکنوں کے اختلافات پیدا ہوتے تو اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو تکلیف پہنچتی، اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تکلیف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچتی، مزید یہ کہ دوسری بیوی کے لیے بھی یہ باعثِ اذیت، باعثِ نقصان اور قابل ملامت ہوتی۔

شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ (ت 1176ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدِ اعْتَبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هٰذَا الْأَصْلَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتِ غَيْرِهٖ فَإِنَّ الْحَسَدَ مِنَ الضَّرَّةِ وَاسْتِئْثَارَهَا مِنَ الزَّوْجِ كَثِيْرًا مَا يَنْجَرَّانِ إِلٰى بُغْضِهَا وَبُغْضِ أَهْلِهَا وَبُغْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ بِحَسَبِ الْأُمُوْرِ الْمَعَاشِيَّةِ يُفْضِيْ إِلَى الْكُفْرِ. [197]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول (سوکنوں کے آپس میں حسد اور عداوت) کے پیشِ نظر اپنی بیٹی اور کسی دوسری عورت کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے کو منع فرمایا کیونکہ سوکن کے درمیان حسد اور شوہر کی طرف التفات اکثر اس بات کا سبب بنتا ہے کہ وہ دوسری عورت سے اور اس کے گھر والوں سے نفرت کرنے لگتی ہے اور بات بڑھتے بڑھتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بغض کو پیدا کر سکتی ہے۔ اگرچہ یہ معاملہ بظاہر گھریلو ہوتا لیکن اس کا انجام بہت خطرناک ہو سکتا تھا اور انسان کو کفر تک لے جا سکتا تھا۔

---

[197] حجۃ اللہ البالغۃ: ج2 ص232 تحت المحرمات

خلاصۂ کلام:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اظہارِ ناراضگی شریعت کے حکم پر اعتراض نہیں تھا بلکہ اس کی خاص وجوہات تھیں:

- پہلی وجہ یہ کہ بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کہ آپ کی صاحبزادیوں کی موجودگی میں ان کے خاوند دوسرا نکاح نہ کریں۔
- دوسری وجہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی تھی کیونکہ وہ اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور بہنوں کی جدائی کا غم جھیل چکی تھیں، اس لیے آپ رضی اللہ عنہا پر سوکن لاکر تکلیف دینا مناسب نہ تھا۔
- تیسری وجہ امت کی مصلحت تھی تاکہ گھریلو اختلافات کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو تکلیف نہ پہنچے۔

لہٰذا یہ واقعہ خاص مصلحت کی بنا پر تھا اس سے تعددِ ازواج کے انکار لازم نہیں آتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اعتراض نمبر 7

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی وجہ سے گفتگو چھوڑ دی

1: امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [198]

ترجمہ: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ فے کی صورت میں دیا تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہم انبیاء کی جماعت کا ورثہ تقسیم نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر (طبعی طور پر) نالاں ہو گئیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات چھوڑ دی اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں۔

---

[198] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3093

2: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ. [199]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیج کر اپنی میراث کا مطالبہ کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال سے تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ، (باغ) فدک میں عطا فرمایا تھا اور خیبر کے پانچویں حصے سے بھی جو مال رہ گیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: "ہم انبیاء علیہم السلام کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ سارا صدقہ ہوتا ہے۔ ہاں البتہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھاتے رہیں گے۔" اللہ کی قسم! میں (ابو بکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑے ہوئے صدقہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صدقہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں تھا اب بھی اسی طرح جاری رہے گا اور میں بھی اس میں وہی طریقہ کار اختیار کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی میں ہوتا تھا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ نہ دیا۔ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر خفا ہو گئیں

[199] صحیح البخاری: رقم الحدیث 4240

اور ان سے ملاقات چھوڑ دی اور وفات تک ان سے گفتگو نہیں کی۔

اعتراض:

ان روایات کی بنیاد پر یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کو بطورِ وراثت تقسیم نہ کرنے کا فیصلہ کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس فیصلے سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو ترک کر دی اور آخر عمر تک ان سے بات نہیں کی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی ناراضگی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئیں۔

نوٹ: "وَجَدَتْ" کا معنی ہے: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں۔

چنانچہ امام مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد ابن الاثیر جزری رحمہ اللہ (ت606ھ) "وَجَدَتْ" کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَجَدَتْ: وَجَدَتْ تَجِدُ، أَيْ غَضِبَتْ، وَالْمَوْجِدَةُ الْغَضَبُ. [200]

ترجمہ: "وَجَدَتْ" کا لفظ "الْمَوْجِدَةُ" (مصدر) سے ہے جس کا معنی ہے: ناراض ہونا۔

نیز علامہ سید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی المعروف مرتضیٰ الزبیدی رحمہ اللہ (ت1205ھ) "وَجَدَ يَجِدُ" کا معنی "غصہ ہونا" بیان کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَجَدْتُّ عَلَى الرَّجُلِ" مِنَ الْمَوْجِدَةِ. [201]

"وجد" کا لفظ "مَوْجِدَة" سے ہے۔ اس کا معنی ہے: کسی شخص پر غصہ ہونا۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ "وَجَدَتْ" کا معنی ناراض ہونا ہے۔

اس اعتراض کا خلاصہ دو باتیں ہیں:

---

[200] جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لابی السعادات ابن الاثیر: ج3 ص71 تحت رقم الحدیث 2078

[201] تاج العروس من جواھر القاموس: ج1 ص26

1: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں۔

2: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی بنیاد پر وفات تک بات نہیں کی۔

پہلی بات: ناراضگی والی روایت کے متعلق جوابات

جواب نمبر 1: امام زہری کا ادراج

"ناراضگی" والی بات نہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان میں موجود ہے اور نہ ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے بلکہ یہ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ (ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری ت 123ھ) کا ادراج ہے۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس معاملے میں مزید بات نہ کرنے کو ناراضگی سمجھ کر اپنے الفاظ میں اسے غضب (ناراضگی) سے تعبیر کر دیا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وراثت کا مطالبہ کرنے والی روایات مختلف کتب میں 41 مقامات پر ذکر کی گئی ہے۔ تفصیل یہ ہے:

نمبر	کتاب کا نام	مصنف کا نام	سن وفات	مرویات
1	مصنف عبد الرزاق	امام عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی رحمۃ اللہ علیہ	211ھ	1
2	طبقات ابن سعد	امام ابو عبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع بصری رحمۃ اللہ علیہ	230ھ	5
3	مسند ابی عوانہ	امام ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ	230ھ	3
4	مسند احمد	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	241ھ	5
5	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ	256ھ	5
6	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ	261ھ	2
7	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ	275ھ	4
8	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	279ھ	2

نمبر	کتاب کا نام	مصنف کا نام	سن وفات	مرویات
9	فتوح البلدان	امام ابو الحسن احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری رحمۃ اللہ علیہ	279ھ	1
10	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ	303ھ	1
11	المنتقیٰ	امام ابو محمد عبد اللہ بن علی بن الجارود نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ	307ھ	1
12	تاریخ الرسل والملوک	امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری رحمۃ اللہ علیہ	310ھ	1
13	شرح مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد اَزْدِی طحاوی رحمۃ اللہ علیہ	321ھ	1
14	سنن الطحاوی	امام ابو جعفر احمد بن محمد اَزْدِی طحاوی رحمۃ اللہ علیہ	321ھ	2
15	سنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	458ھ	7

یہ کل 41 مقامات ہیں۔ ان 41 مقامات میں سے...

[1]: 13 روایات وہ ہیں جن کی سند میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نہیں ہیں اور ان 13 روایات میں سے کسی بھی روایت میں غَضِبَتْ، لَمْ تَتَکَلَّمْ، وَجَدَتْ کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ ہی ان روایات میں ناراضگی کا کوئی تذکرہ ہے۔

[2]: 28 روایات وہ ہیں جن کی سند میں امام زہری رحمہ اللہ موجود ہیں، ان 28 روایات میں بھی 13 روایات وہ ہیں جن میں غَضِبَتْ، لَمْ تَتَکَلَّمْ، وَجَدَتْ کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ ہی ان روایات میں ناراضگی کا کوئی تذکرہ ہے۔

[3]: 15 روایات وہ ہیں جن میں "وَجَدَتْ، غَضِبَتْ، لَمْ تَتَکَلَّمْ" کے الفاظ منقول ہیں۔ ان میں 6 مقامات پر "وَجَدَتْ، لَمْ تَتَکَلَّمْ غَضِبَتْ" کے الفاظ "قال" کے بعد ہیں یعنی یہ امام زہری رحمہ اللہ کا مقولہ بن رہے ہیں، امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کی ناقلہ نہیں ہیں۔ تو یہ کلمات امام زہری رحمہ اللہ کا ادراج (ذاتی تبصرہ) ہیں۔

[4]: 9 مقامات پر "وَجَدَتْ، غَضِبَتْ، لَمْ تَتَکَلَّمْ" کے کلمات ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ ناراضگی والی بات نہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے اور نہ ہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے بلکہ یہ امام زہری رحمہ اللہ کا ادراج ہے اور اصل روایت کا یہ حصہ نہیں ہے۔ لہذا اس روایت کی بنیاد پر یہ کہنا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئی تھیں، درست نہیں ہے۔

انہی نکات کی ترتیب پر ذیل میں تمام روایات کو تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے۔

(1): 13 وہ روایات جن کی سند میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نہیں ہیں اور ان 13 روایات میں سے کسی بھی روایت میں غَضِبَتْ، لَمْ تَتَكَلَّمْ، وَجَدَتْ کے الفاظ نہیں ہیں۔

1: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ: مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ، قَالَتْ: فَمَا لِيْ لَا أَرِثُ أَبِيْ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ"، وَلٰكِنِّيْ أَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهُ وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ". [202]

2: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَسْأَلُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنِّيْ لَا أُوْرَثُ" قَالَتْ: وَاللهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا. قَالَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى: مَعْنٰى "لَا أُكَلِّمُكُمَا" تَعْنِيْ فِيْ هٰذَا الْمِيْرَاثِ أَبَدًا أَنْتُمَا صَادِقَانِ. [203]

3: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِيْ

---

[202] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1608

[203] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1609

الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلىٰ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَطْلُبُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِيْ يَقُوْمُ مِنْ بَعْدِهٖ" . [204]

4: أَخْبَرَنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ لِأَبِيْ بَكْرٍ: مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مُتَّ؟ قَالَ: وَلَدِيْ وَأَهْلِيْ! قَالَتْ: فَمَا لَكَ وَرِثْتَ النَّبِيَّ دُوْنَنَا؟ فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ! إِنِّيْ وَاللهِ مَا وَرِثْتُ أَبَاكِ أَرْضًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا غُلَامًا وَلَا مَالًا! قَالَتْ: فَسَهْمُ اللهِ الَّذِيْ جَعَلَهٗ لَنَا وَصَافِيَتُنَا الَّتِيْ بِيَدِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللهُ فَإِذَا مِتُّ كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. [205]

5: أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلىٰ أَبِيْ بَكْرٍ تَطْلُبُ مِيْرَاثَهَا وَجَاءَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِطَلَبِ مِيْرَاثِهٖ وَجَاءَ مَعَهُمَا عَلِيٌّ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"، وَمَا كَانَ النَّبِيُّ يَعُوْلُ فَعَلَيَّ. فَقَالَ عَلِيٌّ: وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ: يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هُوَ هٰكَذَا وَأَنْتَ وَاللهِ تَعْلَمُ مِثْلَ مَا أَعْلَمُ. فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا كِتَابُ اللهِ يَنْطِقُ! فَسَكَتُوْا وَانْصَرَفُوْا. [206]

6: أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُوْيِعَ لِأَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلىٰ أَبِيْ بَكْرٍ مَعَهَا عَلِيٌّ فَقَالَتْ: مِيْرَاثِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ أَبِيْ صَلَّى

---

[204] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2973

[205] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج2 ص240 ذِكْرُ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا تَرَكَ

[206] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج2 ص241 ذِكْرُ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا تَرَكَ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَمِنَ الرِّثَةِ أَوْ مِنَ الْعُقْدِ؟ قَالَتْ: فَدَكٌ وَخَيْبَرُ وَصَدَقَاتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ أَرِثُهَا كَمَا يَرِثُكَ بَنَاتُكَ إِذَا مُتَّ! فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَبُوْكِ وَاللهِ خَيْرٌ مِنِّيْ وَأَنْتِ وَاللهِ خَيْرٌ مِنْ بَنَاتِيْ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" يَعْنِيْ هٰذِهِ الْأَمْوَالَ الْقَائِمَةَ، فَتَعْلَمِيْنَ أَنَّ أَبَاكِ أَعْطَاكِهَا، فَوَاللهِ لَئِنْ قُلْتِ "نَعَمْ" لَأَقْبَلَنَّ قَوْلَكِ وَلَأُصَدِّقَنَّكِ! قَالَتْ: جَاءَتْنِي أُمُّ أَيْمَنَ فَأَخْبَرَتْنِيْ أَنَّهُ أَعْطَانِي فَدَكًا، قَالَ: فَسَمِعْتِهِ يَقُوْلُ هِيَ لَكِ؟ فَإِذَا قُلْتِ قَدْ سَمِعْتِهِ فَهِيَ لَكِ فَأَنَا أُصَدِّقُكِ وَأَقْبَلُ قَوْلَكِ! قَالَتْ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ مَا عِنْدِيْ. [207]

7: حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِشَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ بَاذَامَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ لَهُ: مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ: وَلَدِيْ وَأَهْلِيْ، قَالَتْ: فَمَا بَالُكَ وَرِثْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَنَا؟ فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ! مَا وَرِثْتُ أَبَاكِ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا كَذَا وَلَا كَذَا، فَقَالَتْ: سَهْمُنَا بِخَيْبَرَ وَصَدَقَتُنَا فَدَكُ، فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمِيْنَهَا اللهُ حَيَاتِيْ فَإِذَا مِتُّ فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. [208]

8: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: ثنا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ: وَلَدِيْ وَأَهْلِيْ، قَالَتْ: فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَنَا؟ قَالَ: يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! مَا وَرَّثَ أَبُوْكَ دَارًا وَلَا مَالًا وَلَا غُلَامًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً قَالَتْ: فَدَكُ الَّتِيْ جَعَلَهَا اللهُ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِيْ بِيَدِكَ لَنَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّمَا طُعْمَةٌ

---

[207] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج2 ص241 ذِكْرُ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا تَرَكَ

[208] فتوح البلدان: ص26

أَطْعَمَنِيهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا مِتُّ فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ" . [209]

9: حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ : مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ: وَلَدِيْ وَأَهْلِيْ، قَالَتْ: فَمَا لَنَا لَا نَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُوْرَثُ"وَلٰكِنِّيْ أَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُ وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ. [210]

10: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَا: إِنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنِّيْ لَا أُوْرَثُ" . [211]

11: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ أنا أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَا : سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" . [212]

12: وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ أنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِي ثنا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ، قَالَتْ: فَمَا لِيْ لَا أَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

---

[209] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج2 ص171 کتاب السیر باب انزاء الحمیر علی الخیل

[210] مسند احمد: ج1 ص190 رقم الحدیث60

[211] مسند احمد: ج1 ص198 رقم الحدیث79

[212] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص302 کتاب قسم الفئی والغنیمة باب بَيَانِ مَصْرِفِ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّا لَا نُوْرَثُ" وَلٰكِنِّي أَعُوْلُ مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. [213]

13: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارِدِيُّ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ: يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَنْتَ وَرِثْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَهْلُهُ؟ قَالَ: لَا بَلْ أَهْلُهُ. قَالَتْ: فَمَا بَالُ الْخُمُسِ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا أَطْعَمَ اللهُ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهُ كَانَتْ لِلَّذِيْ يَلِيْ بَعْدَهُ" فَلَمَّا وَلِيتُ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَتْ: أَنْتَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ ثُمَّ رَجَعَتْ. [214]

(2): 28 روایات وہ ہیں جن کی سند میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ موجود ہیں، ان 28 روایات میں بھی 13 روایات وہ ہیں جن میں غَضِبَتْ، لَمْ تَتَكَلَّمْ، وَجَدَتْ کے الفاظ نہیں ہیں (ان روایات میں ناراضگی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے)

1: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. [215]

2: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

---

[213] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص302 کتاب قسم الفئی والغنیمة باب بَيَانِ مَصْرِفِ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ

[214] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص303 کتاب قسم الفئی والغنیمة باب بَيَانِ مَصْرِفِ خُمُسِ الْخُمُسِ

[215] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3711

أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ"، وَاللهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ. [216]

3: وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ. [217]

4: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهِبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا

---

[216] صحیح البخاری: رقم الحدیث 4036

[217] صحیح مسلم: رقم الحدیث 4582

يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ". وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مِنْهَا شَيْئًا. [218]

5: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ" يَعْنِيْ مَالَ اللهِ "لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَأْكَلِ". [219]

6: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ يَعْنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ: فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ إِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَغَلَبَهٗ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ. قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ. [220]

---

[218] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2968

[219] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2969

[220] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2970

7: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ. [221]

8: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [222]

9: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ وَأَبُو الْيَمَانِ وَبِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالُوا: ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: "أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ

[221] سنن النسائی: رقم الحدیث 4146

[222] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص330 کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ علی بنی ہاشم

خَيْبَرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ" يَعْنِيْ مَالَ اللهِ "لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا الْمَأْكَلَ"، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [223]

10: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ. [224]

11: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَا: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قثنا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَأَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَا: ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْأُوَيْسِيُّ قثنا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ". قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ

---

[223] المنتقی لابن الجارود: ج3 ص236 باب ذکر ما یوجف علیہ والخمس والصفایا

[224] مسند احمد: ج1 ص170 رقم الحدیث 9

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ إِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرَ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ. [225]

12: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ وَبِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ عُثْمَانُ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَاطِمَةُ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ" يَعْنِيْ مَالَ اللهِ "لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَأْكَلِ"، وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا. [226]

13: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَنْبَأَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ

---

[225] مسند ابی عوانۃ: ج4 ص250 رقم الحدیث 6677

[226] مسند ابی عوانۃ: ج4 ص253 رقم الحدیث 6682

بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ. إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ". وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيْحِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَأَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ اللَّيْثِ. [227]

(3): 6 وہ روایات جن میں "وَجَدَتْ، لَمْ تَتَكَلَّمْ، غَضِبَتْ" کے الفاظ "قَالَ" کے بعد ہیں یعنی یہ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کا مقولہ بن رہے ہیں، امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ نہیں ہیں۔

1: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَام أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ. فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ". قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهِ إِلَّا صَنَعْتُهٗ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ." [228]

2: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ". وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

---

[227] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج7 ص64 کتاب النکاح باب كَانَ مَالُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ قَائِمًا عَلَى نَفَقَتِهِ وَمُلْكِهِ

[228] صحیح البخاری: رقم الحدیث 6726

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [229]

3: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهٗ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهٗ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ". وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ إِلَّا صَنَعْتُهٗ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ. [230]

4: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِبَغْدَادَ أنا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهٗ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهٗ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ". وَاللهِ إِنِّيْ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ بَعْدُ إِلَّا صَنَعْتُهٗ قَالَ: فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ. [231]

---

[229] صحیح مسلم: رقم الحدیث 4580

[230] مصنف عبد الرزاق: ج5 رقم الحدیث 9837

[231] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص300 کتاب قسم الفئی والغنیمۃ باب بَيَانِ مَصْرِفِ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ

5: حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحِ الضِّرَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَطْلُبَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ. [232]

6: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: أَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا الدَّبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا نُوَرَّثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ. [233]

(4): 9روایات میں "وَجَدَتْ، غَضِبَتْ، لَمْ تَتَكَلَّمْ" کے الفاظ ہیں۔

1: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَهَا

---

[232] تاریخ الرسل والملوک المعروف تاریخ الطبری: ج3ص207

[233] مسند ابی عوانۃ: ج3ص367

أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [234]

2: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ، وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [235]

3: وَجَدْنَا أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ثُمَّ اجْتَمَعَا فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ عَلِيْهِ السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوَرَّثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ" وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ

---

[234] صحیح البخاری: رقم الحدیث 3093

[235] صحیح البخاری: رقم الحدیث 4240

صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [236]

4: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [237]

5: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَاطِمَةُ حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ"، وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[236] شرح مشکل الآثار للطحاوی: ج1 ص137

[237] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج8 ص23 ذِكْرُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [238]

6: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ الله عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ" وَإِنِّيْ وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ وقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَأَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّيْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهَا إِلَّا صَنَعْتُهٗ. [239]

7: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ عَلِيْهَا السَّلَامُ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ الله عَنْهُ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهٗ

---

[238] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج2 ص240 ذِكْرُ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا تَرَكَ

[239] مسند احمد: ج1 ص188 رقم الحدیث 55

حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [240]

8: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْيَمَانِ: أَخْبَرَكَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ" يَعْنِي مَالَ اللّٰهِ "لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَأْكَلِ". وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. فَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَإِنِّي لَا آلُوْ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ وَإِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَتْرُكَ فِيْهَا أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. [241]

9: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ أنا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ

[240] مسند احمد: ج1 ص179 رقم الحدیث 25

[241] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص300 کتاب قسم الفئی والغنیمة باب بَيَانِ مَصْرِفِ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ الله عَنْهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَةً لَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. [242]

جواب نمبر 2: رضامندی کے شواہد

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض نہیں بلکہ راضی تھیں۔ اس پر کئی شواہد موجود ہیں۔

ذیل میں چند شواہد پیش کیے جاتے ہیں:

1: رضامندی کی روایت

2: زوجہ صدیق کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنا

3: زوجہ صدیق کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل وکفن دینا

1: رضامندی کی روایت

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ بیہقی رحمہ اللہ (ت 458ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا مَرِضَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا فَاطِمَةُ! هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكِ فَقَالَتْ: أَتُحِبُّ أَنْ آذَنَ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَتْ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَتَرَضَّاهَا وَقَالَ: وَاللهِ مَا تَرَكْتُ الدَّارَ وَالْمَالَ وَالْأَهْلَ وَالْعَشِيْرَةَ إِلَّا لِابْتِغَاءِ مَرْضَاةِ اللهِ وَمَرْضَاةِ رَسُوْلِهِ وَمَرْضَاتِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ! ثُمَّ تَرَضَّاهَا حَتّٰى

---

[242] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص300 کتاب قسم الفئی والغنیمۃ باب بَيَانِ مَصْرِفِ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ

رَضِيَتْ.[243]

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ انہوں نے (اندر آنے کی) اجازت چاہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کہا: ابو بکر (رضی اللہ عنہ) دروازہ پر ہیں اور تم سے ملنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ان کو اجازت دے دوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دے دی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کی رضامندی حاصل کرنے (کے لیے گفتگو کرنے) لگے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنا گھر، مال و دولت، اہل وعیال اور رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ اہلِ بیت کی رضامندی کی خاطر ہی چھوڑا ہے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو راضی (کرنے کے لیے اس طرز کا کلام) کرتے رہے تو (بالآخر) وہ راضی ہو گئیں۔

2: زوجہ صدیق رضی اللہ عنہا کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے ایام میں ان کی خدمت پر مامور تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ وصیت بھی کی کہ ان کا جنازہ باپردہ اٹھایا جائے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم نیشا بوری رحمہ اللہ (ت405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: " قَدْ مَرِضَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَرَضًا شَدِيْدًا فَقَالَتْ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: أَلَا تَرَيْنَ إِلىٰ مَا بَلَغْتُ أُحْمَلُ عَلَى السَّرِيْرِ ظَاهِرًا؟ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: أَلَا لَعَمْرِيْ وَلٰكِنْ أَصْنَعُ لَكِ نَعْشًا كَمَا رَأَيْتُ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ. قَالَتْ: فَأَرِنِيْهِ. قَالَ: فَأَرْسَلَتْ أَسْمَاءُ

[243] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج6 ص300 کتاب قسم الفئی والغنیمۃ باب بَيَانِ مَصْرِفِ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ

إِلٰى جَرَائِدَ رَطْبَةٍ، فَقُطِّعَتْ مِنَ الْأَسْوَافِ وَجُعِلَتْ عَلَى السَّرِيْرِ نَعْشًا وَهُوَ أَوَّلُ مَا كَانَ النَّعْشُ، فَتَبَسَّمَتْ فَاطِمَةُ، وَمَا رَأَيْتُهَا مُتَبَسِّمَةً بَعْدَ أَبِيهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ حَمَلْنَاهَا وَدَفَنَّاهَا لَيْلًا. "[244]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سخت بیمار ہو گئیں تو انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (زوجہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: جس کیفیت کو میں پہنچ رہی ہوں (کہ جلد ہی میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گی) وہ آپ دیکھ رہی ہیں، کیا مجھے (وفات کے بعد) اسی طرح عیاں طور پر اٹھایا جائے گا؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ایسا ہرگز نہیں ہو گا بلکہ میں آپ کے لیے درمیان سے ابھری ہوئی چارپائی تیار کروں گی جس طرح کی چارپائی میں نے حبشہ میں تیار ہوتے دیکھی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے بھی دکھایئے! چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کھجور کی چند تازہ ٹہنیاں منگوائیں جنہیں (حرمِ مدینہ کے ایک مقام) "اَسواف" سے کاٹ کر لایا گیا اور چارپائی پر اس طرح رکھ دیا گیا کہ وہ درمیان سے اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔ جنازہ درمیان میں اٹھا ہوا تیار کرنے کا (عرب میں) یہ پہلا طریقہ تھا۔ یہ طریقہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے دیکھا۔ (پھر جب ان کی وفات ہو گئی تو) ہم نے انہیں (اسی طریقہ سے اٹھایا) اور رات کے وقت ان کی تدفین کی۔

(شیعہ مصنف) ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی (ت 460ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَ (عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يُمَرِّضُهَا بِنَفْسِهِ وَتَعَيَّنَهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ (رَحِمَهَا اللّٰهُ) عَلَى اسْتِمْرَارِ ذٰلِكَ كَمَا وَصَتْ بِهِ. [245]

---

[244] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج4 ص150 رقم الحدیث 4817

[245] امالی الشیخ الطوسی: ج1 ص109

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ خود ان (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کی تیمارداری کرتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس کام پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو بھی متعین کیا تھا۔

3: زوجہ صدیق رضی اللہ عنہا کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل وکفن دینا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات کے قریب غسل دینے، کفن پہنانے اور جنازہ تیار کرنے کی وصیت بھی فرمائی تھی۔

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ بیہقی رحمہ اللہ (ت 458ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَتْ أَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَغَسَّلَهَا هُوَ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. [246]

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی للہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں وصیت کی ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں غسل دیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔

فائدہ:

اس روایت کے الفاظ "فَغَسَّلَهَا هُوَ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ" کا ظاہری مفہوم یہ نہ لیا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنفسِ نفیس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ محققین نے اس قسم کی روایات کی وضاحت کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف غسل کی نسبت بطورِ مجاز ہے، یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کے انتظامات، تیاری اور اسباب کی فراہمی کا اہتمام فرمایا تھا۔

علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن احمد ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (ت 1252ھ) لکھتے ہیں:

---

[246] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج 3 ص 396 کتاب الجنائز باب الرَّجُلِ يَغْسِلُ امْرَأَتَهُ إِذَا مَاتَتْ

فَتُحْمَلُ رِوَايَةُ الْغُسْلِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مَعْنَى التَّهْيِئَةِ وَالْقِيَامِ التَّامِّ بِأَسْبَابِهِ. [247]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف غسل کی نسبت والی روایت کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کی تیاری اور اس کے تمام ضروری انتظامات انجام دیے تھے۔

جواب نمبر 3: محدثین نے ناراضگی کا عنوان قائم نہیں کیا

اگر اس حدیث میں موجود لفظ "وَجَدَتْ" کا معنی "ناراضگی" ہوتا تو محدثین کرام میں سے کم از کم کسی ایک محدث نے تو اس کا معنی "ناراضگی" ہی کیا ہوتا، اور اس پر باب باندھا ہوتا، مثلاً:

"باب ما جاء في غضب فاطمة على أبي بكر الصديق"

یا اس سے ملتا جلتا عنوان قائم کیا ہوتا، لیکن کسی محدث نے ایسا نہیں کیا جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہاں "وَجَدَتْ" کا معنی "ناراضگی" نہیں ہے اور اس حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی ثابت نہیں ہوتی۔

فائدہ:

معترض نے "وَجَدَتْ" کا صرف ایک معنی بیان کیا ہے جبکہ لغت میں اس کے دیگر معانی بھی ہیں۔

علامہ سید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی المعروف مرتضیٰ الزبیدی رحمہ اللہ (ت 1205ھ) "وَجَدَ يَجِدُ" کے تین معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

1: وَجَدْتُ شَيْئًا... إِذَا أَرَدْتَ وِجْدَانَ الضَّالَّةِ.

جب آپ کسی گم شدہ چیز کو پاتے ہیں تو کہتے ہیں: "وَجَدْتُ شَيْئًا."

2: "وَجَدْتُ عَلَى الرَّجُلِ" مِنَ الْمَوْجِدَةِ.

"وجد" کا لفظ "مَوْجِدَة" سے ہو تو اس کا معنی ہے کسی شخص پر غصہ ہونا۔

---

[247] ردالمحتار علی الدر المختار: ج6 ص243 باب صلاة الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت

3: "وَجَدْتُ زَيْدًا كَرِيْمًا" أَيْ عَلِمْتُ. [248]

کسی کے بارے میں کوئی بات جان لی جائے تو بھی "وجد" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

لہٰذا "وَجَدَتْ" کا صرف ایک معنیٰ "ناراضگی" کے علاوہ یہاں اگر دوسرے معانی کر لیے جائیں تو کوئی اشکال باقی نہیں ہوتا۔

جواب نمبر 4: راویہ حدیث کی مراد

اس حدیث کی راویہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والد محترم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسی روایت نقل کریں جس میں صراحتاً یہ بات آئے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے والد سے ناراض تھیں؟

دوسری بات: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو نہ کرنا

جواب نمبر 1: باغِ فدک کے حوالہ سے کبھی بات نہیں کی

جن روایات میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وضاحت کے بعد ان سے گفتگو نہیں کی تو ان روایات کا معنی یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باغِ فدک کے حوالہ سے کبھی بات نہیں کی۔

1: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَسْأَلُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنِّيْ لَا أُوْرَثُ" قَالَتْ: وَاللهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا. قَالَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى: مَعْنٰى "لَا أُكَلِّمُكُمَا" تَعْنِي:

---

[248] تاج العروس من جواہر القاموس: ج1 ص26

فِيْ هٰذَا الْمِيْرَاثِ أَبَدًا أَنْتُمَا صَادِقَانِ. [249]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث میں سے اپنا حصہ طلب کیا۔ تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میں (نبی ہوں اور) وراثت چھوڑ کر نہیں جاتا"۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں تم دونوں سے کبھی (وراثت کے حوالے سے) بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں اور اس (وراثت کے) معاملے میں ان دونوں سے کوئی گفتگو نہ کی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ کے استاذ) علی بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس قول: " لَا أُكَلِّمُكُمَا "کا مطلب یہ تھا کہ میں اس میراث کے معاملے میں تم دونوں سے بات نہیں کروں گی، اور تم دونوں اپنی بات میں سچے ہو۔

:2 علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت 676ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: " فَلَمْ تُكَلِّمْهُ" يَعْنِيْ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ أَوْ لِانْقِبَاضِهَا لَمْ تَطْلُبْ مِنْهُ حَاجَةً، وَلَا اضْطَرَّتْ إِلٰى لِقَائِهٖ فَتُكَلِّمُهٗ، وَلَمْ يُنْقَلْ قَطُّ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا فَلَمْ تُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلَا كَلَّمَتْهُ. [250]

ترجمہ: راوی کے اس قول کہ "حضرت فاطمہ نے حضرت ابو بکر سے گفتگو نہیں کی" کا مطلب یہ ہے کہ طلبِ وراثت کے سلسلہ میں کوئی گفتگو نہیں کی یا یہ کہ طبیعت منقبض ہونے کی وجہ سے ان سے کسی حاجت کا مطالبہ نہیں کیا اور نہ ان کی ملاقات کی کوئی ضرورت پیش آئی تاکہ وہ ان سے کلام کرتیں اور یہ کہیں بھی منقول نہیں ہے کہ دونوں کی ملاقات ہوئی ہو اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سلام نہ کیا ہو اور گفتگو نہ کی ہو۔

[249] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1609

[250] شرح صحیح مسلم للنووی: ج2 ص90 کتاب الجهاد والسير باب حكم الفئ

3: حافظ ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَالِ وَكَذَا نَقَلَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ بَعْضِ مَشَايِخِهٖ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: "لَا أُكَلِّمُكُمَا" أَيْ فِيْ هٰذَا الْمِيْرَاثِ. [251]

ترجمہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس مال کے بارے میں پھر کبھی گفتگو نہیں کی۔ اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے یہ جو فرمایا تھا کہ "میں تم دونوں سے بات نہیں کروں گی" تو اس سے مراد یہ ہے کہ میں اس میراث کے بارے میں گفتگو نہیں کروں گی۔

جواب نمبر 2: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا استغناء

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی عابدہ، زاہدہ اور خاتونِ جنت کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ محض ایک زمین کے معاملے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسی عظیم ہستی سے عمر بھر ناراض رہیں، خصوصاً جبکہ قطعِ تعلقی کے بارے میں وارد سخت وعیدیں ان کے علم میں تھیں۔

خلاصہ کلام:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان وراثتِ نبوی کے مسئلہ میں گفتگو ہوئی، لیکن دائمی ناراضگی ثابت نہیں۔ بعض روایات میں ناراضگی کے الفاظ موجود ہیں وہ امام زہری رحمہ اللہ کا ادراج ہے جبکہ متعدد روایات میں یہ الفاظ سرے سے موجود ہی نہیں۔ مزید یہ کہ روایات سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے راضی تھیں۔ نیز حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (زوجہ صدیقِ اکبر) آخری ایام میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اور غسل و کفن میں شریک رہیں، جو باہمی تعلق اور محبت کی واضح دلیل ہے۔

[251] فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج6 ص242 کتاب الخمس باب فرض الخمس